

عمران سیریز

سٹار ڈائریز



منظہر کلیم ایم۔ اے

کھائیں ورنہ ہمیں اماں بی کے پاس وفد کی صورت میں جانا پڑے گا اور پھر آپ بھی جانتے ہیں اور عمران بھی کہ اس کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے۔
محترم صفدر انجم و محمد حماد اصغر صاحبان۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی عمران کو بڑی زور دار دھمکی دی ہے۔ آپ کی دھمکی عمران تک پہنچ جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ جس نتیجے کا ذکر آپ نے کیا ہے اس کا ادراک عمران کو بھی ہوگا۔ اس لئے آپ کی یہی دھمکی ہی کافی رہے گی۔ لیکن آپ بھی اماں بی کے پاس جانے سے پہلے اس بات پر غور کر لیں کہ عمران اپنی اہل بی کا اکلوتا لاڈلا بیٹا ہے اور اماں بی کا کچھ تپہ نہیں کہ ان کا جلال کس طرف رخ کر لے۔ امید ہے آپ بھی سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران کی آنکھیں بند تھیں اور وہ کار کی پشت سے سر ٹکائے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے آرام کرنے کے لئے اس سے زیادہ پرسکون ماحول اور کہیں میرنہ آسکتا ہو حالانکہ کار اس وقت انتہائی رفتار سے سڑک پر دوڑ رہی تھی اور اس کے طاقتور انجن سے ایسی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے کئی شیر مل کر غزا رہے ہوں۔ میئرنگ پر جوتا تھا اور کار بھی اس کی مخصوص بارہ سلنڈروالی تھی۔ جوتا کے ساتھ ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ عقبی نشست پر عمران اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر بڑے طویل عرصے کے بعد ٹیکنی کھرباس تھا۔ سر پر مخروطی ٹوپی تھی۔ جس پر مختلف رنگوں کی پٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ ٹائیگر بار بار ٹکائی کی گھڑی دیکھ رہا تھا۔

مستفید کیا کرتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مگر ماسٹر میں نے تو کبھی تقریر کی ہی نہیں یہ آپ نے مجھے کس

مصیبت میں پھنسا دیا۔۔۔۔۔ جوانا نے اچھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تقریر کرنا کون سا مشکل ہے جوانا۔ تقریر کے ماہر اس کا بڑا آسان

سانفہ بتاتے ہیں کہ تقریر کرنے والا اگر یہ سمجھے کہ سامنے بیٹھے ہوئے

لوگ مجھے ہیں۔ نہ سن سکتے ہیں۔ نہ بول سکتے ہیں۔ نہ ان میں عقل

ہے۔ نہ فہم تو مقرر بہترین تقریر کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن وہ آنکھیں تو تھپک رہے ہوں گے۔ ہل جل تو رہے ہوں

گے پھر ان کے چہروں پر بیزاری دیکھ کر تو جان چلی جاتی ہو گی۔۔۔۔۔

جوانا نے کہا۔

"تم ایسا کرنا کہ جس کے چہرے پر بیزاری دیکھنا اس سے آنکھ ملا

کر آنکھ مار دینا۔ پھر دیکھنا اس کے چہرے سے بیزاری کیسے دور ہوتی

ہے۔۔۔۔۔ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار

ہنس پڑا۔

"ماسٹر۔ آخر آپ کو یہ سوچا کیا کہ آپ نے میرا نام چیف گیسٹ

کے طور پر دے دیا۔ نبھانے وہاں کیسے حالات پیش آئیں۔۔۔۔۔ جوانا

نے کہا۔

"بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ وہاں موجود سب لوگ گریٹ

فائزر جوانا کو دیکھنے آئیں گے۔ تم نے فنکشن کے پوسٹر تو پڑھے ہوں گے۔

ان میں تمہاری جو چند خوبیاں بتائی گئی ہیں وہ صرف جسد خوبیاں ہیں

"صرف دس منٹ باقی رہ گئے ہیں جوانا اور ابھی پچاس کلومیٹر کا

فاصلہ پڑا ہے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے گھڑی دیکھتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"کار اس وقت اپنی پوری سپیڈ سے دوڑ رہی ہے مسٹر ٹائیگر اب

اس کے انجن میں طاقت ہی اتنی ہو تو میں کیا کروں۔۔۔۔۔ جوانا نے

جھلمائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"کمال ہے بارہ سلنڈر کار ہے لیکن۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے بھی منہ

بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کار مزید تیز نہیں دوڑ سکتی تو تم اپنی گھڑی تو بچھے کر سکتے ہو۔ دو

چار گھنٹے بچھے کر لو۔ پھر چاہے بیل گاڑی پر بیٹھ کر حل پڑنا۔ وقت پر پہنچ

جاؤ گے۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے کئے کہا۔

"لیکن باس ہو ٹل والوں کی گھڑیاں تو بچھے نہیں ہوں گی۔ انہوں

نے تو اپنے وقت کے مطابق فنکشن کا آغاز کر دینا ہے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے

کہا۔

"ان میں جرات ہے کہ جوانا کے بغیر فنکشن کا آغاز کر سکیں۔ جوانا

چیف گیسٹ ہے اور چیف گیسٹ ہمیشہ در سے پہنچتے ہیں۔۔۔۔۔

عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر۔۔۔۔۔ مجھے وہاں تقریر تو نہ کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔ جوانا نے

یکٹھت چونک کر پوچھا۔

"تقریر۔۔۔۔۔ ارے نہیں۔ تقریریں عام لوگ کیا کرتے ہیں چیف

گیسٹ تو خطاب فرماتے ہیں اپنے خیالات عالیہ سے حاضرین کو

جب تقریر کرنے کے لئے کہا جائے تو تقریر شروع کر دیتے ہیں۔ چیف گیسٹ کی اپنی مرضی چیف گیسٹ بنتے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ مردہ بدست زندہ ہوتا ہے۔ "..... عمران نے کہا اور جو انامنہ بنانا ہوا عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ڈرائیونگ سیٹ ٹائیگر نے سنبھالی اور عمران اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ وہ اس وقت دارالحکومت سے سو کلومیٹر دور ایک بڑے شہر شام نگر کے ایک مشہور ہوٹل کالنگار کے سالانہ فنکشن پر جا رہے تھے۔ کالنگار ہوٹل میں ہر سال ایک یادگار فنکشن منایا جاتا تھا کسی بہت ہی مشہور شخصیت کے کارناموں اور نام کے ساتھ۔ اور نہ صرف دارالحکومت بلکہ پورے پاکیشیا سے لوگ اس سالانہ فنکشن کو ایڈ کرنا اپنی شان سمجھتے تھے۔ ہفتوں پہلے فنکشن کی تمثیلیں بک جاتی تھیں اور فنکشن کے روز شام نگر میں میلے کا سامنا ہوتا تھا۔ ہر طرف کاریں ہی کاریں ہوتی تھیں۔ ہوٹل کالنگار کو دہن کی طرح سجایا جاتا تھا اور پھر چونکہ اس روز سالانہ فنکشن میں بانی جینٹری شرکت کرتی تھی اس لئے مردوں کے خوبصورت اور قیمتی سونوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے انتہائی فیشن ایبل اور رنگ برنگ لباس بھار کا سماں پیدا کر دیتے تھے اور اس سال ہوٹل کالنگار کا سالانہ فنکشن "گریت فائٹر جوانا" کے نام سے ہو رہا تھا اور جو انامنہ فنکشن کا چیف گیسٹ تھا۔ اخبارات میں مسلسل کئی ہفتوں سے اس کی بڑے بھرپور انداز میں پہلی کی جارہی تھی پورے دارالحکومت اور پاکیشیا کے ہر بڑے شہر میں جو انامنہ تصویروں سے مزین چار رنگے پوسٹر لگائے گئے

ورنہ تم تو مجھ خوبی ہو۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "باس۔ جوزف کو تو دو روز پہلے آپ نے کہاں بھیجا دیا ہے ایسا نہ ہو کہ جوزف وہاں کوئی جھگڑا کھڑا کر چکا ہو۔"..... ٹائیگر نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی کہا۔
 "اس کی فکر مت کرو۔ وہ اب جوزف دی پرنس آف افریقہ کم اور جوزف دی گریت فلاسفر زیادہ بن چکا ہے جب سے اس نے شراب چھوڑی ہے۔ اس کے دماغ میں فلسفے کے کمپوز کی بڑی بھرپور روش ہونے لگ گئی ہے وہ اس گریت فنکشن کا تنظیم اعلیٰ ہے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باس شام نگر کی حدود شروع ہو گئی ہے۔"..... ٹائیگر نے کہا۔
 "اچھا تو پھر ڈرائیونگ تم سنبھال لو۔ چیف گیسٹ اب ڈرائیونگ کرتا اچھا نہیں لگتا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "ٹھیک ہے جو انامنہ روک لو۔ اب ڈرائیونگ میں کروں گا۔"..... ٹائیگر نے کہا تو جو انامنہ منہ بناتے ہوئے کاری رفتار آہستہ کی اور پھر کار کو ایک طرف کر کے روک دیا۔

"تم پیچھے آ جاؤ۔ چیف گیسٹ عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہیں۔"..... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلے ہوئے کہا۔

"ماسٹر..... جو انامنہ بڑے بیزار سے لہجے میں کہا۔
 "جلو۔ جلو۔ بیٹھو۔ چیف گیسٹ اعتراض نہیں کیا کرتے۔ جہاں بٹھایا جائے بیٹھ جاتے ہیں۔ جب اٹھایا جائے تو اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

تھے۔ یہ پہلی اس قدر بھرپور تھی کہ پاکیشیا کا تقریباً ہر آدمی نہ صرف جوانا کے نام سے واقف ہو چکا تھا بلکہ اس کے کارناموں کی لسٹ پڑھ کر وہ اسے یقیناً کوئی بافوق الفطرت آدمی سمجھنے لگ گیا تھا۔ کارناموں کی اس لسٹ میں دنیا کے بڑے بڑے فائروں سے ہونے والے خوفناک مقابلوں کی تفصیلات تھیں۔ ایسے ایسے نام تھے کہ نام پڑھ کر ہی دہشت آتی تھی۔

یہ پہلی اور پوسٹر عمران کے تیار کردہ تھے۔ جوزف اس فنکشن کا منظم اعلیٰ تھا۔ تاکہ جوانا کے شایان شان فنکشن کا انتظام کیا جائے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم اس فنکشن میں مدعو تھی اور ان کے لئے مخصوص سیٹیں بک تھیں۔

کار جیسے ہی ہوٹل کانگار کی طرف جانے والی سڑک پر مڑی۔ عمران نے ٹائیگر کو کار روکنے کا اشارہ کیا اور ٹائیگر نے جیسے ہی کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی۔ عمران نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں سے ایک خوبصورت سرخ رنگ کا جھنڈا نکالا جس پر ایک طاقتور بھینسا پھنکاریں مار رہا تھا اور پھر یہ جھنڈا اس نے کار کے راڈ پر لگا دیا۔

”یہ کیا ہے ماسٹر“..... جوانا نے حیرت سے کہا۔

”جوانا دی گریٹ فائر کا مخصوص نشان“..... عمران نے کار میں بیٹھے ہوئے مسکرا کر کہا اور جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

جوانا کو بھی اچانک ہی اخبارات سے سہ چلا تھا کہ اس کے نام سے فنکشن ہو رہا ہے اور وہ اخبارات میں پہلی دیکھ کر بے حد حیران تھا۔

اس نے عمران کو فون کیا تو عمران نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ اس بار فنکشن اس کے نام سے ہو رہا ہے اور وہ چیف گیٹ ہے۔ پہلے تو جوانا نے چیف گیٹ بننے سے ہی صاف انکار کر دیا لیکن جب عمران نے کہا کہ یہ سارا سب آپ اس کا ہے تو جوانا کو مجبوراً آمادہ ہونا پڑا اور پھر دو روز پہلے عمران نے جوزف کو فنکشن کے متعلق سمجھا کر شام نگر بھجوا دیا اور اس کے بعد فنکشن سے دو گھنٹے پہلے عمران ٹائیگر کے ساتھ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ جہاں جوانا تیار بیٹھا تھا۔ عمران کی بدلیت کے مطابق اس نے جینز کی چست پتلون پر آدھے بازوؤں والی سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے بعد ان کی شام نگر روانگی ہو گئی تھی لیکن جوانا کے لئے چونکہ اتنے بڑے فنکشن کا چیف گیٹ بننے کا تصور ہی انوکھا تھا۔ اس لئے وہ ذہنی طور پر بے حد الجھن سی محسوس کر رہا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ عمران جو سوچ لے بہر حال وہ پورا ہوتا ہے اس لئے دل پر جبر کر کے وہ چیف گیٹ بننے کے لئے چل پڑا تھا۔

”وہیے ماسٹر میں تو شیخ پر جا کر صاف کہہ دوں گا کہ دنیا کا سب سے بڑا فائر تو ماسٹر عمران ہے اور یہ ہے بھی سچی بات“..... جوانا نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تمہیں اب کم نظر آنے لگ گیا ہے“..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”کم نظر آنے لگ گیا ہے۔ کیا مطلب ماسٹر“..... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

”ارے بھائی مبرا لباس ٹیکنی کھر ضرور ہے لیکن یہ تو مجبوری ہے

کیونکہ بہر حال میں گریٹ فائزر کا پروموٹروں اور پروموٹروں کو ایسا لباس پہننا پڑتا ہے۔ لیکن تم نے مجھے عورت کیسے سمجھ لیا..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عورت۔ میں نے کب آپ کو عورت کہا ہے..... جو انانے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے جو دنیا کا سب سے بڑا فائزر کہا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا کی سب سے بڑی فائزر عورت ہوتی ہے۔ ایسی خوفناک فائزر کہ صرف مسکرا دے تو بڑے بڑے پہلوان پت ہو کر رہ جاتے ہیں اور اگر رو دے تو بڑے بڑے ظالموں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے"..... عمران نے جواب دیا تو ٹانگیں بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر ماسٹر آپ نے جو اخبارات اور پوسٹرز میں مجھے گریٹ فائزر کہا ہے کیا میں عورت ہوں..... جو انانے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دنیا کے سب سے بڑے فائزر اور گریٹ فائزر میں فرق ہوتا ہے۔ اگر معلوم نہ ہو تو بے شک جوزف سے پوچھ لینا۔ وہ جہیں اس کا فرق وضاحت سے سمجھا دے گا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے ایک موٹر مڑتی ہی ہوٹل کا لنگر کی انتہائی شاندار وسیع و عریض اور دس منزلہ بلند عمارت نظر آنے لگ گئی۔ جس پر اس قدر روشنیاں تھیں کہ جیسے پوری دنیا کے رنگ، برنگے بلب یہاں اکٹھے کر دیئے گئے ہوں۔" پورا ہوٹل بقعہ نور بنا ہوا تھا۔

"کار گیٹ سے تھوڑی دور روک دیتا..... عمران نے ٹانگیں سے

کہا اور ٹانگیں نے سر ملاتے ہوئے کار کی رفتار آہستہ کر دی تو عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریوٹ کنٹرول منآلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا کر اس نے آلہ واپس جیب میں رکھ لیا۔

"میں نے منظم اعلیٰ کو کاشن دے دیا ہے کہ گریٹ فائزر کی کار گیٹ پر پہنچنے والی ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے ٹانگیں اور جو انانے کہا اور ان دونوں نے سر ملادیا اور پھر کار ابھی گیٹ سے کچھ دور تھی کہ ہوٹل کے اندر سے ملٹری پیٹنل جینے کی مدھر آوازیں سنائی دینے لگیں اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف روشنیوں کے فوارے سے بھٹ پڑے۔ کار جیسے ہی گیٹ پر پہنچی گیٹ پر موجود جوزف جس نے شاندار اور قیمتی سوٹ پہن رکھا تھا۔ کھڑا نظر آیا۔ اس کے ساتھ دو خوبصورت بچیاں تھیں جن کے ہاتھوں میں گھستے تھے اور گیٹ کے دونوں اطراف میں اس قدر تعداد میں فوٹو گرافر کھڑے نظر آ رہے تھے جیسے پوری دنیا کے پریس فوٹو گرافر یہاں جمع ہو گئے ہوں۔ کار رکتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے جلدی سے کار کا عقبی گیٹ کھولا۔

"تشریف لائیے گریٹ فائزر جو انانہ..... عمران نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور جو انانہ کار سے نیچے اترا۔ جت جیزی کی پتلون اور گہرے سرخ رنگ کی آدھے بازوؤں والی شرٹ میں وہ واقعی گریٹ فائزر لگ رہا تھا۔ اس کے بازوؤں کی پھلیاں آدھے بازوؤں والی شرٹ میں اس طرح تھپ رہی تھیں جیسے ان میں پارہ بھرا ہوا اور پھر جوزف کے

باہر آتے ہی سینڈ نے استقبالیہ دھن بجانا شروع کر دی اور فوٹو گرافرز کی فلیش لائٹس نے ماحول کو چکاچوند کر دیا۔

”ہوٹل کا نگار کی طرف سے جوزف گریٹ فائزر جو انا کو خوش آمدید کہتا ہے..... جوزف نے آگے بڑھ کر ایسے لمبے میں کہا جیسے اس کی ساری عمر حریف گیمشٹس کا استقبال کرتے ہوئے گزر گئی ہو۔

”شکریہ مسٹر جوزف..... جو انا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اسی لمبے بچوں نے آگے بڑھ کر جو انا کو گلدستے دیئے تو جو انا نے مسکرا

کر ان کے سروں پر ہپار سے ہاتھ پھیرا اور گلدستے لے کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دیئے۔ جنہیں ٹائیگر نے ہاتھوں میں پکڑا اور پھر جوزف کی رہنمائی

میں جو انا ہوٹل کے کپاؤنڈ گیٹ سے اس کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر یہ دیکھ کر ٹکھٹکھٹ بوکھلاہٹ کے تاثرات ابھرائے

کہ کپاؤنڈ گیٹ سے، مین گیٹ تک طویل فاصلے کے باوجود دونوں اطراف انتہائی خوبصورت لڑکیاں شوخ رنگ کے لباس پہنے ہاتھوں

میں پھولوں کی پتیوں سے بھری ہوئی نازکی سی ٹوکریاں اٹھائے کھڑی تھیں اور جیسے ہی جو انا نے آگے قدم بڑھائے اس کے قدموں میں

پھولوں کی بارش ہونے لگ گئی۔ ہر دوسری لڑکی آگے بڑھ کر جو انا کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائی اور جب جو انا مین گیٹ پر پہنچا تو اس

کے گلے میں اس قدر ہار پہنادیئے گئے تھے کہ اس کا آدھے سے زیادہ چہرہ ان ہاروں میں چھپ گیا تھا۔ مین گیٹ پر ہوٹل کی انتظامیہ چیف گیٹ کے استقبال کے لئے موجود تھی اور جب جو انا ہال میں داخل ہوا

تو ہال میں موجود ہر فرد تالیاں بجاتا ہوا اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ تالیوں کی گونج اس قدر تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے ہال میں ہزاروں آرکسٹرا بیک وقت بج رہے ہوں۔ سب کی نظروں میں جو انا کے لئے تحمین کے آثار نمایاں تھے۔ جو انا نے گلے سے ہار اتار کر ٹائیگر کے حوالے کر دیئے تھے اور ٹائیگر گلدستے اور ہار سنبھالے جو انا کے پیچھے مودبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ جبکہ جو انا کے ساتھ چلتے ہوئے عمران کی شان ہی دوسری تھی۔ وہ اس طرح چل رہا تھا کہ جیسے کوئی پہلوان اپنے پٹھے کو کسی بڑے مقابلے کے لئے اکھاڑے میں اتارنے کے لئے لے جا رہا ہو۔ لیکن اس کا لباس اور اس کے چہرے پر بہتی ہوئی حماقت کے آبشار نے اس کی ایسی ہیئت بنادی تھی کہ جو بھی اسے دیکھتا بے اختیار ہنسنے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ ہال کی ایک طرف ایک شاندار سٹیج بنایا گیا تھا جسے انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔

سٹیج پر تین کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے درمیانی کرسی اونچی نشست کی شانہ انداز کی تھی۔ جبکہ اس کے دونوں اطراف میں عام سی کرسیاں تھیں۔ سامنے ایک میز تھی جس پر پھولوں کا ایک بڑا گلدستہ موجود تھا۔ جو انا کو جوزف نے لے جا کر درمیانی کرسی پر بٹھا دیا عمران دوسری سائیڈ کی کرسی پر اس طرح ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا جیسے اصل چیف گیٹ وہی ہو۔ جبکہ دوسری کرسی پر جوزف بیٹھ گیا۔ جوزف کے ساتھ ہی تقریر کرنے والا روسٹرم رکھا ہوا تھا۔ جس پر مائیک فٹ تھا۔ جو انا یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سٹیج کے عقب میں

سرخ رنگ کا بڑا سا پردہ لگا ہوا تھا۔ جس پر ایک اہتائی طاقتور جنگلی بھینسا پھنکائیں مارتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”خواتین و حضرات۔ آج کے فنکشن کے چیف گیسٹ دی گریٹ فائزر جو اناتشریف لالچے ہیں اس لئے اب فنکشن کا آغاز کیا جاتا ہے اس فنکشن کے منظم اعلیٰ جناب جوزف دی گریٹ اب سٹیج سنبھالیں گے۔“ ایک نوجوان نے روسٹرم پر آکر کہا اور پھر سٹیج سے اتر کر نیچے چلا گیا ناٹیکر سٹیج کی ایک سائیڈ پر رکھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ اس نے گھدستے اور ہار ایک طرف رکھ دیئے تھے جوزف اٹھ کر روسٹرم کی طرف آیا اس کے چہرے پر بے حد وقار تھمک رہا تھا۔

”خواتین و حضرات۔ آپ کے سامنے گریٹ فائزر جناب جو اناتشریف فرما ہیں۔ جو آج کی تقریب کے چیف گیسٹ ہیں اور جنہوں نے آج کے فنکشن کے چیف گیسٹ بن کر اس فنکشن کو حقیقتاً عورت بخشی ہے۔ ان کے ساتھ ان کے پروموٹر جناب علی عمران صاحب تشریف فرما ہیں۔ میں پروموٹر جناب علی عمران صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور خواتین و حضرات کو گریٹ فائزر جو اناتشریف شخصیت اور فن سے متعارف کرائیں۔“ دی پروموٹر آف گریٹ فائزر جو اناتشریف علی عمران ”..... جوزف نے مخصوص لمبے میں کہا اور پھر روسٹرم سے ہٹ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران اپنا نام سن کر کرسی سے اٹھا اور پھر روسٹرم کی طرف آتے ہوئے اس نے جو ان کے سامنے میز پر پڑا ہوا پھولوں کا بڑا سا گلدستہ اٹھایا اور اسے روسٹرم پر اپنے چہرے

کے سامنے رکھ دیا۔

”حضرات و خواتین۔ برائے کرم خواتین ناراض نہ ہوں۔ دراصل لیڈیز فرسٹ والا اصول غیر فطری ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے حوا کو پیدا نہیں فرمایا تھا۔ بلکہ پہلے آدم کی پیدائش ہوئی اور پھر حوا کی۔ اس لئے ”جینٹس فرسٹ“ قدرتی نظام ہے۔ یہ لیڈیز فرسٹ والا اصول دراصل اس لئے بنایا گیا ہے کہ مرد حضرات لیڈیز کے آگے چلنے کی بجائے ان کے پیچھے چلنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح لیڈیز نظروں میں رہتی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ مال عرب پیش عرب والا محاورہ کس قدر صحیح ہے اور پھر لیڈیز کے آگے اگر جینٹس ہوں تو پھر پچھاروں کو اپنے سامنے تو خالی میدان ہی نظر آئے گا اور دوسری بات یہ کہ لیڈیز کو اپنے سامنے چلتے ہوئے مرد حضرات کی چال دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ان کے مرد کس قدر بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اس لئے لیڈیز فرسٹ کا اصول دراصل مردوں نے اپنی ضرورت کے لئے ایجاد کر رکھا ہے۔“..... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور دوسرے لمبے بال زور دارتالیوں سے گونج اٹھا۔ ”مرد ہنس ہنس کر دوہرے ہو رہے تھے۔ جب کہ عورتیں بھی عمران کی باتوں پر بے اختیار مسکرا رہی تھیں۔

”تو خواتین و حضرات۔ اوہ میں نے بھی پہلے خواتین کہہ دیا ہے۔ لیکن میں نے کچھ غلط نہیں کہا۔ خواتین ہوتی ہی فرسٹ ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ خاتون کو نصف بہتر کہا جاتا ہے اور مرد کو نصف بدتر اور بہتر سے حال بدتر سے پہلے ہی ہونا چاہیے بہتر جو ہوا۔ اس کے علاوہ

عورت میں بھی چار حرف ہیں اور فرسٹ بھی چار حرف پر مبنی ہے۔ جبکہ مرد کے حصے میں تین حرف آتے ہیں۔ اس لئے مرد کس طرح فرسٹ ہو سکتا ہے۔ اگر مرد کو فرسٹ بنانے کی کوشش کی جائے یعنی فرسٹ کی طرح اس کے بھی چار حرف بنا دیئے جائیں تو پھر وہ مرد مردہ ہو جاتا ہے اور مردہ تو نہ فرسٹ رہتا ہے اور نہ سینکڑوں بلکہ سرے سے اس دنیا سے ہی غائب ہو جاتا ہے۔ اس لئے مرد کو مردہ ہونے سے بچانے کے لئے عورت کو ہی فرسٹ رہنے دیا جائے تو میرے خیال میں مردوں کے لئے بھی زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ ویسے بھی جب بھی کسی مرد نے خاتون کے مقابلے میں فرسٹ بننے کی کوشش کی ہے۔ خاتون بیوہ تو ہو جاتی ہے مگر زندہ بہر حال رہتی ہے..... عمران کی زبان میریٹھ کی فینچی سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی اور ہال ایک بار پھر بے پناہ تالیوں سے گونج اٹھا۔ اس بار مرد پھسکی ہنسی ہنس رہے تھے۔ جب کہ خواتین کے مترنم قہقہوں سے ہال گونج رہا تھا۔

”خواتین و حضرات۔ اور خاص طور پر خواتین متوجہ ہوں کہ گریٹ فائزر جو انان کے سامنے ہے میرا مطلب ہے مقابل ہے اور انہیں گریٹ فائزر کا خطاب بھی دراصل ایک خاتون کی وجہ سے ہی ملا ہے۔ یہ خطاب انہیں اس طرح ملا تھا کہ ایک روز مقابلہ جیتنے کے بعد جب جو انان صاحب اترتے ہوئے گھر تشریف لے گئے تو انہیں گھر کے دروازے پر ایک خاتون کھڑی ہوئی نظر آئیں۔ جن کے ہاتھ میں ایک مونا ڈنڈا تھا اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور یہ خاتون اس فائزر

کی والدہ محترمہ تھیں۔ جنہیں مقابلے میں جو انان نے شکست دی تھی اور انہوں نے جو انپر ڈنڈا تانا اور جیتتی ہوئی ان کی طرف لپکیں کہ یہ تم ہو کہ جس نے میرے بیٹے کی اس قدر پٹائی کی ہے۔ ٹھہرو میں دیکھتی ہوں تم کتنے گریٹ فائزر ہو اور پھر اس سے پہلے کہ جو ان صاحب سنبھلتے ڈنڈوں کی ان پر ایسی بارش ہوئی کہ مسٹر جو اناتین دن تک ہسپتال میں پڑے کراہتے رہے لیکن انہیں اس مار کھانے سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ انہیں گریٹ فائزر کا خطاب مل گیا۔ کیونکہ یہ بہر حال زندہ بچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے اور جو خاتون کے مقابلے میں زندہ بچ جائے وہ گریٹ تو بہر حال ضرور ہوگا“..... عمران نے کہا اور اس بار ہال زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”تو خواتین و حضرات گریٹ فائزر جو انان آپ کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جہاں تک ان کے مقابلوں کا تعلق ہے تو ان کے ایک مقابلے کا احوال سنوئے کے طور پر آپ کو سنا دیتا ہوں تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو جائے کہ یہ کتنے بڑے فائزر ہیں اس مقابلے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ مسٹر جو انان کو چیلنج کیا گیا اور حسب دستور مسٹر جو انان نے چیلنج قبول کر لیا۔ لیکن جب مسٹر جو انان رنگ میں پہنچے تو وہاں ایک سختی سے بزرگ کھڑے ہوئے تھے جن کی آنکھوں پر آتش شیشوں والی عینک تھی اور ہاتھ میں انہوں نے چھڑی تھام رکھی تھی اور اس چھڑی کے باوجود رنگ کے گرد موجود افراد کی سانسوں کی وجہ سے وہ کھڑے جھول رہے تھے۔ موٹے کپڑے کے کوٹ کے باوجود ان کی پسلیوں کی

تعداد بغیر عینک کے آسانی سے گئی جاسکتی تھی۔

مسٹر جوانا انہیں دیکھ کر بے حد حیران ہوئے۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ چیلنج فائٹر کے گریڈ فادر ہونگے۔ جو مقابلہ دیکھنے کے لئے آئے ہونگے مگر ہوا کے جھونکے کی وجہ سے اڑ کر رنگ میں پہنچ گئے ہوں گے۔ لیکن جب انہیں بتایا گیا کہ یہی وہ فائٹر ہیں جنہوں نے انہیں مقابلے کا چیلنج دیا ہے تو مسٹر جوانا بے حد حیران ہوئے۔ اب چیلنج شرط کے مطابق وہ رنگ سے باہر نہ جاسکتے تھے۔ اسی لمحے وہ بزرگ آگے بڑھے اور انہوں نے مسٹر جوانا سے پوچھا کہ اگر اسکا مقابل اس سے زیادہ طاقتور ہو تو کیا نتیجہ نکلے گا۔ مسٹر جوانا نے جواب دیا کہ ظاہر ہے کہ میں ہار جاؤں گا کیونکہ زیادہ طاقتور ہی جیتے گا۔ اس پر ان بزرگ نے پوچھا کہ اگر انکا مقابل ہر لحاظ سے ان کے برابر ہو تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا تو مسٹر جوانا نے جواب دیا کہ ظاہر ہے کہ پھر مقابلہ برابر رہے گا اس پر ان بزرگ نے پوچھا کہ اگر ان کا مقابل ان سے کمزور ہو تو پھر۔ تب مسٹر جوانا نے جواب دیا کہ اگر مقابل کمزور ہو تو پھر ظاہر ہے کہ میں جیت جاؤں گا۔ تو اس پر ان بزرگ نے کہا کہ کمزور سے مقابلہ جیت کر کیا واقعی وہ یہی سمجھے گا کہ وہ جیت گیا ہے۔ کمزور سے جیتتا تو کوئی خوبی نہیں ہے ہر کوئی جیت سکتا ہے اس پر مسٹر جوانا نے شرمندہ ہو کر ان بزرگ کا ہاتھ پکڑ کر اونچا کر دیا اور ان کے جیتنے کا اعلان کر دیا۔ اس پر ان بزرگ نے کہا کہ دیکھا اس طرح مقابلہ جیتا جاتا ہے۔ کہ میں کمزور ہونے کے باوجود تم جیسے طاقتور سے جیت گیا ہوں۔ بڑے گریڈ فائٹر بنے

پہرتے ہو۔ تین فقروں میں جت کر دیا ہے تمہیں اور مسٹر جوانا ان کا منہ دیکھتے رہ گئے اور اس کے بعد انہوں نے اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا۔ بس ایسے ہی مقابلوں نے انہیں گریڈ فائٹر بنا دیا ہے۔ عمران نے کہا اور ہال میں موجود افراد ہنستے ہنستے پاگل ہو گئے۔ ہر طرف ہنسی کے فوارے چھوٹ رہے تھے۔

”خواتین و حضرات۔ یہ بات تو آپ نے بھی تسلیم کر لی ہو گئی کہ مسٹر جوانا واقعی گریڈ فائٹر ہیں اب آئیے اس بات کی طرف کہ آج کے فنکشن میں انہیں چیف گیسٹ کیوں بنایا گیا ہے۔ تو اس کی بھی ایک خاص وجہ ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ مسٹر جوانا اپنی زندگی کا آخری مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ مقابلہ اسی ہال میں سب کے سامنے کرنا چاہتے ہیں۔ میں چونکہ ان کا پروموٹروں اس لئے میں ان کی طرف سے اس مقابلے کا اعلان کرتے ہوئے آفر کرتا ہوں کہ ہال میں موجود کوئی صاحب اگر مسٹر جوانا سے مقابلہ کرنا چاہیں تو جیتنے والے کو ہوٹل کی انتظامیہ کی طرف سے پچاس لاکھ روپے نقد انعام دیا جائے گا“.....

عمران کا بچہ لکھتے سمجھتا ہوا گیا تھا اور اس کے اس اعلان کے ساتھ ہی ہال میں بے اختیار چرمٹکیاں سی شروع ہو گئیں۔ اچانک ہال کے ایک کونے میں بیٹھا ہوا بھاری جسمات کا غیر ملکی اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اس کے جسم پر بھی جت لباس تھا۔

”میں جوانا سے مقابلے کی آفر قبول کرتا ہوں“..... اس غیر ملکی نے اونچی آواز میں کہا تو ہال میں لکھتے سنا سنا سا چھا گیا اور ہر شخص حیرت

ذکسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جی نہیں ہارنے والے کے حصے میں موت آئے گی کیونکہ گریٹ فائنٹ کے مقابلوں کا اصول ہی زندگی اور موت کے مقابلے پر مبنی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یہ شرط منظور ہو تو پھر پلیز آپ انتظامیہ کو اس بات کی تحریر دے دیں کہ اگر اس مقابلے کے نیچے میں آپ ہلاک ہو جائیں تو اس کی ذمہ داری نہ ہوئل انتظامیہ پر ہوگی اور نہ ہی گریٹ فائنٹ مسٹر جوانا پر اور مسٹر جوانا بھی ایسی ہی تحریر ہوئل انتظامیہ کو دیں گے۔ بولیں کیا اب بھی آپ مقابلے کے لئے تیار ہیں“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سارے ہال پر گہرا سکوت سا چھا گیا۔

”میں تیار ہوں“..... ذکسی نے جتنے لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو ہال میں بے اختیار ایک شور مچا گیا۔ ہر آدمی کے چہرے پر اب شدید اشتیاق کی تھمکیاں ابھر آئیں۔ عمران نے جیب سے ایک پیڈ نکالا اور پھر قلم کھول کر اس نے پیڈ اور قلم ذکسی کے ہاتھ میں دے دیا۔

”یہ لیجئے پیڈ اور قلم اور لکھ دیجئے تحریر“..... عمران نے کہا اور ذکسی نے اس کے ہاتھ سے پیڈ اور قلم لیا اور پھر اسے روسٹرم پر رکھ کر اس نے تحریر لکھنا شروع کر دی۔ تحریر لکھ کر اس نے اس کے نیچے دستخط کئے اور پیڈ عمران کی طرف بڑھادیا۔ عمران نے ایک نظر تحریر کی طرف دیکھا اور پھر اس کا صفحہ پلٹا اور پیڈ اور قلم جوانا کی طرف بڑھادیا۔ جوانا نے قلم لے کر جتنا لکھیں اور نیچے دستخط کر دیئے۔ عمران نے پیڈ لے کر تحریر کر کے ایک طرف بیٹھے ہوئے ٹائیکر کی طرف بڑھادیا۔

سے اس غیر ملکی کو دیکھنے لگ گیا۔ جوانا بھی حیرت سے اس غیر ملکی کو دیکھ رہا تھا۔

”سٹیج پر تشریف لائیے مسٹر چیلنجر“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ غیر ملکی لمبے لمبے قدم اٹھاتا سٹیج کی طرف بڑھنے لگا۔

”پہلے آپ اپنا تعارف کرا دیجئے تاکہ ہال میں موجود افراد کو معلوم ہو سکے کہ گریٹ فائنٹ سے مقابلہ کرنے والا چیلنجر کون ہے“..... عمران نے کہا اور روسٹرم سے ایک طرف ہٹ گیا۔

”میرا نام ذکسی ہے اور میں ایکریما کا چیلنج بیلٹ مولڈر فائنٹ ہوں اور یہ ہے میری چیلنج بیلٹ جو میں نے بین الاقوامی مقابلے میں جیتی ہے۔ جس کی تصدیق دنیا بھر کا ہر وہ شخص کر سکتا ہے جس نے یہ مقابلہ ٹی۔ وی یا ہال میں دیکھا ہوگا“..... ذکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بیلٹ اتار کر فضا میں ہرانی شروع کر دی۔ وہ واقعی چیلنج بیلٹ تھی۔

”اس کے علاوہ میرے پاس اس مقابلے کی ویڈیو فلم بھی موجود ہے اگر انتظامیہ چاہے تو یہ فلم ہال میں موجود لوگوں کو دکھا سکتی ہے۔“ ذکسی نے کہا۔

”ہمیں آپ کے فائنٹ ہونے پر پورا یقین ہے۔ لیکن مسٹر ذکسی کیا آپ کو معلوم ہے کہ جیتنے والے کو تو پچاس لاکھ روپے ملیں گے لیکن ہارنے والے کو کیا ملے گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے اسے کچھ نہیں ملے گا۔ صرف شکست ملے گی۔“

”تم نے اگر کوئی وصیت کرنی ہو تو کر لو۔ اس کے بعد ہمیں اتنی مہلت بھی نہ ملے گی۔“ ہمیں معلوم ہی نہیں ہے کہ تم کس کے مقابل آرہے ہو۔ میرا نام ڈکسی ہے اور ایک یوپی میں مجھے فاسٹ کھر کہا جاتا ہے۔“..... ڈکسی نے اونچی آواز میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

”خواتین و حضرات۔ اب دونوں فائٹراپنی فارم میں آگئے ہیں۔ اس لئے مقابلے کا آغاز کیا جاتا ہے۔“ مجھے یقین ہے کہ اس مقابلے سے ہوٹل کا نگار کا یہ فکشن مدتوں یاد رکھا جائے گا۔“..... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور پھر سیٹج سے نیچے اتر گیا اور لوگوں کی نظریں جیسے سیٹج سے چپک کر رہ گئیں۔ ان سب کے چہروں پر بے پناہ اشتیاق تھا۔ ڈکسی نے اپنی چیلنج بیلٹ دوبارہ باندھ لی تھی اور پھر وہ اچھلتا ہوا جوانا کی طرف بڑھا جو بڑے اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا تھا۔ ڈکسی نے اچانک انتہائی ماہرانہ انداز میں اچھل کر جوانا کے سینے پر فلائنگ کب ماری لیکن جوانا بھرپور فلائنگ کب سینے پر کھانے کے باوجود اپنی جگہ سے ہلا نک نہیں اور ڈکسی بھگت فلا بازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”آؤ۔ حملہ کرو تم تو چیلنج بیلٹ ہو لڑو اور کھر کہلاتے ہو۔“..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ڈکسی نے بھگت بھریسے کی طرح چھینے ہوئے جوانا پر حملہ کر دیا۔ اس نے اس بار واقعی ماہرانہ انداز میں دائیں ہاتھ کا ڈاؤن دے کر بائیں ہاتھ سے بڑے بھرپور انداز میں جوانا کی پھلیوں پر بڑے زور دار انداز میں پینچ مارنے کی کوشش کی تھی۔

”مسٹر ڈکسی کیا آپ ابھی اور اسی وقت مقابلے کے لئے تیار ہیں؟“..... عمران نے پیڈ ٹائیکر کو دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں میں تیار ہوں۔“..... ڈکسی نے اکر کر کہا۔

”اوکے۔“ تو پھر گرےٹ فائٹرز جوانا اور ہوٹل انتظامیہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مسٹر جوزف یہ کرسیاں سیٹج سے ہٹا دی جائیں۔ تاکہ مقابلے کا آغاز کر دیا جائے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بڑی کنبہ توڑ نظروں سے ڈکسی کو دیکھ رہا تھا۔ اب تک اس کے چہرے پر مسلسل بیزاری کے آثار نمایاں رہے تھے لیکن ڈکسی کے ساتھ مقابلے کی بات سامنے آتے ہی اس کے چہرے پر بے پناہ اشتیاق کے تاثرات ابھرائے تھے۔ جوزف کے اشارے پر ایک لمحے میں سیٹج سے کرسیاں میز اور روسٹرم ہٹا لیا گیا۔

”میں بحیثیت پروموتور گرےٹ فائٹرز مسٹر جوانا سے درخواست کروں گا کہ گو مسٹر ڈکسی نے تحریر لکھ دی ہے کہ ان کی ہلاکت کی صورت میں کوئی ذمہ دار نہ ہوگا۔ لیکن اس کے باوجود بہر حال مسٹر ڈکسی پاکیشیا میں مہمان ہیں اس لئے مسٹر جوانا انہیں شکست دیں گے موت نہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”جیسے آپ کہیں مسٹر۔ ویسے میرا تو خیال ہے کہ مسٹر ڈکسی شکست کے بعد خود بھی زندہ رہنا پسند نہیں کریں گے۔“..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن دوسرے لمحے جوانا کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور اس کے ساتھ ہی ڈکسی کی دونوں کلاسیاں اس کے ہاتھوں میں تھیں۔ ڈکسی نے یلکھت اچھل کر جوانا کی دونوں پنڈیوں پر پسینے بوٹوں کی بھرپور ضرب لگانی چاہی لیکن جوانا نے اس کے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی ڈکسی کے حلق سے انتہائی کرب ناک چیخ نکلی اور جوانا نے ڈکسی کی دونوں کلاسیاں چھوڑ دیں۔ ڈکسی جھٹکا کھا کر دھڑام سے نیچے گرا اور پھر وہ جھٹکا ہوا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بری طرح چٹختے لگا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کلاسیوں کے جوڑے سے نیچے بے جان انداز میں لٹک رہے تھے۔ وہ سیدھے ہی نہ ہو رہے تھے اور ڈکسی کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ وہ ان بے جان ہاتھوں سمیت بری طرح سیخ پر تلچتا پھر رہا تھا۔ اس کے ہجرے پر شدید تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

”ابھی میں نے صرف تمہارے ہاتھ بے کار کئے ہیں۔ ورنہ اگر میں ایک جھٹکا اور دے دیتا تو تمہارے دونوں بازو بھی کاندھوں سے اکھڑ کر بے جان ہو جاتے۔ بولو شکست تسلیم کرتے ہو یا“..... جوانا نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

”نہیں نہیں۔ ڈکسی نے کبھی شکست نہیں کھائی۔ کبھی شکست نہیں کھائی“..... ڈکسی نے یلکھت چٹختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یلکھت فضا میں اچھلا اور اس نے اپنی دونوں ٹانگیں جوانا کی گردن کے گرد قبضی کی طرح ڈالی دیں اور ایک جھٹکے سے نیچے گر کر اسے بھی

گرا نا چاہا لیکن جوانا کسی پہاڑ کی طرح اپنی جگہ کھڑا رہا اور الٹا ڈکسی اب اس کے جسم کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس کا سر نیچے تھا اور ٹانگیں جوانا کی گردن کے گرد اور اس کے ساتھ ہی جوانا کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور اس نے دونوں ہاتھ ڈکسی کے گھٹنوں پر مارے تو ڈکسی کر بناک انداز میں چیختا ہوا سر کے بل دھڑام سے نیچے گرا اور اس کی دونوں ٹانگیں صیغے جام سی ہو کر رہ گئیں اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی ٹانگیں گھٹنوں سے مڑی نہ رہی تھیں۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا بار بار چیختا ہوا اچھلتا اور پھر دھڑام سے نیچے گر جاتا۔ نہ ہی وہ ہتھیلیوں کے بل پر زور لگا کر کھڑا ہو سکتا تھا اور نہ ہی گھٹنوں کو موڑ کر کھڑا ہو سکتا تھا۔ اس کا پھرہ اور پورا جسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا اور آخر کار وہ دھڑام سے پشت کے بل نیچے گر کر بری طرح پانیٹنے لگا۔

”بولو شکست تسلیم کرتے ہو یا“..... جوانا نے اس طرح مطمئن انداز میں کہا۔

”ہاں۔ میں شکست تسلیم کرتا ہوں۔ تم واقعی گریٹ فائٹر ہو۔ تم نے ڈکسی کو زندگی میں پہلی بار شکست سے دوچار کر دیا ہے اور میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم اب مجھے مار ڈالو“..... ڈکسی نے چٹختے ہوئے کہا۔

”سوری۔ اس وقت میں فائٹر ہو کر نہیں۔“ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہال میں سب افراد یلکھت کریسوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر اس قدر تائیاں بچیں کہ یوں لگتا تھا جیسے تالیوں کی گونج سے ہال

کی چھت اڑ جائے گی۔

”خواتین و حضرات۔ یہ اتفاق ہے کہ آپ کو گریٹ فائر کا ایک انوکھا اور دلچسپ مقابلہ دیکھنے کو مل گیا لیکن مسٹر ڈکسی کی ہمت اور جرأت کی داد دینے پر میں مجبور ہوں کہ انہوں نے انتہائی اعتماد کے ساتھ گریٹ فائر جو اتنا کہ اس طرح لٹکانے کی جرأت تو کی ہے۔ اس لئے انہیں نہ صرف زندہ رہنا چاہیے بلکہ ٹھیک ٹھاک بھی رہنا چاہیے۔ ایسی ہمت اور جرأت والے لوگ تو نایاب ہوتے ہیں ورنہ اس دور میں تو ہمت و جرأت کا معنی ہی یہی لیا جاتا ہے کہ اپنے سے طاقتور کو دیکھتے ہی ہاتھ جوڑ دیئے جائیں اور اگر ضرورت پڑے تو بے شک پیر بھی پکڑ لئے جائیں اور پھر بعد میں بڑے فخریہ انداز میں اپنی ہمت اور جرأت کا ڈھنڈورا بٹایا جائے کہ دیکھا میری ہمت کہ میں نے کس طرح اپنے جسم کو ٹوٹ پھوٹ سے بچایا۔ کس طرح میں نے اپنی جان بچالی اور سب لوگ اس کی اس موقع شامی اور ہمت کی داد دینا شروع کر دیتے ہیں اور شاید یہی رویہ ہے جس نے ہمارے معاشرے میں گلیڈ ڈی سمجھ کیوں کو شیر کی دھاڑوں میں تبدیل کر دیا ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور سٹیج پر بڑے ڈکسی کے اس نے دونوں بے جان اور لٹکے ہوئے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو مخصوص انداز میں زور دار جھٹکے دیئے تو ڈکسی کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ لیکن دوسرے لمحے جب عمران نے اس کے ہاتھ چھوئے تو اس کے دونوں

ہاتھ بالکل درست ہو چکے تھے اور ڈکسی باوجود شدید تکلیف میں مبتلا ہونے کے اپنے دونوں ہاتھوں کو درست طور پر حرکت کرتے دیکھ کر اس طرح حیران ہو رہا تھا۔ جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ عمران بچھے ہٹا اور اس نے ڈکسی کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر سینے کے بل اتار دیا اور پھر اس کی دونوں پنڈلیاں پکڑ کر اس نے تیزی سے اس کے سر کی طرف جمپ لیا تو ایک بار پھر ہال ڈکسی کے حلق سے نکلنے والی زور دار چیخ سے گونج اٹھا اور عمران مسکراتا ہوا بچھے ہٹ گیا۔

”اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ مسٹر ڈکسی“..... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے ڈکسی اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید ترین حریت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ بار بار آگے بچھے چل کر اپنے آپ کو دیکھتا اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اچھل کر گھٹنوں کو موڑا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

”کمال ہے۔ کیا تم جادوگر ہو“..... ڈکسی نے انتہائی حریت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں تو صرف پروموٹریوں مسٹر ڈکسی اور پروموٹر اگر ٹوٹ پھوٹ کی حرمت کا ماہر نہ ہو تو بیچارے فائر کو ہی مرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ٹوٹ پھوٹ تو بہر حال اس پیشے میں چلتی ہی رہتی ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مسٹر ڈکسی کو ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے خصوصی انعام دس

لاکھ روپے دیئے جانے کا اعلان کرتا ہوں۔..... جو زف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑے نوٹوں کی دس گڈیاں نکالیں اور انہیں ڈکسی کی طرف بڑھا دیا۔

”مجھے..... شکست کھانے کے باوجود“..... ڈکسی نے حیران ہو کر کہا۔

”یہ آپ کی ہمت اور جرأت کا خصوصی انعام ہے کہ آپ نے گرےٹ فائٹر کو لکرا رہا ہے۔..... جو زف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت واقعی ایک بہترین تربیت یافتہ تنظیم لگ رہا تھا۔

”میں شکر گزار ہوں۔..... ڈکسی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے رقم لی اور سٹیج سے اتر کر وہ واپس اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔

”اب گرےٹ فائٹر اس مقابلے کا انعام پچاس لاکھ روپے وصول کریں گے۔..... جو زف نے ایک بار پھر مائیک پر اعلان کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک سفید رنگ کا لفافہ نکالا اور پھر جو انا تالیوں کی گونج میں آگے بڑھا اور اس نے جو زف سے وہ لفافہ لے لیا۔

بے شمار فوٹو گرافرز کی فلشیں نے ہال میں واقعی چکا چوند پیدا کر دی تھی اور اس کے ساتھ ہی فنکشن کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا اور لوگ اٹھ کر ڈاننگ ہال کی طرف بڑھنے لگے اور ہر ایک کی زبان پر جو انا کی قوت اور طاقت کے ہی جڑے تھے۔

”اس سارے ڈرامے کا آخر مقصد کیا تھا“..... تنویر نے فنکشن کے اختتام کا اعلان ہوتے ہی انتہائی بیزار سے لہجے میں کہا۔ پوری سیکرٹ سروس ہال کی ایک سائیڈ پر اپنے لئے مخصوص کرسیوں پر بیٹھی ہوتی تھی۔ اس فنکشن میں شرکت کا ان کے چیف ایکسٹرنل ان کے لئے خصوصی طور پر انتظام کیا تھا اور ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کہ انہوں نے وہاں ہال میں عمران، مانیک، جو زف اور جو انا سے کسی قسم کی آشنائی کا اظہار نہیں کرنا بلکہ عام متاشائیوں کی طرح فنکشن کو دیکھنا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ سارے فنکشن کے دوران وہ سب واقعی عام متاشائیوں کی طرح بیٹھے رہے تھے۔ تنویر مسلسل بیزاری کا اظہار کرتا رہا تھا۔ لیکن باقی ساتھی دلچسپی سے اس سارے فنکشن کو دیکھتے رہے

تھے۔

"کوئی نہ کوئی مقصد بہر حال ضرور ہوگا"..... صفدر نے جواب دیا۔ اسی لمحے ایک ویٹر تیزی سے جویا کے پاس پہنچ گیا۔

"کیا آپ کا نام مس جویا نافٹروائر ہے"..... ویٹر نے اہتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں"..... جویا نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی چونک کر ویٹر کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"آپ کا فون ہے"..... ویٹر نے ایک طرف علیحدہ بنے ہوئے فون روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جویا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے فون روم کی طرف بڑھ گئی۔

"یس جویا بول رہی ہوں"..... جویا نے سائیڈ پر علیحدہ رکھے ہوئے رسیور کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جویا۔ ڈکسی کے ساتھ جو غیر ملکی لڑکی ہے اس کی نگرانی تم نے صفدر کے ساتھ مل کر کرنی ہے ڈکسی کی نگرانی پر صدیقی اور کیپٹن شکیل کو لگا دو اور نعمانی خاور اور تنویر کو کہہ دو کہ وہ رانا ہاؤس کی نگرانی کریں"..... دوسری طرف سے چیف نے اپنا نام لئے بغیر ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"..... جویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی شروع نہیں ہوا لیکن اس کا امکان بہر حال پیدا ہو گیا ہے۔"

تم سب نے صرف نگرانی کرنی ہے۔ کسی قسم کی مداخلت کی اجازت نہیں ہوگی"..... دوسری طرف سے چیف نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تو اصل بات سامنے آ ہی گئی"..... جویا نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا اور پھر فون روم کا دروازہ کھول کر باہر اپنے ساتھیوں کے پاس آگئی جو اس کے انتظار میں کھڑے تھے۔

"کس کا فون تھا"..... تنویر نے پوچھا۔

"چیف کا"..... جویا نے کہا اور پھر اس نے چیف کی ہدایات اپنے ساتھیوں کو پہنچا دیں۔

"میرا اندازہ درست نکلا کہ اس ڈرامے کا کوئی نہ کوئی مقصد بہر حال تھا"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"استمالیہ جو ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں کھانا کھانے کی بجائے باہر اپنی کاروں میں پہنچ جانا چاہیے۔ کیونکہ ڈکسی اور اس کی ساتھی لڑکی کسی بھی وقت ہوشل چھوڑ سکتے ہیں"..... جویا نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات سر ہلا دیے۔

"لیکن رانا ہاؤس کی نگرانی کا حکم کیوں دیا گیا ہے"..... تنویر نے کہا۔

”میرا خیال ہے یہ نگرانی مقابلے کے بعد ہونے والی کسی امکانی فیصلے کی وجہ سے دی گئی ہوگی“..... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ سب باتیں کرتے ہوئے ڈائنگ ہال کی طرف جانے کی بجائے واپس مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے سچو ہان ان کے درمیان موجود نہ تھا کیونکہ اس کی طبیعت ٹھیک نہ تھی اس لئے وہ فنکشن میں نہ آیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد صفدر اور جولیا کار میں بیٹھے ہوٹل کے کپاونڈ گیٹ سے نکلے اور صفدر نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا کار کو سڑک کر اس کے دوسری طرف پارک کر دیا تاکہ وہ گیٹ پر نظریں رکھ سکیں اور جس طرف ان کے مطلوبہ فرد کی کار جانے وہ اس کا تعاقب بھی آسانی سے کر سکیں۔

”یہ علیحدہ علیحدہ نگرانی کے حکم سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ ڈکسی اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی علیحدہ علیحدہ رہتے ہوں گے۔ لیکن اگر چیف کو ان کے متعلق اتنی تفصیلات کا علم تھا تو پھر واقعی عمران کو اس سارے ڈرامے کی کیا ضرورت تھی“..... جولیا نے کہا۔

”عمران بے حد گہرا آدمی ہے مس جولیا۔ اس کا ذہن جو کچھ سوچتا ہے وہ ہمارے تصور میں بھی نہیں آ سکتا جہاں تک میں سمجھا ہوں عمران نے یہ سارا فنکشن کرایا ہی ڈکسی کو سامنے لانے کے لئے ہے۔“ صفدر نے کہا۔

”لیکن پھر چیف تو یہاں موجود نہ تھا اسے ڈکسی کے بارے کس نے بتایا ہوگا“..... جولیا نے کہا۔

مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی صفدر نے کاریجھے لگا دی اور مناسب فاصلہ دے کر اس کار کا تعاقب کرتا رہا سرخ کار کا رخ دارالحکومت کی طرف تھا اور پھر واقعی مسلسل تعاقب کرنے کے بعد وہ سرخ کار کے پیچھے دارالحکومت پہنچ گئے۔

”ان کے اگلے ہونے کا تو مطلب ہے کہ دوسرے ساتھی بھی ہمارے ساتھ ہی ہوں گے۔“ جولیانے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

سرخ کار دارالحکومت کی مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے ہوٹل انٹرنیشنل کے گیٹ پر رکی اور دوسرے لمحے وہ لڑکی کار سے اتری اور پیدل چلتی ہوئی ہوٹل کے اندر داخل ہو گئی۔ وہ لڑکی کی کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ صفدر نے اپنی کار کیسٹاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے جانے سے پہلے اس نے اسے ایک لمحے کے لئے روکا۔ جولیانے اتری اور اس لڑکی کے پیچھے پیدل چلتی ہوئی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ صفدر کار پارکنگ کی طرف لے گیا جب وہ کار پارکنگ میں چھوڑ کر ہوٹل کی طرف آیا تو جولیانے گیٹ سے باہر آ رہی تھی۔

”اس کا نام مارتھیا ہے اور وہ دوسری منزل کے کمرہ نمبر چھتیس میں رہائش پذیر ہے۔ کاغذات کی رو سے سیاح ہے۔“ جولیانے صفدر کے قریب آنے پر کہا۔

”اوہ۔ اتنی جلدی اس قدر تفصیلی معلومات کیسے حاصل ہو گئیں؟“

صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”میں یہاں اکثر کھانا کھاتی ہوں اس لئے ایک واقف ویٹرس مجھے مل گئی اور اس نے سب کچھ بتا دیا اس کی ڈیوٹی دوسری منزل پر ہے۔“ جولیانے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”اب اس کمرے کی نگرانی کرنی ہوگی یا ہمیں نیچے رکتا ہوگا۔“ جولیانے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہم بھی دوسری منزل پر کوئی کمرہ بک کر الیں اس طرح نگرانی میں آسانی ہو جائے گی۔“ صفدر نے کہا اور جولیانے سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد جولیانے اپنے نام سے دوسری منزل پر کمرہ نمبر اڑتالیس بک کر لیا اور وہ دونوں لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گئے اب شاید یہ اتفاق تھا کہ ان کا کمرہ اس لڑکی مارتھیا کے کمرے کے بالکل مقابل تھا۔ مارتھیا کے کمرے کے دروازے کے ساتھ نیم پلیٹ پر اس کا نام بھی درج تھا۔ جولیانے کمرہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی صفدر اس کے پیچھے تھا۔

”میرا خیال ہے ابھی یہ مارتھیا خاصی تھکی ہوئی ہوگی اس لئے دوچار گھنٹوں تک اس کے باہر آنے کے امکانات موجود نہیں ہیں۔“ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جولیانے اثبات میں سر ہلادیا۔

”پھر اس دوران کیوں نہ ڈانٹنگ ہال میں جا کر کھانا کھالیا جائے۔“ جولیانے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا اور صفدر نے اس کی تائید

تیزی سے فون روم کی طرف بڑھ گئی۔ صفدر کا ونٹر کے قریب ہی کھڑا رہا۔ پھر جب تک جو لیا واپس آئی پولیس بھی وہاں پہنچ گئی۔

"میں نے چیف کو اطلاع کر دی ہے اور چیف نے کہا ہے کہ ہم اس کے سامان کی تلاشی لیں۔" جولیانے کہا اور صفدر نے سر ملادیا پولیس اوپر جا چکی تھی۔ پھر جو لیا اور صفدر بھی اوپر پہنچ گئے لیکن انہیں راہداری میں ہی روک دیا گیا۔

"سپیشل پولیس۔" صفدر نے اس پولیس کانسٹیبل سے کہا تو وہ بے اختیار پیچھے ہٹ گیا اور صفدر اور جو لیا آگے بڑھ گئے۔

مارتھیا کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور ایک پولیس انسپکٹر دو سپاہیوں کے ساتھ اندر موجود تھا۔ ایک سپاہی دروازے پر کھڑا تھا۔

"سپیشل پولیس۔" صفدر نے اس کے قریب جا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے سپیشل پولیس کا سرکاری کارڈ نکال کر اسے دکھایا۔ ایکسٹو کی ہدایت کے مطابق وہ سب اپنے پاس ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے سپیشل پولیس کا سرکاری کارڈ رکھتے تھے۔

"آپ۔" پولیس انسپکٹر نے صفدر اور جو لیا کو کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"سپیشل پولیس۔" صفدر نے ہاتھ میں موجود کارڈ انسپکٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ مگر آپ اس قدر جلدی یہاں کیسے پہنچ گئے۔" پولیس

کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ نیچے ڈائننگ ہال میں پہنچ چکے تھے کھانا کھانے اور اس کے بعد چائے کا ایک ایک کپ پینے کے بعد وہ اٹھے اور ڈائننگ ہال سے نکل کر مین ہال میں داخل ہوئے ہی تھے تاکہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ سکیں۔..... کہ اچانک سروس لفٹ سے نکل کر ایک ویٹرس بدحواسی کے عالم میں دوڑتی ہوئی کاونٹر کی طرف بڑھی۔

"اسے کیا ہوا ہے۔ یہ تو وہی مری واقف ویٹرس ہے۔"..... جو لیا نے حیران ہو کر کہا اسی لمحے کاونٹر کے قریب کھڑے دو تین سپروائزر بوکھلائے ہوئے انداز میں سروس لفٹ کی طرف دوڑ پڑے جبکہ کاونٹر پر موجود چار لڑکیاں بھی بدحواسی نظر آ رہی تھیں۔

"کیا ہوا ہے مارگریٹ۔"..... جولیانے اس ویٹرس کے قریب جا کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مس جو لیا وہ۔ مارتھیا کو کسی نے اس کے کمرے میں قتل کر دیا ہے۔ اس کی لاش پڑی ہوئی ہے وہاں۔"..... ویٹرس نے حواس باختہ لہجے میں کہا۔ تو جو لیا اور صفدر دونوں بری طرح چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری ہیڈ۔"..... جولیانے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ ہمارے کھانا کھانے کے دوران ہوا ہے۔".....

صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے چیف کو فوری رپورٹ دینی ہوگی۔"..... جولیانے کہا اور

انسپکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم اس لڑکی کی نگرانی کر رہے تھے۔ سامنے والا کمرہ ہم نے بک کر لیا ہوا تھا۔ یہ لڑکی شام نگر کے ہوٹل کا نگار کے سالانہ فنکشن میں شریک تھی اور ہم وہاں سے اسے چیک کرتے ہوئے یہاں تک آئے ہیں ہمیں یہاں پہنچے ہوئے صرف پون گھنٹہ ہوا ہے۔ یہ اپنے کمرے تھی اور ہم کھانا کھانے نیچے ڈاسٹنگ ہال میں گئے اور کھانا کھا کر ہم ہال میں پہنچے کہ ہمیں اس قتل کی اطلاع ملی ہے.....“ صفدر نے اپنی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں اس کی لاش بتا رہی ہے کہ اسے قتل ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری ہے۔ لیکن اب کیا یہ کیس سپیشل پولیس ہاتھ میں لے گی یا۔“ پولیس انسپکٹر نے کہا۔

”نہیں ہم قتل کیس نہیں لیا کرتے یہ کام آپ نے کرنا ہے۔ ہم تو صرف اس کے سامان کی تلاشی لیں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے۔“ صفدر نے کہا۔

”ٹھیک ہے جناب آپ تلاشی لے لیں۔ میں ایمبولینس اور فنگر پرنٹس ماہرین کو کال کر لوں۔ ہمارا اتھانہ ہوٹل کے ساتھ ہی ہے اس لئے فون ملتے ہی ہم یہاں پہنچ گئے تھے.....“ پولیس انسپکٹر نے کہا اور میز پر رکھے فون کی طرف بڑھنے لگا۔

”آپ اسے استعمال نہ کریں ہو سکتا ہے اس پر قاتل کے فنگر پرنٹس مل جائیں۔ نیچے ہال سے فون کر لیں.....“ صفدر نے کہا اور

پولیس انسپکٹر سر ملاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا اور صفدر مسکرا دیا۔ کیونکہ اس کا مقصد ہی اسے تلاشی کے دوران کمرے سے باہر بھیجنا تھا۔ مارتھیا کو گولی دل میں ماری گئی تھی اور اس کی لاش کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ قاتل کا نشانہ اس قدر سچا تھا کہ اس نے ایک ہی گولی چلائی اور وہ سیدھی دل میں اتر گئی مارتھیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جس سے صفدر سمجھ گیا کہ قاتل اس کا جاننے والا تھا۔ صفدر اور جوہانے الماری میں موجود اس کے سامان کی تلاشی یعنی شروع کر دی اور پھر بیگ کے ایک خفیہ خانے میں موجود ایک چھوٹا سا کارڈ دیکھ کر صفدر چونک پڑا کارڈ سفید رنگ کا تھا اس کے درمیان خطرے کا نشان یعنی ایک انسانی کھوپڑی اور اس کے گرد دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں۔ نیچے انگریزی حروف آر۔ ایس۔ ٹی۔ ایس لکھے ہوئے تھے۔ صفدر نے کارڈ جیب میں ڈال لیا۔ اس کارڈ کے علاوہ سامان میں سے اور کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جسے توجہ کے قابل سمجھا جاتا چنانچہ پولیس انسپکٹر کے واپس آتے ہی وہ واپس چل دیئے۔

”یہ آر۔ ایس۔ ٹی۔ ایس کیا ہوگا.....“ جوہانے ہوٹل سے باہر نکلے ہوئے کہا۔ اس نے کلائنر پر کمرہ چھوڑنے کا حکم دیا تھا چونکہ ہوٹل میں اس بات کی کوئی اہمیت نہ ہوتی تھی کہ کمرہ کس وقت بک ہوا ہے اور کس وقت خالی کر دیا گیا ہے اس لئے کسی نے اس طرف توجہ نہ کی تھی۔ کہ ایک روز کے لئے بک کر لیا گیا کمرہ دو گھنٹوں میں کیوں خالی کر دیا گیا ہے۔ ویسے نیچے ہال میں سکون تھا۔ ظاہر ہے ہوٹل

انتظامیہ ایسے معاملات میں بے حد محتاط رہتی تھی۔ اس لئے انہوں نے مارتھیا کے قتل کی خبر نیچے ہال تک پہنچنے ہی نہ دی تھی۔

”ان حروف کا کیا مطلب ہو سکتا ہے“..... جو لیانے مین گیٹ سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”کیا کہا جاسکتا ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے“..... صفدر نے جواب دیا اور جو لیانے اثبات سر ملادیا تھوڑی دیر بعد ان کی کار ہوٹل کپاونڈ سے نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تاکہ چیف کو یہ کار وہنچایا جاسکے۔

سیاہ رنگ کی کار دیران پہاڑی علاقے میں واقع سڑک پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی بلندی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ آدمی ات کا وقت تھا لیکن آسمان پر موجود پورے چاند کی تیز روشنی ہر طرف میللی ہوئی تھی اور اس چاندنی میں سربفلک پہاڑوں کا منظر انتہائی حسین نظر آ رہا تھا۔ لیکن کار میں موجود ایک عورت اور ایک مرد کے ہڈوں پر شدید ترین تشویش کے تاثرات نمایاں تھے مرد لمبے قد اور پھر رے بدن کا تھا۔ جبکہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی عورت خاصی فرہ ندام تھی۔

مرد کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا اور اس کا چہرہ پہلا اور لمبا تھا۔ لیکن چہرے پر سختی کا عنصر قدرتی طور پر نظر آ رہا تھا۔ الٹے ساتھ بیٹھی

ہوئی قربہ اندام عورت کا چہرہ بھاری تھا اور اس کے چہرے پر صرف تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

”آخر چیف نے ریڈ کال کیوں دی ہوگی مادام ٹاں.....“
ڈرائیور نے ساتھ بیٹھی ہوئی خاتون سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ظاہر ہے کوئی اہم بات ہوئی ہوگی.....“ خاتون نے جواب دیا اور ڈرائیور نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ کار سڑک پر دوڑتی ہوئی کافی بلندی پر پہنچی اور پھر نیچے دوڑ ایک پہاڑی پر انہیں ایک پختہ سے مکان کا ہیولہ نظر آنے لگ گیا اور پھر ڈرائیور نے کار ایک سائیڈ روڈ پر موڑی اور اب وہ نیچے اتر رہے تھے۔ لیکن کار کی رفتار اسی طرح تیز تھی۔ کار کی رفتار اور ڈرائیور کا انداز بتا رہا تھا۔ کہ وہ ان سڑکوں اور علاقوں سے اچھی طرح مانوس ہے اب مکان تیزی سے قریب آتا چلا جا رہا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا محل نما مکان تھا۔ جس میں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے مکان صدیوں سے ویران اور بے آباد پڑا ہوا ہو۔ اس کا بڑا قدیم دور کا لکڑی کا پھانگ بند تھا۔ ڈرائیور نے کار پھانگ کے سامنے جا کر روکی تو مادام ٹاں نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک مائیک باہر نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا این وادیا۔

”ٹاں اور پال حاضر ہیں چیف.....“ عورت نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر بٹن آف کر کے اس نے مائیک کو واپس ڈیش بورڈ کے نیچے رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد پھانگ خود بخود بغیر کوئی آواز نکالے کھلتا چلا گیا اور پال نے کار آگے بڑھا دی۔

سامنے وسیع و عریض صحن تھا اور اصل عمارت کافی دور نظر آرہی تھی۔ جس کے سامنے ایک چوڑا سا برآمدہ تھا۔ پال نے کار برآمدے کے سامنے لے جا کر روکی اور وہ دونوں نیچے اتر کر برآمدے کی طرف بڑھ گئے آگے آگے وہ عورت تھی اور اس کے پیچھے پال۔ درمیانی راہداری سے گزر کر وہ ایک کمرے کے بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئے۔ پوری عمارت پر مکمل خاموشی تھی اور وہ دونوں اس ویران اور تاریک عمارت میں روصیں ہی نظر آ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور ان دونوں نے کمرے کے اندر گھپ اندھیرے میں قدم بڑھا دیئے۔ ان دونوں کا انداز میکانیکی تھا..... پانچ قدم چلنے کے بعد وہ رک گئے اور اسی لمحے انہیں اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی ہلکی سی سربراہٹ سنائی دی اور پھر چٹ کی آواز کے ساتھ ہی کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ چنانک تیز روشنی ہونے کی وجہ سے چند لمحوں تک تو انہیں کچھ نظر نہ آیا لیکن پھر آہستہ آہستہ ان کی بینائی کام کرنے لگی۔

کمرے میں قدیم دور کا فرنیچر موجود تھا۔ لیکن وہ بالکل صاف حالت میں تھا۔ ایک طرف ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے اونچی نشست کی ایک ریو الونگ کرسی پر ایک لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم رسیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔ سر کے بال برف کی طرف سفید تھے۔ لیکن ہرے سے وہ ادھیر عمر ہی نظر آ رہا تھا..... آنکھیں بڑی بڑی اور چمکدار تھیں۔

”بھئی مادام ٹاں.....“ اس ادھیر عمر آدمی نے کرخت لہجے میں

ہمارا مقصد چونکہ لسٹ حاصل کرنا تھا..... اس لئے میں نے سپیشل سیکش کو ہدایات دی تھیں کہ وہ ڈکسی اور مارتھیا دونوں کی نگرانی کریں اور اگر مارتھیا لسٹ حاصل کر لے تو ان کا کام مارتھیا کو ڈکسی سے بچانا ہوگا اور اگر ڈکسی یہ لسٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر انہوں نے فوری طور پر ایشن میں آکر ڈکسی سے یہ لسٹ حاصل کرنی ہوگی۔ چونکہ کرائن کی بیماری کی مسلسل اطلاعات مل رہی ہیں۔ اس لئے یقیناً ابھی تک وہ تاتار ڈیگز کے خبر سے ملاقات نہ کر سکا ہوگا۔

اس دوران ایک اور چکر چل گیا وہاں کے ایک ہوٹل میں کسی گریٹ فائر کے ساتھ فنکشن کا اعلان ہوا اور تم جانتی ہو کہ ڈکسی اس فیلڈ میں جنون کی حد تک مبتلا ہے سہناپہ ڈکسی وہاں پہنچ گیا اور پھر مارتھیا کو بھی شاید اس فنکشن کی پبلسٹی پسند آگئی چنانچہ وہ بھی اس فنکشن میں پہنچی اور وہاں ڈکسی اور مارتھیا کی ملاقات ہو گئی۔ دونوں چونکہ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو ملے اور پھر وہ دونوں ایک ہی ٹیبل پر بیٹھ گئے۔ ڈکسی کے ساتھ اس کا اسسٹنٹ جیری بھی تھا۔ وہاں مقابلے کا اعلان ہوا تو ڈکسی اپنی فطرت کے مطابق اس مقابلے میں کود پڑا۔ وہاں اس نے کسی گریٹ فائر سے مقابلہ کیا اور ہمیں یہ سن کر حیرت ہو گئی کہ وہ اس مقابلے میں ناکام ہو گیا اس کے بعد فنکشن ختم ہو گیا اور ڈکسی اور مارتھیا دونوں ایک ہی کار میں واپس دارالحکومت پہنچے اس دوران

کہا اور وہ عورت اور مرد سائیڈ پر موجود صوفے پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

”پاکیشیا میں جہاں سیکشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے مادام ٹاں“..... اس اوجیز عمر آدی نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا اور مادام ٹاں کا سنا ہوا چہرہ یکثرت زرد پڑ گیا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرائے جب کہ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے پال نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔

”وہ کیسے چیف“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مادام ٹاں کی آواز نکلی۔

”تم نے کرائن کے خاتمے کے لئے مارتھیا کو بھیجا تھا۔ لیکن وہاں ایکریمین ایجنٹ ڈکسی بھی پہنچا ہوا تھا۔ ڈکسی اور مارتھیا دونوں مل گئے۔ کیونکہ تم جانتی ہو کہ مارتھیا اور ڈکسی کافی عرصہ اکٹھے بھی کام کرتے رہے ہیں ڈکسی کا تعلق ایکریمیا کی جس پہنسی سے ہے اس کا دائرہ کار ہی اہم ترین دستاویزات کا حصول ہے اور ڈکسی کو اسی سفارت خانے کے گرد بھی منزل لاتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ڈکسی بھی اس لسٹ کے لئے وہاں پہنچا ہوا تھا۔ جو کہ کرائن کے ذریعے مارتھیا نے حاصل کرنی تھی۔ مجھے جب ڈکسی کی وہاں موجودگی کے بارے میں اطلاع ملی تو میں چونک پڑا اور میں نے خصوصی طور پر سپیشل سیکشن کو وہاں بھجوا دیا تاکہ وہ ڈکسی کی نگرانی کرے۔

یہ احکامات دیئے ہیں۔ کیا یہ کوئی خاص آدمی ہے..... مادام ٹراس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”تو جہار کیا خیال ہے۔ مارتھیا جیسی ایجنٹ کے قتل کا حکم میں کسی عام آدمی کی وجہ سے دے سکتا ہوں۔ یہ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی انتہائی طاقتور اور فعال سیکرٹ سروس ہے جس کے محبر العقول کارناموں کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔ روسیہ جب متحدہ اور سپر پاور تھا۔ تب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور اب جب کہ روسیہ مختلف ریاستوں میں تقسیم ہو گیا ہے اور صرف چند علاقوں میں روسیہ فیڈریشن باقی رہ گئی ہے۔ یہ سیکرٹ سروس تو اب قیامت ڈھا سکتی ہے۔ ایکریمیا جیسی سپر پاور کی تمام انتہائی طاقتور اور خفیہ ایجنسیاں اس سے خوف کھاتی ہیں۔ ڈکسی اور مارتھیا کی اس طرح منظم نگرانی اور اس ہوٹل میں ڈکسی کا اپنے آپ کو ظاہر کرنا اور علی عمران کا وہاں موجود ہونا۔ یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے اور ڈکسی کے اس مشن کی سن گل من گئی ہوگی اور اگر مارتھیا اور ڈکسی کو فوری طور پر قتل نہ کر دیا جاتا تو نگرانی کے چند گھنٹوں بعد میں ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یقیناً اس بات کا علم ہو جاتا کہ ہمارا اصل مشن کیا ہے اور اس کے بعد اس مشن کے مکمل ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا.....“ چیف نے کہا۔

سپیشل گروپ نے ان کا تعاقب ہوتا چکی کر لیا۔ دو کاریں علیحدہ علیحدہ ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔ یہ چونکہ بالکل نئی بات تھی اس لئے سپیشل گروپ نے مجھے فوری اطلاع دی میں نے جب ان سے مقابلے کی تفصیلات معلوم کیں تو ایک نام سامنے آتے ہی میں چونک پڑا..... یہ نام تھا علی عمران کا۔ جو اس گریٹ فاسٹر کار پر موٹر بنا ہوا تھا۔ اس کا نام سامنے آتے ہی میں نے اس کے حلیے کی تفصیلات پوچھیں اور جو حلیہ بتایا گیا اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہ وہی علی عمران ہے جس کا خدشہ میرے ذہن میں ابھرا تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایکشن گروپ کو مارتھیا کے فوری قتل کے احکامات دے دیئے اور ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کر دی کہ نگرانی کرنے والوں کی نظروں سے بچ کر یہ کام کیا جائے اور چونکہ مارتھیا کے قتل کے بعد ڈکسی میدان میں اکیلہ رہ گیا تھا اور وہ کرائے سے لست حاصل کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے ڈکسی اور اس کے اسسٹنٹ کے بھی فوری طور پر قتل کے احکامات ساتھ ہی جاری کر دیئے اور اس کے لئے بھی میری ہدایت یہی تھی کہ اس کا قتل اس طرح کیا جائے کہ نگرانی کرنے والوں کے علاوہ وہاں موجود مقامی ایکریمین ایجنٹوں کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان کا قتل کس نے کیا ہے اور مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ میرے احکامات پر فوری طور پر عمل درآمد کر دیا گیا ہے.....“ چیف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مگر چیف یہ علی عمران کون ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نے

علحدہ ہو کر آزاد ہو جاتا۔ ان سب خدشات کے پیش نظر مجھے مجبوراً یہ اقدام کرنا پڑا ہے۔..... چیف نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
 "یس چیف۔ لیکن اب آئندہ کے لئے کیا احکامات ہیں کیا یہ مشن اب سپیشل گروپ سرانجام دے گا؟..... مادام ٹاں نے کہا۔

"نہیں۔ سپیشل گروپ صرف قتل و غارت اور تباہی کے لئے ٹرینڈ کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کے بس میں سیکرٹ کنجمنٹ نہیں ہے۔ اس لئے مشن تو بہر حال جہارے سیکشن نے ہی سرانجام دینا ہے۔ میں نے تمہیں فوری طور پر اس لئے کال کیا ہے کہ تم اپنے سیکشن کا دوسرا ایجنٹ مار تھیا کی جگہ مجھ کو دینا لیکن اسے پوری طرح بریف کر دینا تاکہ وہ اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہر صورت میں بچ کر کام کرے۔..... چیف نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں چیف تو پھر میں خود پال کے ساتھ اس مشن پر پاکیشیا جلی جاؤں۔..... مادام ٹاں نے کہا۔

"یہ فیصلہ کرنا تمہارا اپنا کام ہے۔ تم اتھانی غیر جز باقی اور سمجھدار ایجنٹ ہو۔ اس لئے اگر تم اس مشن کو مکمل کرو تو مجھے خوشی ہوگی۔ لیکن یہ سوچ کر جانا کہ اگر تم اس علی عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ آ گئیں تو پھر پورے تاتار سیکشن کا بھی خاتمہ ہو سکتا ہے۔..... چیف نے کہا۔

"لیکن ایک بات کی سمجھ مجھے ابھی تک نہیں آئی کہ پاکیشیا کا تاتار ڈیگز سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ یا انہیں تاتار سیکشن سے کیا دشمنی ہو

"مگر چیف۔ مار تھیا تو پہلی بار پاکیشیا گئی ہے اس سے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس واقف ہی نہیں ہو سکتی۔..... مادام ٹاں نے اس بار ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے مار تھیا کی اس طرح ہلاکت پر شدید جذبہ باقی دھچکا پہنچا ہے۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن ڈکسی ایکریمیا کا ایسا ایجنٹ ہے جو اپنی فیلڈ میں خاصا مشہور ہے اور مار تھیا نے حماقت یہ کی کہ اسی ہونٹ میں ڈکسی سے مل گئی اگر وہ ڈکسی سے علیحدہ رہتی تو یقیناً ہمارے لئے اتھانی فائدہ مند بات رہتی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈکسی کے پیچھے لگی رہتی اور مار تھیا اپنا مشن کامیابی سے مکمل کر کے واپس آ جاتی لیکن ڈکسی کے ساتھ مل بیٹھنے میں وہ مشکوک ہو گئی اور اس لئے اس کی نگرانی بھی کی جا رہی تھی۔..... چیف نے کہا تو مادام ٹاں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یس چیف۔ آپ کے احکامات درست اور بروقت ہیں۔..... مادام ٹاں نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے مادام ٹاں کہ مار تھیا جہارے سیکشن کی اتھانی ذہین اور فعال ایجنٹ تھی اور تمہیں اس کی موت پر صدمہ پہنچا ہوگا۔ لیکن کیا تم یہ برداشت کر سکتیں کہ نہ صرف جہار اس قدر اہم مشن ختم ہو جاتا بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تاتارستان میں بھی روسیہ فیڈریشن کے خلاف کام شروع کر دیتی اور پھر اس کا نتیجہ جاتی ہو کیا نکلتا کہ تاتارستان جیسا اہم ترین علاقہ یقینی طور پر روسیہ فیڈریشن سے

سکتی ہے جب کہ یہ ہمارا یعنی روسیہ فیڈریشن کا اندرونی معاملہ ہے۔
..... مادام ٹران نے کہا۔

”تمہیں پاکیشیا اور وہاں کے عوام کے متعلق تفصیلی علم نہیں ہے
روسیہ میں جو مسلم ریاستیں شامل ہیں جب تک روسیہ سرپاور تھا یہ
مسلم ریاستیں روسیہ کا حصہ تھیں اور مسلم ممالک ان سے رابطہ نہ
کر سکتے تھے۔ لیکن جب سے روسیہ کے ٹکڑے ہوئے ہیں اور مسلم
ریاستوں نے آزادی کا اعلان کر دیا ہے پاکیشیا اور اس کے عوام کا ان
ریاستوں سے انتہائی قریبی جذباتی تعلق قائم ہو گیا ہے اور پاکیشیائی
حکومت کی یہ پرزور کوشش ہے کہ ان نو آزاد مسلم ریاستوں کے
ساتھ مل کر ایک عظیم مسلم بلاک قائم کر لیا جائے۔ جس میں پاکیشیا
کے ساتھ دوسرے اسلامی ممالک بھی شامل ہو جائیں گے اور اس
طرح مسلم بلاک ایک سرپاور کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آجائے گا
جب کہ روسیہ فیڈریشن، انگریزیا اور دوسرے بڑے غیر مسلم ممالک
ایسا نہیں چاہتے۔ اس لئے عالمی جیمانے پر اس وقت اس بارے میں
شدید رسہ کشی جاری ہے اب جہاں تک تاتارستان ریاست کا تعلق
ہے تو ابھی تک یہ ریاست روسیہ فیڈریشن میں شامل ہے۔ لیکن وہاں
خفیہ طور پر ایسی تنظیم قائم ہو گئی ہے۔ جو تاتار ڈیگز کہلاتی ہے۔
تاتار ڈیگز کا مقصد تاتارستان کو روسیہ فیڈریشن سے آزادی دلا کر
دوسری مسلم روسیائی ریاستوں کے ساتھ شامل کرنا ہے اور تم جانتی
ہو کہ تاتارستان کے علیحدہ ہونے پر روسیہ فیڈریشن قطعی طور پر

مفلوج ہو کر رہ جائے گی۔ کیونکہ تاتارستان تیل اور دوسری معدنیات
سے مالا مال ہے۔ اس کا رقبہ بھی وسیع ہے اور روسیہ فیڈریشن کی
اصل قوت کا انحصار بھی اب تاتارستان پر ہے اور سب سے زیادہ اہم
بات یہ ہے کہ اگر تاتارستان آزاد ہو جاتا ہے تو پھر باقی مسلم ریاستوں
کا پاکیشیا کے ساتھ بلاک بنانے کے امکانات بے حد روشن ہو جائیں
گے۔ کیونکہ تاتارستان کی آزادی کے ساتھ ہی دوسری مسلم ریاستوں
کو پاکیشیا اور دوسرے مسلم ممالک کے ساتھ ملنے اور آزادانہ رابطوں
کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ گو اس وقت تاتارستان پارلیمنٹ میں
اکثریت غیر مسلم ارکان کی ہے لیکن تاتار ڈیگز مسلسل یہ کوشش کر
رہے ہیں کہ مسلم ارکان کے ساتھ غیر مسلم ارکان بھی آزادی کی قرار
داد میں مسلم ارکان کا ساتھ دیں اور یہ اطلاعات مسلسل مل رہی ہیں
کہ ان کی یہ کوششیں کامیاب ہوتی جا رہی ہیں۔ لیکن باوجود ہماری
کوششوں کے ان غیر مسلم ارکان کا پتہ نہیں چل رہا جو تاتار ڈیگز کے
ساتھ مل گئے ہیں۔

کرائن گو روسیائی سفارت خانے میں سیکنڈ سیکرٹری ہے لیکن اس
کا خفیہ رابطہ تاتار ڈیگز سے ہو چکا ہے اور اسے ان غیر مسلم ارکان کی
لسٹ ملنے والی ہے۔ جو تاتار ڈیگز کے ساتھ مل کر آزادی کی تحریک
کے حق میں ووٹ ڈالیں گے۔ اس اطلاع کے ملنے پر روسیہ فیڈریشن
کے اعلیٰ حکام نے روسیہ سیکورٹی کے ذمہ یہ مشن لگایا ہے کہ کرائن
سے یہ لسٹ حاصل کی جائے اور پھر کرائن سے تاتار ڈیگز کے

کرے۔ اب اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے تاتار سیکشن کے اس مشن کا علم ہو گیا کہ تم نے کرائن سے وہ اہم لسٹ حاصل کرنی ہے تو پھر تم خود ہی سوچ سکتی ہو کہ وہ فوری طور پر حرکت میں آجائیں گے اور اس کے بعد نہ کرائن ہمارے ہاتھ آسکے گا اور نہ لسٹ۔ اس طرح ہماری پلاننگ ہی یکسر فیل ہو کر رہ جائے گی....." چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ چیف۔ کہ آپ نے اس قدر تفصیل سے سارا پس منظر مجھے بتا دیا ہے....." مادام ٹاں نے کہا تو چیف مسکرا دیا۔ "مجھے معلوم ہے کہ مارتھیا جہاری بھتیجی ٹمھی اور تمہیں اس کے قتل سے شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں یہ ساری تفصیل بتائی ہے۔ تاکہ تمہیں اندازہ ہو سکے کہ اگر مارتھیا کو فوری طور پر قتل نہ کیا جاتا تو روسیہ اور تاتارستان کا کس قدر نقصان ہو سکتا تھا....." چیف نے کہا۔

"نیں چیف....." اب مجھے ہر بات کا پوری طرح علم ہو گیا ہے۔ اب میں مطمئن ہوں اور چیف چونکہ یہ مشن میرے سیکشن کا ہے اس لئے کرائن سے لسٹ بھی میں خود جا کر حاصل کروں گی اور اس سے تاتار ڈیگز کے بارے میں ساری معلومات بھی حاصل کروں گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی کانوں کان خبر بھی نہ ہوگی اور ہم اپنا مشن مکمل کر لیں گے....." مادام ٹاں نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

ہیڈ کوارٹر اور ان کے سرکردہ لیڈروں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے پہلے تاتار ڈیگز کا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر عین موقع پر ان غیر مسلم ارکان کو اغوا کر لیا جائے جو خفیہ طور پر تاتار ڈیگز سے ملے ہوئے ہیں اور ان کی جگہ ان کے میک اپ میں اپنے آدمی بھیجے جائیں جو پارلیمنٹ کے اجلاس میں آزادی کی تحریک کے خلاف ووٹ دیں گے اس طرح تاتارستان کے آزاد ہو جانے کا خطرہ ٹل جائے گا اور اس کے بعد پارلیمنٹ کے تمام مسلم اور غیر مسلم باغی ارکان کو روسیہ سیکورٹی ایک ایک کر کے ختم کر دے گی اور ان کی جگہ ایسے ارکان کو منتخب کر لیا جائے گا۔ جو مستقل طور پر روسیہ فیڈریشن کے حامی ہوں گے۔ اس طرح اس خطرے کا ہمیشہ کے لئے سدباب کر دیا جائے گا اور پارلیمنٹ کے اجلاس کے بعد تاتارستان کی موجودہ حکومت کو بھی معزول کر کے اس کی جگہ روسیہ فیڈریشن کی حامی حکومت کو لے آیا جائے گا۔

ان احکامات کی وجہ سے میں خود وہاں آیا ہوں اور میں نے جہارے تاتار سیکشن کے ذمہ یہ مشن لگایا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہمیں کیا خطرہ ہے تو ہمیں اطلاعات مل چکی ہیں کہ تاتار ڈیگز پاکیشیا حکومت کے ساتھ خفیہ روابط قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ انہیں بھی یقیناً روسیہ سیکورٹی کے ان کے خلاف کام کرنے کا علم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے تحفظ کے لئے روسیہ سیکورٹی کے خلاف کام

”مجھے جہادری صلاحیتوں کا علم ہے اس لئے میری طرف سے اجازت ہے۔ اب تم جا سکتی ہو“..... چیف نے کہا اور مادام ٹاں اور اس کا ساتھی پال اٹھ کھڑے ہوئے اور تیزی سے مرکز دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچے چٹ کی آواز کے ساتھ ہی روشنی غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ دروازہ کھلنے کی سرسراہٹ سنائی دی اور وہ دونوں فوری طور پر روشنی نکل ہو جانے کی وجہ سے اندھوں کی طرح ٹٹولتے ہوئے آگے بڑھے اور دروازہ کراس کر کے راہداری میں آگئے اچانک روشنی چلے جانے سے انہیں واقعی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی بنیادی چلی گئی ہو۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہوتی چلی گئیں اور پھر انہیں راہداری نظر آنے لگ گئی اور مادام ٹاں باہر راہداری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

”مادام۔ اس قدر احتیاط کی کیا ضرورت ہے کہ باہر روشنی کی ایک کرن بھی نہ جائے ان پہاڑیوں پر کون ہے جو اسے چمک کرے گا“..... مادام کے پیچھے چلتے ہوئے پال نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”تاتار ڈیگز کے آدمی پورے تاتارستان میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے چیف محتاط ہے“..... مادام ٹاں نے مختصر سا جواب دیا اور پال خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس ویران سے محل نما مکان سے نکل کر ایک بار پھر پہاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

”آپ کی ساری محنت بے کار چلی گئی عمران صاحب“..... بلیک رونے سلنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو ہاتھ میں بے کار ڈپکڑے بیٹھا اسے غور سے دیکھنے میں مصروف تھا۔

”محنت کبھی بے کار نہیں جاتی بلیک زیرو۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن مار رکھنا“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”محاورہ تاتویہ بات درست ہے عمران صاحب لیکن اب دیکھئے آپ ہڈی کو سلنے لانے کے لئے اس سالانہ فنکشن پر کس قدر محنت کی نا جیسے ہی ڈکسی سلنے آیا۔ اسے ہلاک کر دیا گیا اور قاتلوں کا بھی نہیں چل سکا اب اس کا کیا پھل ملا ہے“..... بلیک زیرو نے اپنی نپراصرار کرتے ہوئے کہا۔

”یہ کارڈ جو صفدر مار تھیا کے سامان سے لایا ہے۔ یہ انتہائی اہم کارڈ ہے اس کارڈ کو دیکھنے کے بعد مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ قدرت نے مجھے میری بخت کا پھل میری توقع سے بھی زیادہ دے دیا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب..... اس کارڈ میں کیا ہے کیا آپ جانتے ہیں یہ کس کا نشان ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ یہ ایکریمیا کی کسی مجرم تنظیم کا نشان ہوگا اور آپ بہتر جانتے ہیں کہ ایکریمیا میں مجرم تنظیمیں حشرات الارض کی طرح پھیلی ہوئی ہیں“..... بلیک زرو نے چونک کر کہا۔

”تم یہ بات اس لئے کہہ رہے ہو کہ مار تھیا ایکریمین تھی اور ڈکسی بھی ایکریمین ایجنٹ ہے اور ایکریمیا سے ہمیں ڈکسی کے کسی خاص مشن پر یہاں آنے کی اطلاعات ملی تھیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں ظاہر ہے یہ دونوں ایکریمین تھے۔ ویسے ڈکسی تو ایکریمیا کا سرکاری ایجنٹ تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ مار تھیا بھی سرکاری ایجنٹ ہو اور یہ نشان مجرم تنظیم کا نہ ہی کسی سرکاری تنظیم کا ہو“..... بلیک زرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈکسی واقعی سرکاری ایجنٹ ہے اور تم جانتے ہو کہ ڈکسی میک اپ کا بھی ماہر ہے اور بہترین رنگ ماسٹر بھی ہے بحیثیت فائزر بھی اس کی شہرت ہے۔ اس لئے جیسے ہی مجھے یہ اطلاع ملی کہ ڈکسی کسی خاص مشن پر یہاں پہنچا ہوا ہے۔ تو ڈکسی کو سامنے لانے کا ایک ہی نفسیاتی

لریقہ تھا کہ کسی ایسے فنکشن کا اہتمام کیا جائے جس کا تعلق فائز سے وچتا نیچے میں سے ہو مل کا لنگر کے سالانہ فنکشن سے فائدہ اٹھایا اور ایسا نظام کر لیا کہ جو نا کو بطور گریٹ فائزر متعارف کرایا جائے چٹانچہ س کی زبردست پہلٹی بھی کی گئی اس لئے مجھے یقین تھا کہ ڈکسی اپنی نفاذ طبع کی وجہ سے جس میک اپ میں بھی ہوگا بہر حال یہ فنکشن رور انڈ کرے گا اور وہی ہوا بھی ہے۔ ڈکسی سامنے آگیا اور وہ احمق پنی اصل شکل و صورت میں سامنے آیا تھا۔ شاید اسے یہ خیال بھی نہ ملا کہ ہمیں اس کی سہاں آمد کی اطلاع مل چکی ہوگی اور چونکہ وہ پہلی بار ماں آیا تھا۔ اس لئے اس کا خیال ہوگا کہ اسے سہاں کون پہچانتا ہے۔

ن وہاں موجود جوزف کو میں اس کا حلیہ بتا چکا تھا۔ اس لئے جوزف نے مجھے اس کے وہاں پہنچنے کی اطلاع کر دی تھی اور جوزف نے ہی مجھے یا تھا کہ ایک ایکریمین لڑکی کے ساتھ اس کی گیٹ پر اچانک ملاقات ٹی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران رہ گئے تھے اور پھر دس نے اپنی سیٹوں میں رو بدل کر آکر اکٹھی سیٹیں الاٹ کرائی ہیں۔ اس اطلاع کے ملنے تک میرا پروگرام صرف فنکشن کی حد تک محدود تھا۔ لیکن اس اطلاع کے ملنے کے بعد میں نے پروگرام تبدیل دیا اور خود پروموٹر کے طور پر جو انا کے ساتھ گیا اور وہاں میں نے سٹ اور بھاری انعام کا اعلان کر دیا۔ میرا مقصد یہی تھا کہ ڈکسی لازماً اقدر بھاری انعام کے لالچ میں آگے آئے گا پھر میں اس کی تحریر اور نفاذ حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے ایکریمیا بھجوا کر یہ چیک کرا سکوں

کہ یہ واقعی وہی ڈکسی ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ ڈکسی نے اپنے میک اپ میں کسی اور کو آگے کر دیا ہو اور خود وہ پس منظر میں ہو۔ فائنٹ سے بھی اس کی جینٹل ہو جانی تھی اور پھر تجھے یقین تھا کہ جو انا اسے بے کار کر دے گا۔ میں نے جو انا کو بریف کر دیا تھا کہ وہ اس کے دونوں ہاتھ اور گھٹنے اس طرح بے کار کرے کہ وہ شکست بھی کھا جائے اور اسے دوبارہ درست بھی کیا جاسکے۔ اس سے بھی میں دو فائدے اٹھانا چاہتا تھا۔ ایک تو یہ کہ اس پر جو انا کی طاقت اور مہارت کا پوری طرح رعب بیٹھ جائے اس طرح وہ لازماً دوبارہ جو انا سے ملنے کی کوشش کرے گا اور ہو سکتا ہے اس کے آدمی جو انا کا تعاقب کریں اور یہ معلوم کریں کہ جو انا رانا ہاؤس میں رہتا ہے اور وہ رانا ہاؤس پہنچ جائے اور دوسرا یہ کہ میں اسے ٹھیک کر کے اس پر احسان کر دوں اور بعد ازاں اس سے دوستی کر کے اس سے اس کا اصل مشن معلوم کر سکوں کیونکہ ہمیں اس کے مشن کا علم نہ تھا اور ڈکسی جس پائے کا ایجنٹ تھا اس سے اصل مشن معلوم کرنا انتہائی مشکل تھا اور اگر زبردستی کی بھی جاتی تو لازماً اسے ہلاک کر دیا جاتا اور میں نے جس طرح سوچا تھا۔ اسی طرح ہوا۔ جوزف کی اس اطلاع پر کہ ایک لڑکی کو ڈکسی سے اچانک ملاقات ہوئی تھی میں نے تمہیں کہہ دیا تھا کہ تم اس لڑکی کی نگرانی کے لئے علیحدہ آدمی لگا دو اور چونکہ فنکشن ختم ہونے کے بعد وہ لڑکی مار تھیا اور ڈکسی جیسے ہی دارالحکومت پہنچے انہیں پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا اور اب تک باوجود کوشش کے ان کے قاتلوں

تہ نہیں چل سکا۔ اس لئے تم یہ بات کہہ رہے ہو کہ میری ساری محنت بے کار گئی ہے..... عمران نے بات ختم کر کے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ اس لڑکی کے سامان سے یہ کارڈ ملا ہے جبکہ ڈکسی کے سامان سے کچھ بھی نہیں مل سکا اور نہ ہی اس کا کوئی ساتھی سامنے آیا ہے۔ اس لئے اب یہ کیسے معلوم ہو گا کہ ڈکسی کس مشن پر آیا تھا اور دوسری بات یہ کہ لازماً اس مشن پر اب ڈکسی کی جگہ کسی اور ایجنٹ کو بھیجا جائے گا اور یہ ضروری نہیں کہ ہمیں اس کے متعلق بھی اطلاع مل سکے کیونکہ ہمارے فارن ایجنٹ کو بھی ڈکسی کے پاکیشیا آنے کی اطلاع اتفاقی ملی تھی.....“ بلیک زرو نے کہا۔

”لیکن مار تھیا کا یہ کارڈ بتا رہا ہے کہ مار تھیا کا تعلق ایکریمیا سے نہیں بلکہ روسیہ سے تھا.....“ عمران نے کہا تو بلیک زرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”روسیہ سے۔ وہ کیسے۔ کیا کارڈ پر لکھا ہوا ہے.....“ بلیک زرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

”لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ چھپا ہوا ہے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا مطلب یہی تھا لیکن کہاں۔ میں نے تو بغور اس کارڈ کو دیکھا ہے۔ تجھے تو کہیں روسیہ کا نام نظر نہیں آیا۔ کیا نشان کے نیچے لکھے ہوئے حروف آر۔ ایس۔ بی۔ ایس سے آپ نے یہ اندازہ لگایا ہے۔“

کوشش کر رہی ہے کیونکہ اگر تاتارستان روسیہ فیڈریشن سے علیحدہ ہو جائے تو روسیہ فیڈریشن کی بقا ہی خطرے میں پڑ جائے گی اور اس کام میں ایکرمیا بھی روسیہ فیڈریشن کی پوری پوری مدد کر رہا ہے۔ کیونکہ ایکرمیا نہیں چاہتا کہ روسیہ سے آزادی حاصل کرنے والی مسلم ریاستیں ہمسایہ اسلامی ممالک سے مل کر اسلامی بلاک بنا سکیں خاص طور پر پاکیشیا سے ان کے رابطے گہرے نہ ہو سکیں۔ لیکن اگر تاتارستان علیحدہ ہو جاتا ہے تو پھر ان مسلم ریاستوں کو نہ صرف بے حد تقویت مل جائے گی بلکہ تاتارستان کے ذریعے ان کے رابطے تقریباً ہر ہمسایہ اسلامی ملک سے ہو جائیں گے اور تاتارستان کو اس وقت مسلم ریاست نہیں کہلائی جاسکتی لیکن اس کے علیحدہ ہونے کے بعد یہ حدشہ بہر حال موجود رہے گا کہ روسیہ فیڈریشن کے علاقوں سے مسلم آبادی وہاں شفٹ ہو جائے گی کیونکہ تاتارستان کا نہ صرف رقبہ بے حد وسیع و عریض ہے بلکہ یہ ریاست معدنیات اور تیل کی دولت سے بھی مالا مال ہے اور معاشی طور پر روسیہ فیڈریشن کا تمام تر دارومدار بھی تاتارستان پر ہی ہے اس لئے مسلم آبادی وہاں روزگار کی خاطر شفٹ ہو سکتی ہے اس طرح یہ ریاست بھی مسلم اکثریت کی ریاست بن سکتی ہے۔..... عمران نے کسی ماہر سیاسی لیڈر کی طرح تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے کہ آپ کو سیاسی حالات کا اس قدر گہرا شعور و ادراک حاصل ہے لیکن ان ساری باتوں سے اس کا رد کیا کیا تعلق“..... بلیک

بلیک زبرو نے کہا۔
 ”تم نے اس کا وائٹ مارک دیکھا تھا۔ جو اس کا رد کے اندر بننا ہوا ہے“
 عمران نے پوچھا۔
 ”جی ہاں میں نے روشنی میں کر کے اس کا وائٹ مارک چمک کیا تھا۔ لیکن وائٹ مارک میں تو ایک آدمی تیر کمان سے نشانہ لے رہا ہے اور پس منظر میں نوکیلی پہاڑی چوئیاں نظر آ رہی ہیں“..... بلیک زبرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ نشان روسیہ کی ریاست تاتارستان کا سرکاری نشان ہے ایک بات۔ دوسری یہ کہ روسیہ اب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے اور اس کی مسلم ریاستیں آزاد ہو چکی ہیں۔ ان ریاستوں سے ہٹ کر باقی روسیہ علاقے کی جو فیڈریشن بنی ہے اس کا نام اب روسیہ فیڈریشن نہیں ہے اور تاتارستان اس فیڈریشن میں شامل ہے۔ کیونکہ تاتارستان میں مسلم اکثریت نہیں ہے۔ بلکہ اقلیت میں ہے لیکن مسلم افراد وہاں کے اعلیٰ ترین سرکاری عہدوں پر فائز ہیں اور جنہیں معلوم ہے کہ روسیہ کی مین سرکاری ایجنسی جس کا نام کے۔ جی۔ بی۔ ٹی تھا۔ روسیہ کے خاتمے اور روسیہ فیڈریشن کے قیام کے بعد اس کا نیا نام روسیہ سیکورٹی رکھا گیا ہے اور اگر تم باقاعدگی سے عالمی اخبارات کا مطالعہ کرتے رہے ہو تو تم نے یہ خبریں ضرور پڑھی ہوں گی کہ تاتارستان میں بھی ایک خفیہ تحریک روسیہ فیڈریشن سے علیحدہ ہونے کے لئے چل رہی ہے اور روسیہ فیڈریشن اس تحریک کو پوری قوت سے کچلنے کی

زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

میرا یہ تجزیہ مکمل طور پر غلط بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک اور بات جس کا تجھیں ابھی علم نہیں ہو سکا۔ دراصل اسی بات نے مجھے اس کارڈ پر لکھے ہوئے ان حروف کا تجزیہ اس انداز میں کرنے پر مائل کیا ہے اور وہ بات یہ ہے کہ مارتھیا کے کاغذات جعلی ثابت ہوئے ہیں اس کی تصدیق اکیرمیسا سے ہو گئی ہے۔ میں نے یہ کام سرپینڈنٹ فیاض کے ذمہ لگایا تھا اور اس نے سرکاری طور پر ان کاغذات کو ایکریمن سفارت خانے کے ذریعے چیک کرایا ہے ان کاغذات کی وجہ سے ہم اسے ایکریمن سمجھ رہے تھے۔ جبکہ وہ روسیای بھی ہو سکتی ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے زور زور سے اثبات میں سرملانا شروع کر دیا۔

"اس بات کے سامنے آنے کے بعد آپ کا تجزیہ سو فیصد درست ہے کہ ڈکسی تو ایکریمن ایجنٹ ہے جب کہ مارتھیا روسیای ایجنٹ ہے لیکن پھر یہ دونوں ایک دوسرے سے اس قدر واقف کیوں تھے کہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہی حیران رہ گئے۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ مارتھیا یا جو بھی اس کا اصل نام ہو چلے کے۔ جی۔ بی کی ایجنٹ ہو اور اس حیثیت سے اکیرمیسا میں کام کرتی رہی ہو اور وہاں ڈکسی سے اس کی واقفیت ہو گئی ہو۔ سو باتیں سوچی جاسکتی ہیں۔..... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ یہ کارڈ مارتھیا کا نہ ہو بلکہ اس نے اسے کسی روسیای ایجنٹ سے حاصل کیا ہو۔..... بلیک

"اس کارڈ کا وائرمارک تاتارستان کے سرکاری نشان پر مشتمل ہے اور سرکاری نشان صرف اس کاغذ یا کارڈ پر بنایا جاتا ہے جسے سرکاری طور پر استعمال کیا جائے۔ عام کاغذوں یا کارڈ پر سرکاری نشان بنانے کی کہیں بھی اجازت نہیں ہوتی اس لئے اس وائرمارک کی وجہ سے یہ بات تو طے ہو گئی کہ یہ کارڈ تاتارستان کے کسی سرکاری ادارے کا کارڈ ہے اب نیچے موجود حروف پر اس پس منظر میں غور کیا جائے تو پہلے دو حروف سے آر۔ ایس سے یقیناً روسیہ سیکورٹی کے الفاظ سوچے جاسکتے ہیں اور آخری دو حروف ٹی۔ ایس کے پہلے حرف سے تاتارستان بن سکتا ہے باقی رہا ایس تو اس حرف سے سیکشن بھی بن سکتا ہے اور سر بھی اور مزید کوئی لفظ بھی۔ لیکن ہم اسے سیکشن سمجھ لیتے ہیں تو ان حروف کا مطلب ہو اور روسیہ سیکورٹی تاتارستان سیکشن۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے ساتھ ساتھ تحسین کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے۔

"حیرت انگیز عمران صاحب۔ آپ کا ذہن واقعی اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر بنایا ہے میرا خیال ہے آپ کے علاوہ اور کوئی بھی اس انداز میں اس کارڈ کے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا۔..... بلیک زیرو نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو ذہن دیا ہے۔ بات صرف اس کے استعمال کی اور ذہن میں موجود نالج کے استعمال کی ہوتی ہے بہر حال

زیر نے کہا اور اس بار عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”ہاں بالکل ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے مارتھیا کی تصویر اور اس کارڈ کی فوٹو خصوصی طور پر روسیہ میں اپنے فارن ایجنٹ کو بھجوا دی ہے۔ تاکہ وہ اس بارے میں پڑتال کر کے اطلاع دے اور پچھلے چار گھنٹوں سے میری دانش منزل میں موجودگی اس فارن ایجنٹ کی طرف سے جواب کے سلسلے میں ہی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھالیا۔

”ایکسٹنڈ..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سر۔ یونو کوف بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے آواز سنائی

دی۔

”ییس۔ کیا رپورٹ ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”سر۔ یہ تصویر روسیہ کی سیکورٹی کی انتہائی فعال اور ذہین ایجنٹ مارتھیا کی ہے اور اس کی خدمات طویل عرصے کے لئے میڈ کو اثر سے روسیہ کی ریاست تاتارستان میں روسیہ کی سیکورٹی کے سیکشن کے حوالے کر دی گئی تھیں۔ کیونکہ تاتارستان سیکشن کی انچارج اس کی حقیقی چچی مادام ٹراں ہے۔ جو انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ تھی جاتی ہے اور سریہ کارڈ تاتارستان سیکشن کا مخصوص کارڈ ہے اور سریہ اطلاع بھی ملی ہے کہ روسیہ سیکورٹی کا چیف کرنل تحائف بھی

تاتارستان کے خفیہ دورے پر گیا ہوا ہے اور کافی عرصے سے وہیں ہے۔ سرائتہائی شدید محنت اور کوشش کے بعد یہی معلومات مل سکی ہیں۔“..... یونو کوف نے کہا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رہینگئی۔

”گڈ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے یونو کوف۔ یہ انتہائی اہم معلومات ہیں۔ اب تم نے ایک اور پوائنٹ پر خاص طور پر معلومات حاصل کرنی ہیں اور وہ یہ کہ تاتارستان میں چیف کس مشن پر گیا ہے اور تاتارستان سیکشن ایسے کس مشن پر کام کر رہا ہے کہ اسے مارتھیا کو پاکیشیا بھیجنا پڑا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”پاکیشیا میں اور مارتھیا۔“..... مگر کتاب مارتھیا تو طویل عرصے سے تاتارستان سیکشن سے منسلک ہو چکی ہے۔“..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”مارتھیا کو یہاں ایک ہوٹل میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک ایکریمن ایجنٹ ڈکسی بھی تھا۔ ڈکسی اور اس کے ساتھی کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مارتھیا کے سامان سے یہ کارڈ نکلا ہے اور جو تصویر تمہیں بھجوائی گئی ہے۔ وہ مارتھیا کے اس پاسپورٹ سے حاصل کی گئی ہے جو اس نے پاکیشیا آنے کے لئے استعمال کیا تھا اور یہ پاسپورٹ ایکریمن تھا۔ ان سب باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مارتھیا یا روسیہ سیکورٹی کا تاتارستان سیکشن پاکیشیا میں کسی اہم مشن پر کام کر رہا ہے اور تم نے اب ہر صورت میں اس

مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔"..... عمران نے اتھانی سر دلچے میں پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سر۔ میں اس پر کان شروع کر دیتا ہوں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا تجزیہ واقعی درست رہا ہے۔"..... بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔۔۔۔ اصل بات جب تک سامنے نہیں آئے گی صورت حال پوری طرح واضح نہیں ہو سکتی۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ تاتارستان میں کوئی ایسی کچھدی پک رہی ہے۔ میں پاکیشید بھی کسی نہ کسی انداز میں لوٹ ہے مجھے سر سلطان سے بات کرنی ہوگی۔"..... عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی۔ ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ۔"..... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"خارجہ کا مطلب کہیں خارج از فراسٹ تو نہیں ہوتا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ دوسرے مطلب تو واقعی یہی ہونا چاہیے لیکن سر سلطان صاحب خارجہ سیکرٹری ہونے کے باوجود ان۔ ہیں۔"..... دوسری طرف سے پی۔ اے نے عمران کی آواز پہچان کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔۔۔۔۔ نہ بولڈ ہوتے ہیں۔ نہ کچھ اور۔ نہ ایل۔ بی۔ ڈبلیو ایسے وکٹ پر جے ہیں کہ نجانے کتنے سال گزر گئے ہیں ان۔ ہی نظر آتے ہیں اور مسلسل پھلے پر پھلے لگائے چلے جا رہے ہیں۔"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پی۔ اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب کوئی خاص گری ہوگا ان کے پاس۔" پی۔ اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے گر کیا ہے۔ بڑی آسان سی بات ہے۔ جتنی چوڑی وکنیں ہوں اتنا چوڑا سیٹ بنوایا جائے اللہ اللہ خیر صلا۔"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس بار دوسری طرف سے پی۔ اے نے اتنی زور کا قہقہہ مارا کہ عمران نے بے اختیار رسیور کان سے دور ہٹا لیا۔

"پلیز بات کریں عمران صاحب۔"..... دوسری طرف سے پی۔ اے نے ہنستے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد رسیور پر سر سلطان کی باوقار آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے عمران بیٹے۔ خیریت ہے۔"..... سر سلطان کے لہجے میں ہلکی سی تشویش تھی۔

"میرے پاس تو نہیں ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ آج کل مفلسی کا دور دورہ ہے۔ بلکہ دور کم اور دورہ زیادہ ہے۔ آغا سلیمان پاشا تو اب زبانی نوٹس دے دے کر تحریری نوٹس دینے اور مقدمہ بازی پر متل گیا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کسی دن آپ کو میری ضمانت کے لئے کسی ریکوری تحصیلدار کی حوالات تک قدم رنجہ کرنا پڑے لیکن سنا ہے کہ

مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”دیکھیں سر سلطان۔ رحمن تو اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اس لئے یہ نام اس مفرد انداز میں کسی انسان کا نہیں ہو سکتا۔ انسان تو رحمن کا ”عبد“ یعنی بندہ ہی ہو سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ واقعی۔ اوہ دیری سوری۔ واقعی آج تک یہ بات میرے ذہن میں ہی نہیں آئی لیکن تم بھی تو پہلے انہیں اسی نام سے ہی پکارتے تھے“..... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

”نادانستہ غلطیاں اللہ تعالیٰ صحاف فرما دیتا ہے۔ وہ بڑا بخور الرحیم ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے ہم سب سے اتنی بڑی غلطی اتنے طویل عرصے تک ہوتی رہی ہے۔ ہر حال سر عبد الرحمن سے تو بات ہو سکتی ہے“..... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گلتا ہے آپ کو دوبارہ اسکول میں داخل کرانا پڑے گا۔ مفلسی کے معنی جانتے ہیں آپ“..... عمران نے کہا۔

”اب کوئی نئی بات کرنے لگے ہو۔ کون نہیں جانتا کہ مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس دولت نہ ہو“..... سر سلطان نے حیران ہو کر کہا۔

”جی نہیں۔ اسے قلاش۔ غریب، کنگال۔ محتاج۔ سب کچھ کہا جا سکتا ہے مگر مفلس نہیں کیونکہ ایک بہت بڑے بزرگ کا قول ہے کہ مفلس وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو اور سب سے بڑے اور سب سے

اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھالیا۔

”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں عمران سے بات کراؤ“..... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

”عمران بچہ چارہ کیا بات کرے۔ ویسے سچ کہتے ہیں کہ مفلس آدمی کی لوگ بات تک سننے کے روادار نہیں ہوتے۔ واقعی مفلسی ہے ہی بری چیز“..... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں مگر انتہائی درد بھری آواز میں کہا۔

”ایک تو یہ مفلسی جہاں ایچھا نہیں چھوڑتی میں سر رحمان سے آج ہی بات کرتا ہوں کہ وہ اپنی جائیداد جہارے نام منتقل کرا دیں۔ تاکہ کم از کم جہاری اس مفلسی سے توجہ بچھا چھوٹ جائے“..... سر سلطان نے کہا۔

”سر رحمان وہ کون بزرگ ہیں جنہوں نے اس قدر غلط نام رکھ لیا ہے اپنا“..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تو اب اپنے والد کا بھی خیال نہ کرو گے“..... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”میرے والد۔ مگر میرے ڈیڈی کا نام تو سر عبد الرحمن ہے“..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اصل نام تو واقعی یہی ہے مگر“..... سر سلطان کی

ایک عام سے شہری کی بات بھی پوری نہ سن سکیں تو پچارے عام شہری کو خود ہی خون کے گھونٹ پی کر خاموش ہو جانا چاہیے۔.....
عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

”یہ بات تو درست ہے کہ میں واقعی انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں لیکن میرا خیال تھا کہ میرے فون رکھ دینے پر تم دوبارہ فون کرو گے۔ لیکن جب تم نے فون نہ کیا تو مجبوراً مجھے خود ہی فون کرنا پڑا۔ میں نے پہلے تمہارے فلیٹ پر فون کیا اور جب وہاں تم نہ ملے تو پھر دانش منزل فون کیا..... اب تم جب تک اصل بات نہ کرو گے۔ مجھ سے کہاں کام ہو سکے گا“..... سر سلطان نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

”ارے ارے۔ اس قدر خلوص اور اس زمانے میں۔ بہر حال بے حد شکریہ۔ دلیے اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں مفلس نہیں رہا اصل بات یہ ہے کہ روسیہ فیڈریشن میں شامل ریاست تاتارستان کے کچھ پختوں کے بارے میں اطلاعات ملی ہیں کہ وہ یہاں پاکیشیا میں سرگرم ہیں۔ لیکن مجھے یہ کچھ نہیں آرہی کہ تاتارستان والوں کا پاکیشیا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”بظاہر تو واقعی کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ ہی ہمارا براہ راست اس ریاست سے کوئی رابطہ ہے اور نہ کوئی سلسلہ“..... سر سلطان نے کہا۔

”دلیے..... میں نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ تاتارستان میں کوئی

مہترم بزرگ کا قول جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ مفلس وہ نہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو۔ بلکہ مفلس وہ ہے۔ جس کے نامہ اعمال میں نیکیاں کم ہوں“..... عمران نے جواب دیا۔
”واقعی سچ ہے یہ سب کچھ میں تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن میں نے تم سے خیریت تو پوچھی تھی۔ تم نے اگلے مفلسی کا رونا رونا شروع کر دیا تھا“..... سر سلطان نے کہا۔

”میں نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ جو کچھ آپ پوچھ رہے ہیں وہ میرے پاس نہیں ہے۔ میرا مطلب ہے خیریت نہیں ہے اور آپ اتنا تو جانتے ہی ہوں گے کہ خیریت اور خیرات ایک ہی لفظ خیر سے بنے ہیں۔ خیرات کا معنی نیکیاں۔ بھلائیاں ہیں اور خیریت کا معنی بھی نیکی، بھلائی ہی ہے۔ چنانچہ خیریت نہ ہونے کا مطلب یہی ہوا کہ آدمی مفلس ہے اس کے پاس نیکیوں کا ذخیرہ کم ہے“..... عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

”توبہ۔ نہ جانے تم کون سے اسکول میں پڑھتے رہے ہو۔ لفظوں کے ایسے ایسے معنی بتاتے ہو کہ آدمی کا ذہن چکر اجاتا ہے۔ اچھا جناب مفلس صاحب اب بتا بھی دو کہ فون کیوں کیا تھا“..... سر سلطان نے انتہائی ہتھکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مگر آپ تو ضروری کام میں مصروف تھے اس لئے آپ نے میری پوری بات سننے بغیر فون رکھ دیا تھا۔ میں تو اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ آپ جیسے بڑے آفیسر جب اس قدر ضروری کام میں مصروف ہوں کہ

دانستہ ایسے رکھ لئے جاتے ہیں کہ حکومت ایسی تحریک کو غیر سیاسی اور مجرم تنظیم سمجھ کر نظر انداز کر دے۔ بہر حال وہ ایجنٹ یونو کو ف شاید کوئی بات بتا سکے۔..... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”صدیقی بول رہا ہوں سر“..... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ صدیقی کا ایکسٹو کو براہ راست ٹیلی فون کرنا ایک نئی بات تھی۔ وہ لوگ اس سلسلے میں جو لیا سے رابطہ اختیار کرتے تھے۔

”یس“..... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

”سر“ میں شاداب پور سے بول رہا ہوں میں نے فائزر ڈکسی کے ایک قاتل کا سراغ لگایا ہے۔ وہ اکیمری ہے اور شاداب پور کی ایک کوٹھی میں رہ رہا ہے۔ میں نے مس جولیا کو فون کیا تھا۔ لیکن وہاں رابطہ نہیں ہو سکا اس لئے براہ راست فون کر رہا ہوں“..... دوسری طرف سے صدیقی نے ہنچکاتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

”تفصیل بتاؤ“..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

”سر“..... ڈکسی کو جس ہوٹل میں گولی ماری گئی تھی وہاں کے ایک سوئیر نے قاتل کو دیکھ لیا تھا۔ لیکن وہ چمپ گیا تھا اور پھر اس

ایسی خفیہ تحریک چل رہی ہے۔ جو تاتارستان کو روسیہ فیڈریشن سے علیحدہ کر کے آزاد ریاست بنانا چاہتی ہے۔ اس بارے میں آپ کے پاس کوئی معلومات ہیں؟..... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ ہاں۔ ایسی تحریک کے بارے میں اطلاعات وزارت خارجہ کو مل رہی ہیں۔ لیکن یہ تحریک اگر خفیہ نہیں ہے تو بہر حال اس کے کوئی واضح حدود حال ابھی تک سامنے نہیں آسکے کہ کون لوگ یہ تحریک چلا رہے ہیں۔ ان کے اصل مقاصد کیا ہیں اور اس تحریک کو وہاں کیا پذیرائی مل رہی ہے البتہ ایک بار یہ اطلاع ملی تھی کہ اس تحریک کا نام تاتار ڈیگیرز ہے۔ اس نام سے بھی اس تحریک کے بارے میں کوئی واضح بات سامنے نہیں آسکتی کیونکہ ڈیگیر تو خیر کو کہتے ہیں“..... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے ویسے اگر اس بارے میں آپ کے پاس کوئی اطلاع پہنچے تو آپ براہ کرم مجھے ضرور بتادیں“..... عمران نے کہا۔

”میں خیال رکھوں گا“..... سر سلطان نے کہا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”تاتار ڈیگیرز۔ نام تو خاصا خطرناک سا ہے“..... عمران نے کہا۔

”نام سے تو کوئی مجرم تنظیم لگتی ہے“..... بلیک زیرو نے جواب

دیا۔

”ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ لیکن بعض اوقات ایسی تحریکیں بھی

نے خوف کی وجہ سے پولیس کو بھی کچھ نہ بتاتا تھا۔ لیکن اس سوئپر نے کئی دنوں بعد اپنی بڑائی کے اظہار کے طور پر اس بات کا ذکر ایک ویزر سے کر دیا۔ یہ ویزر میرا جاننے والا تھا اور میں نے اسے کہہ رکھا تھا کہ اگر کسی وقت اسے اس قتل کے بارے میں کوئی معمولی سی اطلاع بھی ملے تو وہ مجھے ضرور بتائے۔ میں نے اس سے بھاری انعام کا وعدہ کیا تھا چنانچہ میں آج جب اس ہوٹل گیا تو اس ویزر نے مجھے سوئپر کی دی ہوئی اطلاع کے بارے میں بتایا۔..... میں اس سوئپر سے ملا۔ پہلے تو اس نے صاف انکار کر دیا لیکن پھر بھاری رقم لینے کے بعد اس نے بتایا کہ وہ ساتھ والے کمرے کی صفائی کر رہا تھا کہ اس نے ڈکسی کے کمرے سے ہلکی سی چیخ اور کسی کے گرنے کی آواز سنی۔ وہ معلوم کرنے کے لئے دروازے کی طرف بڑھا اس نے ابھی دروازہ تھوڑا سا ہی کھولا تھا کہ اس نے ایک غیر ملکی کو تیز قدم اٹھاتے دروازے کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا اس آدمی کے چہرے پر اس وقت اسے بے پناہ سفاکی نظر آئی تو وہ ٹھٹک کر رک گیا اور جب وہ آدمی لغت میں سوار ہو گیا تو وہ کمرے سے نکلا اور ساتھ والے کمرے میں گیا تو وہاں ڈکسی مرا پڑا تھا اور اس کے سینے سے ابھی تک خون نکل رہا تھا۔ قتل کے خوف کی وجہ سے سوئپر نے قتل کی اطلاع بھی نہ دی اور خاموشی سے نیچے آگیا۔ لیکن اس کو چونکہ بے پناہ خوف محسوس ہو رہا تھا۔ اس لئے وہ ہوٹل کے ہال میں آنے کی بجائے ہوٹل سے باہر آگیا اور پھر اس نے ایک سیاہ رنگ کی کار میں اس غیر ملکی کو بیٹھے دیکھا۔ وہ غیر ملکی کار میں اکیلا تھا اور کار ہوٹل

کیاؤنڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی..... اب یہ اتفاق تھا کہ سوئپر نے اس کار کو پہچان لیا کیونکہ وہ کار ایک کمپنی کی ملکیت تھی جو کاریں طویل عرصے کے لئے کرائے پر دیتی ہے۔ اس کمپنی کا مخصوص نشان اس نے نمبر پلیٹ پر دیکھ لیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ خوف زدہ تھا اور سوئپر تھا اس لئے بس اس نے استہابی دیکھا تھا۔ ویسے اسے یقین تھا کہ اس نے قتل کے ایک لمحے بعد اسی غیر ملکی کو جاتے ہوئے دیکھا تھا اور اس کے چہرے پر ایسا تاثر دیکھا تھا کہ اسے یقین تھا کہ مسٹر ڈکسی کا قاتل وہی ہے۔ اس اطلاع ملنے پر میں نے اس سے کمپنی کا نام معلوم کیا کار کا رنگ، ماڈل وغیرہ پوچھا کیونکہ سوئپر کاروں والی ایک کمپنی میں ملازمت کرتا رہا تھا اس لئے اسے کاروں کے ماڈلوں کا علم تھا۔ لیکن چونکہ وہ ان بڑھ تھا اس لئے وہ نمبر نہ پڑھ سکتا تھا۔ البتہ اس نے کمپنی کا مخصوص نشان دیکھ لیا تھا اور پہچان لیا تھا۔ اس غیر ملکی کا حلیہ بھی میں نے اس سے پوچھ لیا اور پھر میں نے اس کمپنی کے ایک آدمی کو انعام دے کر اس سے معلومات حاصل کر لیں ان معلومات کے مطابق یہ کار شاداب پوری کو ٹھی نمبر تیس میں رہنے والے ایک غیر ملکی جس کا نام ڈکسن بتایا گیا تھا۔ اس نے کرائے پر حاصل کی تھی اور یہ کار اس روز کمپنی کو واپس کر دی گئی تھی جس روز ڈکسی کا قتل ہوا تھا اور اس کی جگہ دوسری چھوٹی کار حاصل کی گئی تھی۔ یہ وہی تھا..... چنانچہ میں شاداب پور پہنچا اور پھر میں نے کوٹھی نمبر تیس میں رہنے والے اس غیر ملکی کو پہچان لیا۔ اس کا حلیہ بالکل وہی تھا۔ جو سوئپر نے بتایا تھا۔ وہ

مسلسل بجتی رہی تو نوجوان کے خراٹے آہستہ ہوتے چلے گئے اور چند لمحوں بعد وہ نوجوان بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملیں اس کے جسم پر عام ساجت لباس تھا۔ ٹرانسمیٹر سے سینی کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ نوجوان تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبایا تو سینی کی آواز اس طرح بند ہو گئی جیسے گھڑی کے الارم والا بٹن آف ہو جانے سے الارم بجنا بند ہو جاتا ہے۔ نوجوان اٹھ کر کھڑا ہوا اور دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے زور لگا کر دہانے پر رکھے ہوئے پتھر کو ایک طرف دھکیلا اور پھر غار سے باہر آگیا۔ ابھر دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور وہ اس وقت دواوخی پہاڑیوں کے درمیان واقع ایک چھوٹی سی وادی میں کھڑا ہوا تھا۔ نوجوان باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پھر اس کی نظریں دور پہاڑی کی چوٹی پر جم گئیں..... جہاں اسے ایک آدمی نظر آ رہا تھا۔ لیکن فاصلہ اور بلندی کافی ہونے کی وجہ سے وہ آدمی بونا سا لگ رہا تھا۔

”ماکل کیوں واپس آ رہا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“ نوجوان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ بونا سا آدمی اب اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا اور پھر کافی دیر بعد وہ اسے ایک بار پھر نظر آیا لیکن اس وقت وہ اپنے پورے قد میں تھا۔ وہ پہاڑی کے پچھلے حصے کی کسی دراڑ سے نکل کر اس طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ اس کے جسم پر شکاریوں جیسا لباس تھا اور کاندھے پر اس نے ایک دور مار رائفل اٹھا رکھی تھی۔ سر پر

یہ ایک پہاڑی غار تھا جو خاصا وسیع تھا۔ غار کے اندر مندے کی قسم کا کوئی کپڑا زمین پر بٹھا ہوا تھا اور اس مندے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی نہ صرف لیٹا ہوا تھا بلکہ گہری نیند سو رہا تھا۔ اس کے خراٹوں سے غار گونج رہا تھا۔ غار کے ایک کونے میں کھانے پینے کے سامان کے بند ڈبے پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ہی ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر بھی تھا۔ ایک طرف ایسے باکسز موجود تھے جو اسلحہ سنور کرنے کے کام آتے تھے۔ یہ آدمی غار میں اکیلا تھا۔ غار کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند تھا اور غار کے اندر بالکی سی تاریکی تھی لیکن غار کے دہانے پر موجود پتھر کی سائیڈوں سے روشنی اندر آرہی تھی۔ اچانک ٹرانسمیٹر سے تیز سینی کی آواز بلند ہوئی اور پھر وقفہ وقفہ سے رک رک کر سینی

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو غراب نہیں ہو گیا“.....
توحجن نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا اس کے بھرے پر بیک وقت
حیرت اور شدید تشویش کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

”کاش میرا دماغ غراب ہو جاتا۔ بہر حال تفصیل سن لو۔ تاتار
ڈیگرز کا چیف نارش اور اس کا پورا سیکشن ہلاک کر دیا گیا ہے ایشن
گروپ کے چیف دستام اور اس کے سیکشن کے بیس افراد کو بھی ہلاک
کر دیا گیا ہے ہیڈ کوارٹر انچارج آلوش کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور سارا
ہیڈ کوارٹر بموں سے تباہ کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ریاست
کے دارالحکومت گراز میں موجود تاتار ڈیگرز سے تعلق رکھنے والے ہر
آدمی کو ختم کر دیا گیا ہے“..... ماکل نے رک رک کر کہا اور توحجن
کے بھرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے ماکل کی بات پر ذرا برابر
بھی یقین نہ آیا ہو۔

”کیا تم نے کوئی بھیانک خواب تو نہیں دیکھا“..... توحجن نے
ہونٹ چھینچھینچتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

”کاش۔ یہ خواب ہوتا توحجن۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ روز روشن
کی طرح واضح حقیقت۔ تاتار ڈیگرز کا شہری حلقہ ختم ہو گیا ہے اور اب
صرف تمہارا سپلائی گروپ باقی رہ گیا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ
آلوش پر تشدد کر کے وہ تمہارے سیکشن کے بارے میں بھی معلومات
حاصل کر لیں گے اور اس کے بعد“..... ماکل بات کرتے کرتے
خاموش ہو گیا۔ اس کے بھرے پر شدید غم کے تاثرات ابھر آئے۔

مقامی طور پر استعمال کی جانے والی پوسٹین کی مخصوص انداز کی ٹوپی
تھی۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا غار کے باہر کھڑے ہوئے نوجوان کی
طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

”السلام علیکم“..... آنے والے نے قریب آنے پر غار سے باہر
کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وعلیکم السلام۔ خیریت ماکل اتنی جلدی واپس آ گئے ہو“.....
نوجوان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”خیریت ہی تو نہیں ہے توحجن۔ آؤ اندر پھلتے ہیں۔ پھر تفصیل بتاتا
ہوں“..... آنے والے نے کہا اور تیزی سے غار کی طرف بڑھ گیا۔

غار سے نکلنے والا نوجوان جسے آنے والے نے توحجن کے نام سے
پکارا تھا اس کے پیچھے چل پڑا۔ لیکن اس کے ہونٹ بھنج گئے تھے اور
بھرے پر تشویش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ غار میں داخل ہو کر وہ
دونوں بندے پر بیٹھ گئے تو اس وقت آنے والے نے اپنی پشت پر
لدے ہوئے شکاری تھیلے کو اتار کر ایک طرف رکھا ہاتھ میں پکڑی
ہوئی بندوق وہ پہلے ہی رکھ چکا تھا۔

”کیا بات ہے ماکل۔ مکمل کر بات کرو تم بہت پریشان اور اچھے
ہوئے لگ رہے ہو“۔ توحجن نے ماکل کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
”کیا بتاؤں توحجن۔ سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ یوں کچھ لو کہ تاتار
ڈیگرز کی پوری تنظیم ہی ختم ہو گئی ہے۔ صرف تمہارا سیکشن ہی باقی
بچا ہے اور ہو سکتا ہے وہ بھی ختم ہو جائے“..... ماکل نے کہا

”مگر یہ سب کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے اور کیسے کیا ہے۔“
تموچن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں معلوم کر کے ہی واپس آیا ہوں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ گراز میں میرے کیسے ذرا نچ ہیں۔ اس لئے میں نے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ سب کچھ کرائن کی وجہ سے ہوا ہے۔“..... ماکل نے جواب دیا تو تموچن ایک بار پھر اچھل پڑا۔

”کرائن۔ تمہارا مطلب ہے پاکستان میں روسیہ کی سفارت خانے کا تھرڈ سیکرٹری یا یہ کوئی اور کرائن ہے۔“..... تموچن نے کہا۔

”ہی۔ تمہیں معلوم ہے کہ چیف اس پر کس قدر اعتماد کرتا تھا۔ پاکستان کے راستے آنے والا تمام اسلحہ اس کے ذریعے ہی ہم تک پہنچتا تھا اس بار بھی اسے اسلحہ کی لسٹ مہیا کی گئی اور روسیہ سیکورٹی والے شاید اس کی ٹاک میں تھے۔ سناؤ مجھے وہیں پاکستان میں ہی گھیر لیا گیا اور پھر نہ صرف اس سے اسلحہ کی لسٹ حاصل کر لی گئی بلکہ اس سے چیف اور اس کے خاص ساتھیوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی گئیں اور اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے فوراً بعد سیکورٹی والوں نے چیف کے خاص اڈے پر اچانک ریڈ کیا اور چیف اور ان کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے وہاں سے انہوں نے ہیڈ کوارٹر۔ ایکشن گروپ اور فرسٹ سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اس کے بعد وہ سب کچھ ہو گیا جس کا ہم نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا آلودش ہیڈ کوارٹر انچارج تھا۔ اسے پکڑ کر لے جایا گیا اور دوسرے روز

آلودش کی کئی بھٹی مسخ شدہ لاش ایک چوراہے پر پڑی مل گئی۔ اس کی لاش بتا رہی تھی کہ اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے اور یہ سب کچھ سیکورٹی والوں نے کیا ہے۔ تاتار سیکشن کی چیف مادام ٹاں کی سرکردگی میں اور مجھے یہ بھی معلومات ملی ہیں کہ مادام ٹاں نے پہلے اپنی بیٹی مارتھیا کو پاکستان میں کرائن سے لسٹ حاصل کرنے اور معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ لیکن وہاں مارتھیا نجانے کس چکر میں ہلاک ہو گئی اور اس کے بعد مادام ٹاں پال کے ہمراہ خود پاکستان گئی اور اس کی واپسی کے بعد یہ مشن مکمل کیا گیا۔“..... ماکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”وری ہیڈ۔ یہ تو واقعی تاتار ڈیگز کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے سارا مشن ہی ختم ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ایک لحاظ سے تاتارستان کی روسیہ فیڈریشن سے علیحدگی کا مسئلہ ہی ختم کر دیا ہے اور اب یقیناً انہوں نے ہیڈ کوارٹر یا آلودش سے ان سارے ممبران پارلیمنٹ کے بارے میں بھی معلوم کر لیا ہو گا۔ جنہوں نے آزادی کی تحریک کے حق میں خفیہ طور پر ووٹ دینے کا وعدہ کر رکھا تھا اور اب انہیں ڈرایا دھمکایا جائے گا۔ اس طرح معاملہ ختم۔“..... تموچن نے اس انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

”تموچن اگر تم ہمت کرو تم میں ایک بات کروں۔“..... اچانک ماکل نے کہا تو تموچن بے اختیار چونک پڑا۔

”ابھی کیا کوئی بات رہ گئی ہے کرنے کی۔“..... تموچن نے چونک

”ایسا واقعی ہو سکتا ہے اور ہوگا۔ لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ماری امداد پر رضا مند ہو جائے تو پھر ہمارا اہم ترین مشن پورا ہو سکتا ہے۔“ مائل نے کہا تو حوچن ایک بار پھر چونک پڑا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا واقعی تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کل۔“ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہم سے کیا تعلق۔ پھر ہماری کوئی رکازی حیثیت بھی نہیں ہے۔ وہ کیوں ہماری امداد کرے گی اور ازی بات یہ کہ وہ سیکرٹ سروس ہے۔ کوئی پرائیویٹ تنظیم تو نہیں ہے کہ رقم دے کر ان کی خدمات حاصل کر لیں۔“ حوچن نے نٹ مٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ سب باتیں بعد کی ہیں۔ جو سب سے اہم بات ہے وہ تم نے چھی ہی نہیں۔“ مائل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کوئی اہم بات۔“ حوچن نے چونک کر پوچھا۔

”کہ اگر ہم یہ ارادہ کر بھی لیں تو ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بٹھ کیسے کریں گے۔“ مائل نے کہا۔

”ہاں واقعی یہ بات بھی ہے۔ لیکن تمہیں یہ خیال کیسے آگیا۔“ جن نے کہا۔

”میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ پاکیشیا میں مارتھیا کو سیکورٹی والوں نے خود قتل ہے اور اس کی وجہ یہ معلوم ہوئی ہے کہ مارتھیا وہاں پاکیشیا رٹ سروس کے لئے کام کرنے والے کسی مشہور اور خطرناک ترین

کر کہا۔

”ہاں۔۔۔۔۔۔ ایکشن گروپ اور فرسٹ سیکشن کے خاتمے کے بعد اب تاندار ڈیگز کے تم چیف ہو۔ تمہارا سیکشن ابھی تک محفوظ ہے اور ہمارے سامنے ایک عظیم مقصد ہے۔ اس عظیم مقصد کے مقابلے میں یہ قربانیاں معمولی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہمیں اس طرح ہاتھ پر جموڑ کر نہیں بیٹھنا چاہیے ہمیں اس مقصد کے لئے جدوجہد جاری رکھنی چاہیے اور میرے پاس اس کے لئے ایک تجویز موجود ہے اگر تم پسند کرو تو۔“ مائل نے کہا تو حوچن کا سنا ہوا چہرہ ٹکھٹ جوش سے سرخ پڑ گیا۔

”تم نے درست کہا ہے مائل۔ واقعی ہمارے سامنے ایک عظیم مقصد ہے۔ تاندار ڈیگز کے قیام کا مقصد صرف تاندارستان کو روسیاء قبضہ ریش سے علیحدہ کرنا ہی نہیں بلکہ اس کا مقصد اس ریاست کو آزادی دینا ہے کہ مسلم ریاست میں تبدیل کرنا ہے۔ لیکن تم جانتے ہو کہ ایٹلاس اب بالکل قریب آچکا ہے صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس ایک ماہ میں نہ ہم دوبارہ تنظیم کو منظم کر سکتے ہیں اور نہ مکمل کر کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سیکورٹی والوں کے پاس مکمل لسٹ پہنچ چکی ہوگی۔ وہ ایک ایک رکن کو جن جن کو ختم کر دیں گے۔ اسلحے کے تمام شورز بھی ختم کر دیں گے اور سارے مخبروں کا بھی خاتمہ کر دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ اعلیٰ سطح پر لوگ سربرسختی کر رہے ہیں ان پر بھی کسی نہ کسی انداز میں دباؤ ڈالنا پڑ جائے۔“ حوچن نے کہا۔

نے کہا اور تموجن خاموش ہو گیا اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابر آئی
نہیں۔

”ٹھیک ہے تم انتظامات کرو۔ میں تیار ہوں۔ واقعی کوشش کر
بنے میں کیا حرج ہے۔ شاید کوئی اچھی سبیل نکل آئے ورنہ ان حالات
س تو مجھے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آ رہا ہے۔..... تموجن نے
فی در تک خاموش رہنے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
”بہت خوب۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ چہارایہ فیصلہ تاتار ڈیگز کو
ب نئی زندگی دے گا۔ اور ہم اپنے اس عظیم مقصد میں کامیاب ہو
نیں گے۔..... ماکل نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور تموجن نے
ت میں سر ہلادیا۔

”میں واپس کر گاڑ جا رہا ہوں تاکہ وہاں سے پاکیشیا جانے کے
امات کر سکوں اور علی عمران صاحب کے بارے میں مزید
مات بھی حاصل کر سکوں۔ مجھے ایک دو روز لگ جائیں گے۔ تم
دوران اپنے سیشن کو الٹ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے مکمل طور
ر کر آؤنڈ کرنے کے احکامات جاری کر دو۔..... ماکل نے اٹھتے
نہ کہا اور تموجن نے سر ہلادیا۔ ماکل نے تھپٹھا اٹھا کر پشت پر لا دا
دوق ہاتھ میں پکڑ کر وہ تموجن کو خدا حافظ کہہ کر غار کے دہانے کی
بڑھ گیا اور تموجن اسے جاتے ہوئے بیٹھا دیکھتا رہا۔

مجھے جانے والے آدمی علی عمران کی نظروں میں آگئی تھی اور اس علی
عمران کی وجہ سے مادام ژاں کو خود پاکیشیا جانا پڑا۔ حالانکہ تم بھی
جانتے ہو کہ مادام ژاں کا خود کسی مشن پر کام کرنا کس قدر عجیب سی
بات لگتی ہے۔ اس اطلاع پر میں نے ایسے افراد سے رابطہ قائم کیا جن کا
تعلق ایسی سیکرٹ سروسز سے رہتا ہے اور پھر مجھے علی عمران نامی اس
شخص سے متعلق عجیب و غریب باتوں کا علم ہوا ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ
واقعی پوری دنیا میں انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے اور اس علی
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متحدہ روسیہ کے بڑے بڑے
سیکرٹ ایجنٹ اور تحقیق میں بھی خوفزدہ رہتی تھیں اور صرف روسیہ ہی
نہیں بلکہ اکیرمیا، اسرائیل اور ایسی ہی دوسری سپر پاورز بھی خوفزدہ
رہتی ہیں اور یہ علی عمران اسرائیل کے خلاف مسلمان فلسطینیوں کے
لئے بھی کام کرتا رہتا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اگر ہم کسی طرح
پاکیشیا پہنچ کر اس علی عمران سے ملیں اور اسے اپنا مشن تفصیل سے
بتائیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری امداد پر تیار ہو جائے گا۔..... ماکل
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہم اس علی عمران کو پاکیشیا میں کہاں تلاش کریں گے اس کا
فون آتا ہے اور دوسری بات یہ کہ ہم پاکیشیا فوری طور پر پہنچیں گے
کیسے۔..... تموجن نے کہا۔

”تم رضا مند ہو جاؤ۔ باقی سب کام مجھ پر چھوڑ دو۔ تم اور میں وہاں
جائیں گے کم از کم کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے۔..... ماکل

کہا۔

”پائے اور سری۔ دونوں ہی اعلیٰ قسم کے جاسوس ہوتے ہیں۔“
عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔
”بہت خوب۔ تو میں پائے کا جاسوس ہوں۔“ صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جاسوسوں کی ایک قسم ہوتی ہے جو کسی پر بیٹھے رہتے ہیں اور سر کو استعمال کر کے مجرموں کا سراغ لگاتے ہیں۔ جیسے شرکاک، بوحز اور دوسری قسم وہ ہوتی ہے جو مجرموں کا سراغ لگاتے اور ان کا تعاقب کرتے کرتے بھاگتے دوڑتے۔ آخر کار مجرموں تک پہنچ جاتے ہیں۔ وہ ہونے پائے کے جاسوس۔ لہذا پہلی قسم سر کو استعمال کرتی ہے اور دوسری قسم پیروں کو۔“ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

”پھر آپ تو دونوں ڈشوں کے جاسوس ہیں۔ پائے کے بھی اور سری کے بھی۔“ صدیقی نے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

”بہر حال۔ جہاد اچیف جہادی بنی تعریف کر رہا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ تم نے کوئی تیر مارا ہے۔ میں نے پوچھا بھی یہی کہ نظروں کا تیر مارا ہے یا لنگھوں کا۔ لیکن جہاد اچیف ایسا شخص آدمی ہے کہ اسے نظروں اور لنگھوں کا فرق ہی معلوم نہ تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس خوبصورت فرق پر وہ داد دیتا اس نے الٹا ڈانٹ دیا۔ میں نے سوچا کہ

عمران نے کار شاداب پور کے پہلے چوک پر روک دی اور پھر وہ جیسے ہی کار سے اترا اسے دور سے صدیقی اپنی طرف آنا دکھائی دیا۔ عمران میک اپ میں تھا اس لئے اس نے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلایا۔ جواب میں صدیقی نے بھی ہاتھ ہلادیا۔
”آپ کو اپنی شناخت کرانے کی ضرورت نہ تھی آپ کی کار میں نے دور سے ہی پہچان لی تھی۔“ صدیقی نے قریب آکر سلام کرتے ہوئے کہا۔

”مبارک ہو۔ سنا ہے بڑے پائے کے جاسوس بن گئے ہو۔“
عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔
”پائے کے جاسوس۔ وہ کیسے۔“ صدیقی نے کہا۔

چلو جا کر صدیقی سے پوچھ لیتا ہوں..... عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

”اچھا تو نظروں اور نگاہوں میں واقعی فرق ہوتا ہے“..... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے تمہیں بھی نہیں معلوم اس کا مطلب ہے حمہ خانہ آفتاب است..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ بتا دیجئے“..... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”پہلے تمہارے شکار سے مل لیں پھر فرق کا پتہ چلے گا..... کہتے ہیں عملی سبق زیادہ جلدی یاد ہو جاتا ہے“..... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

”وہ ابھی تک اندر موجود ہے اور میں نے چیف سے بات کرنے کے بعد اپنی کار سے ایس۔ ایس ڈکٹا فون نکال کر اندر پہنچا دیا ہے۔ بس ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی بوتل میں سے شراب انڈیل رہا ہو۔ یا جام میز پر رکھ رہا ہو باقی مکمل خاموشی ہے“..... صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور تھوڑی دیر بعد وہ مطلوبہ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن دبادیا۔

”تو کیا آپ براہ راست اس سے ملیں گے“..... صدیقی نے حیران ہو کر کہا۔

”کیا ضرورت ہے اچھل کود کی۔ اکیلا آدمی ہے تو اس سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے۔ البتہ اسے سنبھالنا تمہارا کام ہو گا“..... عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”تھوڑی دیر بعد سانیٹ پھانک کھلا اور ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا اکیڑی دروازے پر نظر آیا اس کا چہرہ قدرے سوچا سوچا سا نظر آ رہا تھا اور آنکھیں شمار آلود تھیں۔ عمران اس کی یہ حالت دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ مسلسل اور بے تحاشا شراب نوشی کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے۔ وہ حیرت سے عمران اور صدیقی کو دیکھ رہا تھا۔

”میرا نام عابد ہے اور میں پبلک پراپرٹی ڈیپارٹمنٹ کا آدمی ہوں۔ یہ میرا اسسٹنٹ ہے۔ ہم کوٹھی چیک کرنے آئے ہیں“..... عمران نے کاروباری انداز میں کہا۔

”چیک کرنے۔ کیا مطلب۔ جب میں نے اس کے تمام واجبات ادا کر دیئے ہیں اور رات کو میں یہ کوٹھی چھوڑ دوں گا پھر چیکنگ کیسی؟“..... دکن نے قدرے مشکوک انداز میں کہا۔

”جناب یہ رسمی کارروائی ہوتی ہے کوٹھی میں ایسی قیمتی اشیاء نصب ہیں جن کے بارے میں ہمیں رپورٹ دینی پڑتی ہے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ انتہائی معزز آدمی ہیں۔ آپ کی طرف سے ایسی کسی چیز کے چوری ہونے یا اسے نقصان پہنچانے جانے کا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن اس کے باوجود جناب ڈیوٹی از ڈیوٹی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور سیاح تھا ورنہ نواز مرام آرگنائزیشن کا جاری کردہ کارڈ بھی کاغذات میں موجود تھا۔

”کاغذات کے لحاظ سے تو یہ واقعی سیاح لگتا ہے کاغذات بھی اصل ہیں اور اس کے پاس تو کسی قسم کا کوئی اسلحہ بھی نہیں۔ کہیں اس سو سپر سے کوئی غلطی تو نہیں ہو گئی“..... عمران نے مڑ کر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو ڈکسن کو بٹھا کر کرسی کے ساتھ باندھنے میں مصروف تھا۔

”میں اس کی تلاش لیتا ہوں شاید اس کے پاس کوئی اسلحہ ہو۔“ صدیقی نے کہا اور پھر سی کی گانٹھ لگا کر اس نے بندھے ہوئے بے ہوش ڈکسن کے لباس کی تلاش لینی شروع کر دی۔ لیکن جیسوں میں سے صرف بیوہ برآمد ہو جس میں ٹکٹ، بھاری مالیت کے ایکریجی ڈالرز اور ایکریمیا کے رہنے والے مختلف افراد اور اداروں کے تعارفی کارڈ کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔

”سو سپر نے جس اعتماد سے بتایا تھا اس لحاظ سے تو قاتل یہی ہونا چاہیے“..... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

”ارے۔ ارے..... اتنی جلدی حوصلہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ تم تو ویسے بھی پائے کے جاسوس ہو اور ابھی تمہارے پائے صحیح سلامت ہیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیوہ میز پر رکھ کر وہ ڈکسن کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور

”او۔ کے۔ آجاؤ.....“ ڈکسن نے ناگوار سے لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

”شکریہ جناب۔ ہم صرف چند منٹ لیں گے“..... عمران نے کہا اور اندر داخل ہوا اس کے پیچھے صدیقی اندر آیا اور ڈکسن جیسے ہی پھانک بند کرنے کے لئے مڑا صدیقی کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ڈکسن جیچٹا ہوا اچھل کر پہلے پھانک کے ستون سے ٹکرایا اور پھر نیچے جا گرا۔ صدیقی نے اس کے نیچے گرتے ہی لات گھما دی اور کنکپی پر پڑنے والی دوسری بھریوڑ ضرب نے ڈکسن کے ہاتھ پیر سیدھے کر دیئے۔ عمران اس دوران اطمینان سے کوٹھی کا لان کر اس کر کے عمارت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ صدیقی نے پھانک کا کنڈا لگایا اور پھر بے ہوش پڑے ڈکسن کو اٹھا کر اس نے کاندھے پر لا دیا اور عمران کے پیچھے عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

”اسے کرسی پر ڈالو اور پھر سی ڈھونڈ کر اسے اچھی طرح جکڑ دو۔“ میں اس دوران اس کا سامان چیک کر لوں“..... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلادیا۔

ایک طرف دو بڑے بڑے سفری بیگ پڑے تھے۔ جن میں سے ایک بیگ میں تو پاکیشیا سے خریدے ہوئے گفٹ بھرے ہوئے تھے جبکہ دوسرے بیگ میں ڈکسن کا دوسرا سامان تھا۔ عمران نے سارے بیگ کی مکمل تلاش لی لیکن اس میں سوائے کاغذات کے اور کچھ نہ تھا۔ کاغذات کے مطابق ڈکسن ایکریمیا کی ریاست ہونو لو کو رہنے والا تھا

ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ڈکسن کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے ایک کرسی کھینچی اور اطمینان سے ڈکسن کے سامنے بیٹھ گیا۔ جب کہ صدیقی نے بھی ایک کرسی سنبھال لی۔ چند لمحوں بعد ڈکسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے اٹھ نہ سکتا تھا۔ اس لئے صرف کسماکس رہ گیا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔“ ڈکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں سامنے بیٹھے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

”جہارا خیال تھا کہ تم ڈکسی کو قتل کر کے خاموشی سے واپس چلے جاؤ گے۔“ عمران بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کیا تو ڈکسن بے اختیار چونک پڑا۔

”ڈکسی کو قتل کر کے۔ کیا مطلب۔ میں تو سیاح ہوں۔ میرے کاغذات دیکھ لو۔“ ڈکسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”تمہیں شاید معلوم نہیں تھا مسٹر کہ ڈکسی کا تعلق اکیریسیا کی ایک سرکاری خفیہ تنظیم سے تھا اور ڈکسی کے کمرے میں خفیہ کمرہ بھی نصب تھا۔ جس نے تمہیں ڈکسی کو قتل کرنے کی ساری کارروائی کی فام بنائی تھی۔ پانچ روز سے جہاری تلاش جاری تھی لیکن تم شاید ان دنوں کو ٹھی میں پڑے شراب نوشی کرتے رہے ہو۔ آج باہر نکلے ہو

اور آج ہی ہم تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں۔“ عمران کا لہجہ نہایت سرد ہو گیا اور ڈکسن کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات پیدا ہوئے لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ عمران خاموش بیٹھا اس کے چہرے کے بدلنے ہوئے آثار دیکھ رہا تھا۔

”میں معلوم ہے مسٹر۔ کہ تم پیشہ ور قاتل ہو اور تمہارے لئے صرف رقم ہی سب کچھ ہے۔ جہارا براہ راست ڈکسی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس لئے اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو۔ تو جھج بھتا دو کہ تمہیں ڈکسی کے قتل کی ٹپ کس نے دی تھی۔ یقین کرو کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ سطح کا کھیل ہے اس میں تمہاری ذاتی طور پر سوائے ایک معمولی سامہرہ ہونے کے اور کوئی حیثیت نہیں ہے۔“ عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

”تم کون ہو۔“ میں نے کوئی قتل نہیں کیا۔ میں جھج کہہ رہا ہوں۔“ ڈکسن نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس کا لہجہ کھوکھلا ہو چکا ہے۔

عمران کی بات اسے نفسیاتی طور پر متاثر کر گئی تھی۔ لیکن ظاہر ہے کوئی بھی پیشہ ور قاتل آسانی سے ٹپ کے بارے میں نہیں بتایا کرتا۔ ڈکسن نے جس طرح اپنے آپ کو سنبھالا تھا اور اس کی ٹھوڑی کی بناوٹ اور پھر اس کے پاس کاغذات سے عمران نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ پیشہ ور قاتل ہے۔

”او۔ کے۔“ پھر تم سے مزید کوئی بات کرنی ہی فصول ہے۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اسے گولی مار دو صدیقی..... یہ بے کار آدمی ہے ٹپ ہم خود ہی تلاش کر لیں گے..... عمران نے منہ بناتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے کسی شخص کو گولی مارنے کا حکم نہ دے رہا ہو بلکہ رست کے کسی بورے پر فائر کرنے کے لئے کہہ رہا ہو اور صدیقی نے بھی بڑے مطمئن سے انداز میں جیب سے ریوالور نکالا اور اس کا رخ ڈکسن کی طرف کر دیا۔ جب کہ عمران اس دوران دروازے تک پہنچ چکا تھا۔ وہ یہ دیکھنے کے لئے بھی نہ مڑا تھا کہ صدیقی اس کے حکم کی تعمیل بھی کر رہا ہے یا نہیں۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ تم دونوں کا انداز بتا رہا ہے کہ تم اس فیملی کے آدمی ہو“۔ ڈکسن نے یکھٹ پچھتے ہوئے کہا۔

”مسٹر ہمارے پاس استا وقت نہیں ہے جتنا تم نے مجھ رکھا ہے اور ہم نے ابھی ایکری میا اپنے باس کو بھی رپورٹ دینی ہے۔ اس لئے جو کچھ کہنا ہے بغیر رکے کہہ ڈالو“..... عمران نے مڑ کر سر دلچے میں کہا۔

”کیا واقعی تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے“..... ڈکسن نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ بشرطیکہ تم نے سب کچھ درست بتا دیا“..... عمران نے جواب دیا۔

”مجھے ڈکسن کو قتل کرنے کی ٹپ روسیہ سیکورٹی کی طرف سے ملی تھی..... ڈکسن نے جواب دیا تو عمران بے احتیاط بنس پڑا۔

”کیا تم ہمیں احمق سمجھ رہے ہو مسٹر“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”میرا نام ڈکسن بی ہے۔ کاغذات اصل ہیں اور میں ایکری میا میں رہتا ہوں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ میں ایکری میا میں روسیہ سیکورٹی سے بھی ایچ ہوں۔ روسیہ سیکورٹی کا ایک سیکشن جو ایکری میا میں ہی رہتا ہے اور ایکری میز پر ہی مشتمل ہے یہاں پہنچا تھا وہ مجھے ساتھ لے آئے تھے ہم چار افراد تھے۔ سبھاں پہنچ کر ہم نے ایک روسیہ بی لڑکی مارتھیا کی نگرانی کی۔ مارتھیا یہاں سے کافی دور ایک شہر شام نگر کے ہوٹل میں گئی تو وہاں اس کی ڈکسن سے ملاقات ہوئی ڈکسن کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ وہ وہاں اکٹھے بیٹھے تھے۔ پھر فنکشن ختم ہونے کے بعد ہم دو کاروں میں ان کا تعاقب کرنے لگے تو ہمیں معلوم ہوا کہ دو کاریں ان کا پہلے سے تعاقب کر رہی تھیں جن میں مقامی افراد تھے مارتھیا دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں اتر گئی ہم نے ایک آدمی وہاں چھوڑ دیا ڈکسن ہوٹل پلازہ میں گیا وہاں اس کے اور اس کے ساتھی کے علیحدہ علیحدہ کمرے بک تھے۔ اس دوران ہمارے چیف نے اپنے باس سے سپیشل ٹرانسمیٹر پر بات کی ہمارے چیف نے جب اسے رپورٹ دیتے ہوئے ہوٹل کے فنکشن میں گریٹ فائر کے پروموٹر علی عمران نام کے ایک مسخرے سے آدمی کے متعلق بتایا تو باس چونک پڑا۔ اس نے اس کا حلیہ پوچھا ہمارے چیف نے حلیہ بتایا تو اس نے کہا کہ یہ شخص انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور یہاں کی سیکرٹ سروس کے

لئے کام کرتا ہے اور ڈکسی اور مارتھیا کا تعاقب کرنے والے یقیناً پاکیشیا سیکٹر سروس کے آدمی ہوں گے۔ اس لئے مارتھیا، ڈکسی اور اس کے ساتھی کو فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے پتا نہ چیف نے مجھے ڈکسی کے قتل پر مامور کر دیا ایک اور ساتھی کو ڈکسی کے ساتھی کے قتل پر اور خود وہ اپنی کار میں بیٹھ کر مارتھیا کے قتل کا بندوبست کرنے اس کے ہوٹل چلا گیا۔ میں نے ڈکسی کے کمرے میں جا کر اسے گولی ماری اور باہر آکر کاری اور اس کو ٹھی میں آگیا۔ پھر باقی لوگ بھی آگئے مارتھیا اور ڈکسی کے ساتھی کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ چیف نے ایک بار پھر اپنے باس سے بات کی تو اس نے ایک ایک کر کے سب کو وہاں سے واپس جانے کا کہہ دیا اور پھر سب لوگ ایک ایک کر کے واپس چلے گئے۔ آخر میں میری باری تھی اور میں بھی رات کی فلائٹ سے واپس جا رہا تھا۔ کہ تم لوگ پہنچ گئے..... ڈکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کی تفصیل سن کر عمران سمجھ گیا ہے کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

”ڈکسی کو تم نے اچانک یہاں دیکھا یا تمہیں اس کی آمد کا پہلے سے علم تھا..... عمران نے پوچھا۔

”چیف جانتا تھا۔ بہر حال میں اسے نہیں جانتا تھا۔ چیف نے ہی بتایا تھا کہ اس کا نام ڈکسی ہے اور یہ حکومت الیکٹریسیٹ کا انجینئر ہے۔“

ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مارتھیا کس مشن پر یہاں آئی تھی..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ چیف شاید جانتا ہو.....“ ڈکسن نے جواب دیا۔ لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اس بار وہ کچھ چھپا رہا ہے۔

”آفری بار کہہ رہا ہوں ڈکسن کہ میرے پاس فالٹو وقت نہیں ہے اس لئے جو کچھ کہنا ہے ایک ہی بار سچ کہہ دو۔ میں اگر چاہوں تو تم پر ہتائی بے رحمانہ تشدد کر کے بھی تم سے سب کچھ اگوا سکتا ہوں لیکن سندھ اسی وقت کا ہے اور مجھے سچ جھوٹ پہچاننے کی بھی صلاحیت حاصل ہے.....“ عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا۔

”وہ۔ وہ۔ چیف بتا رہا تھا کہ مارتھیا یہاں روسیہ کے سفارت خانے میں تعینات تھو ڈیکٹر کی کرائن سے کوئی لسٹ حاصل کرنے اور کرائن سے روسیہ فیڈریشن کی ریاست تاتارستان میں کسی تنظیم اتار ڈیگرز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آئی تھی.....“ ڈکسن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”او۔ کے۔ تم نے چونکہ سچ بولا ہے۔ اس لئے وعدے کے مطابق نہیں زندہ چھوڑ کر جا رہے ہیں.....“ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”ارے مجھے رہا تو کرتے جاؤ۔ ورنہ تو میں یہاں بندھے بندھے مر اؤں گا.....“ ڈکسن نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

”یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے.....“ عمران نے کہا اور دروازے سے اتر آگیا۔ صدیقی بھی خاموشی سے چلتا ہوا اس کے پیچھے باہر آگیا۔

ہو گیا۔

”یہ نہیں کہا کہ اسے میرے حوالے کر دو۔ میں چیک دے دوں گا بڑا کنجوس ہے یہ تمہارا چیف۔ ایک ایک پیسے کو دانتوں سے پکڑتا ہے“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر سپرنٹنڈنٹ فیاض کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ بہر حال یہ قاتل ہے“..... صدیقی نے کہا۔
”تمہیں تو بھاری تنخواہ مل جاتی ہے کچھ مجھے بھی کمانے دیا کرو۔“
عمران نے ایک اور کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ تو صدیقی چونک پڑا۔

”کمانے۔ کیا مطلب“..... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کمرے کی میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ صدیقی خاموش ہو گیا۔
”ایکسٹو“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں بھناپ..... اس غیر ملکی ڈکسن سے تفصیلی معلومات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اب اگر آپ حکم دیں تو صدیقی اسے گولی مار دے۔ کیونکہ اسے تو بہر حال اس کام کی تنخواہ ملتی ہے اور اگر اجازت دیں تو میں ڈکسن کو سپرنٹنڈنٹ فیاض کے حوالے کر کے اپنا کچھ دال دیا بنا لوں“..... عمران نے کہا تو ساتھ کھڑا ہوا صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ اب سمجھا تھا کہ عمران کس کمائی کی بات کر رہا تھا۔

”اگر اس کی فوری ہلاکت ضروری نہیں ہے تو پھر اسے قانون کے حوالے کر دو۔ خواہ مخواہ کی قتل وغارت مجھے پسند نہیں ہے“..... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

کے سامنے کار روک کر وہ نیچے اتر آئے اور چند لمحوں بعد وہ اسی کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ جس کمرے میں پہلے ان کی ملاقات چیف سے ہوئی تھی۔ لیکن اس بار چیف میز کے پیچھے کرسی پر موجود نہ تھا۔ مگر چند لمحوں بعد سائیڈ کا دروازہ کھلا اور چیف اندر آ گیا تو مادام ٹاں اور پال دونوں احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

”بیٹھو۔ چیف نے سخت لہجے میں کہا اور وہ دونوں دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئے۔

”مجھے تمہاری کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ مل چکی ہے۔ تم نے واقعی انتہائی شاندار انداز میں تاتار ڈیگز کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا ہے لیکن ایک سیکشن ابھی باقی رہ گیا ہے۔ اس کی کیا رپورٹ ہے“..... چیف نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اس کی تلاش جاری ہے۔ اس کے دو افراد پہاڑیوں میں سے گرفتار کرنے گئے تھے ان کے ایک اڈے پر بھی چھاپہ مارا گیا۔ لیکن اس سیکشن کا چیف جس کا نام تومچن بتایا گیا ہے وہ ابھی تک ٹریس نہیں ہو پا رہا۔ لیکن بہر حال یہ سیکشن اس قدر اہم نہیں ہے۔ ان کا کام اسلحہ کی سپلائی تھا اور اب جب کہ باقی کوئی سیکشن ہی نہیں رہا تو یہ اسلحہ کے سپلائی کریں گے“..... مادام ٹاں نے کہا۔

”بہر حال اس کا خاتمہ بھی انتہائی ضروری ہے“ چیف نے کہا۔

”میں باس..... میرا سیکشن تیزی سے کام کر رہا ہے سب جلد ٹھنڈوں میں اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں“..... مادام ٹاں نے

سیاہ رنگ کی کار ایک بار پھر پہاڑی علاقے پر موجود سڑکوں پر دوڑتی ہوئی بلندی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لیکن یہ دن کا وقت تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر پال تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر مادام ٹاں بیٹھی ہوئی تھی اور تھوڑی دیر بعد کار پہاڑیوں میں واقع ویران حویلی نما مکان کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی اور مادام ٹاں نے ڈیش بورڈ کے نیچے سے مائیک نکالا اور اس کا بٹن دبایا۔

”ٹاں اور پال حاضر ہیں چیف“..... مادام ٹاں نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر بٹن آف کر کے اس نے مائیک واپس ڈیش بورڈ کے نیچے بیٹھے ہوئے خانے میں رکھ دیا۔

”چند لمحوں بعد گیٹ خود بخود کھلا اور پال کار اندر لے گیا۔ عمارت

جواب دیا۔

”ٹھیک ہے..... میں سمجھتا ہوں کہ تم واقعی چند گھنٹوں میں اس کا خاتمہ کر لو گے۔ اس لئے میں پوری طرح مطمئن ہوں اب اصل مسئلہ کی طرف آتے ہیں۔ ایک ماہ بعد پارلیمنٹ کا اجلاس ہونا ہے۔ جس میں تاتارستان کی آزادی کی تحریک پیش ہونی ہے اور تاتار ڈیگریز دراصل اس تحریک کو کامیاب بنانے کی جدوجہد کر رہی تھی لیکن ان کے ہیڈ کوارٹر سے ان ممبران کی لسٹ نہیں مل سکی جن سے وہ آزادی کی قرار داد کے حق میں ووٹ دینے کا وعدہ کسی بھی صورت میں لے چکے تھے۔ اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تاتار ڈیگریز کے خاتمے کے باوجود وہ لوگ قرار داد کے حق میں ووٹ دے دیں اور اعلیٰ حکام یہ بھی نہیں چاہتے کہ کسی بھی ممبر کوئی سختی کی جائے۔ کیونکہ ایسی صورت میں بھی وہ لوگ فیڈریشن کے خلاف ہو سکتے ہیں۔ اس کا کیا حل کیا جائے“

.....چیف نے کہا۔

”چیف جو مسلم ممبر ہیں وہ تو بہر حال آزادی کے حق میں ہی ووٹ دیں گے لیکن وہ اس قدر اقلیت میں ہیں کہ ان کے ووٹ دینے سے قرار داد منظور نہیں ہو سکتی جب تک غیر مسلم ارکان میں سے دو تہائی ان کے ساتھ شامل نہ ہو جائیں اور میرا خیال ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے اس لئے حکومت کی تشویش بے جا ہے اور اگر تاتار ڈیگریز نے ان کو کسی طرح بھی ڈرا دھکا کر راضی بھی کر لیا ہو گا تو اب تاتار ڈیگریز کے خاتمے کے بعد ظاہر ہے وہ اس خوف سے بھی آزاد ہو چکے ہوں گے.....“

دام ٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن تمہیں ان گہرے حالات کا علم میں ہے۔ جن کے متعلق اطلاعات سیکورٹی کو مل رہی ہیں۔ تاتار ڈیگریز ہی صرف آزادی نہیں چاہتی تھی بلکہ تاتارستان کے قدیم شہدے تاتاری بھی اسے آزاد ملک بنانا چاہتے ہیں اور ان کی تعداد اس سے زیادہ نہیں ہے لیکن ان کا دباؤ بہر حال معاشرے کے ہر طبقے پر وجود ہے۔ وہ بھی خفیہ طور پر اس سلسلے میں سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ اس لئے حکومت کو خطرہ ہے کہ کہیں عین موقع پر وہ قرار داد کے حق میں ووٹ نہ دے دیں.....“

”باس۔ اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں“..... اچانک اموش بیٹھے ہوئے پال نے بولتے ہوئے کہا تو دام ٹران اور چیف دونوں اسے چونک کر دیکھنے لگے۔

”ہاں بولو کیا کہنا چاہتے ہو تم“..... چیف نے ہونٹ پھینچتے ہوئے کہا۔

”باس۔ تاتار پارلیمنٹ کے ممبروں کی کل تعداد صرف ساٹھ ہے۔ ان میں مسلم ممبر صرف چار ہیں باقی چھپن ممبرز غیر مسلم ہیں ان میں تاتاری ممبرز کی تعداد بارہ ہے اور باقی کا تعلق مختلف نسلوں سے ہے۔ بہر حال آپ کی بات سچا ہے کہ ان میں سے کسی پر کوئی اعتبار نہیں کیا جاسکتا اور ابھی اجلاس میں ایک ماہ باقی ہے اس لئے حالات بڑھ بھی ہو سکتے ہیں“..... پال نے کہا۔

”تم کیا کہنا چاہتے ہو..... چیف کا بچہ یکھت سرد ہو گیا۔

”باس میرے ذہن میں یہ تجویز آئی ہے کہ ہم ان سارے ممبرز کے قد و قامت اور ان کے حلیوں اور ان سے متعلق دیگر کوائف حاصل کر لیں اور پھر سیکورٹی یا سیکشن میں سے ایسے افراد منتخب کر لیں جن کے قد و قامت اور حلیے ان سے ملتے جلتے ہوں۔ ان میں سے ہر ایک کی باقاعدہ خفیہ طور پر تربیت کی جائے کہ وہ ان کی جگہ لے سکیں اجلاس سے پہلے ایک رات روائتی طور پر ڈنر ہوتا ہے اور تمام ارکان وہاں اکٹھے ہوتے ہیں اس رات۔ ان سب کو وہاں سے اغوا کر کے کسی محفوظ مقام پر پہنچایا جاسکتا ہے اور ان کی جگہ ہمارے آدمی لے سکتے ہیں جتنا خفیہ صبح کو جب اجلاس ہوگا تو قرارداد کے حق میں ایک ووٹ بھی نہ آئے گا۔ بلکہ مسلم اور تاتاری ارکان کے ووٹ بھی اس کے خلاف جائیں گے اور پوری دنیا کے پریس کو اس کا علم ہو جائے گا اور یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے۔ اجلاس کے بعد ان ارکان کو چھوڑ دیا جائے پھر یہ چاہے جو کچھ کہتے پھر میں ان کی اس بیخ و پکار کو کوئی فائدہ نہ ہوگا.....“ پال نے کہا۔

”دیری گڈ..... بے حد شاندار، کامیاب اور قابل عمل تجویز ہے۔ دیری گڈ پال آج تم نے اپنی ذہانت کا سکھ بھما دیا ہے۔ واقعی اس طرح ہر قسم کا خدشہ ختم ہو سکتا ہے.....“ چیف نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”لیکن چیف بعد میں اس پر جو ہنگامہ برپا ہوگا۔ اس کا بھی سوچ لیں

عالمی پریس نے اگر اس بات کو اچھالا تو پوری دنیا میں ایک تہلکہ سا مچ جائے گا اور روسیاء فیڈریشن کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے.....“ مادام ٹراں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید یہ بات پسند نہ آئی تھی کہ اس کے اسسٹنٹ کی اس کے سامنے چیف اس قدر تعریف کرنا شروع کر دے۔

”بعد میں جو ہوگا اسے سنبھالا جاسکتا ہے۔ ان لوگوں کو دھمکایا بھی جاسکتا ہے۔ بہر حال اس تجویز پر سوچا تو جاسکتا ہے۔ اوکے۔ تم اب جاؤ میں اب واپس دارالحکومت جا کر اعلیٰ حکام سے اس تجویز پر بات چیت کروں گا.....“ چیف نے کہا اور مادام ٹراں اور پال دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر دونوں چیف کو سلام کر کے واپس مڑے اور نیز تیز قدم اٹھاتے خود بخود کھلنے والے دروازے سے باہر نکل آئے۔

رسالہ الٹ کر اس نے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
 "جتاب کیا آپ کے پاس وقت فالتو ہے۔ تو برائے کرم دو چار ہزار
 گھنٹے پیک کر کے میرے فلیٹ پر بھجوا دیں"..... عمران نے رسیور
 اٹھا کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب"..... دوسری طرف سے بلیک
 زیرو کی آواز سنائی دی۔

"ارے تم۔ جہارے پاس دو چار ہزار گھنٹے کیا دو چار لاکھ گھنٹے بھی
 فالتو ہو سکتے ہیں۔ بہر حال یہ بتاؤ کیوں فون کیا ہے"..... عمران نے
 چونک کر کہا۔

"آپ شاید کسی اہم مصروفیت میں مشغول ہیں"..... دوسری
 طرف سے طاہر نے کہا۔

"ایک سائنس میگزین میں شائع ہونے والا ایک انتہائی اہم
 تحقیقی مضمون چھ رہا تھا جس میں یہ ریسرچ کی گئی تھی کہ دانش
 دراصل ذہن کے کس حصے میں ہوتی ہے اور کس قدر ہوتی ہے۔ چلو
 اب جہار فون ملنے پر اگر میں پورا مضمون نہ پڑھ سکا تو کوئی بات
 نہیں۔ میں ریسرچ سکالر صاحب کو لکھ کر بھیج دوں گا کہ دانش نہ ذہن
 میں ہوتی ہے اور نہ سر میں بلکہ دانش منزل میں ہوتی ہے"..... عمران
 نے جواب دیا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو کی ہنسنے کی آواز سنائی
 دی۔

"شکریہ عمران صاحب۔ کم از کم آپ نے دانش مند تو کہہ دیا۔

"عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا سلیمان باہر گیا ہوا تھا اور عمران
 سنگ روم کے صوفے پر نیم دراز ایک سائنس میگزین کے مطالعے
 میں پوری طرح غرق تھا کہ اچانک پاس ہی میز پر بڑے فون کی گھنٹی
 بج اٹھی۔

"سلیمان۔ پیارے سلیمان ذرا فون کا رسیور اٹھا کر ایک طرف
 رکھ دو"..... عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر اونچی آواز میں
 کہا۔

"جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور فون کی گھنٹی بھی
 مسلسل بجتی ہی چلی گئی تو عمران کو اچانک خیال آیا کہ سلیمان تو
 فلیٹ میں موجود ہی نہیں ہے اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر

ایجنٹ یونوکوف کی طرف سے کال آئی تھی "..... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا بتایا ہے اس نے "..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق مادام ٹراں اپنے ساتھی پال کے ساتھ مارتھیا کے قتل کے بعد پاکیشیا آئی جہاں سفارت خانے میں کسی کرائن سے اس نے کوئی لسٹ حاصل کی اور پھر اس کرائن سے تاتارستان میں کام کرنے والی ایک خفیہ مسلم تنظیم تاتار ڈیگرز کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر کے وہ واپس چلی گئی اور تاتارستان میں تاتار ڈیگرز کی تنظیم کا خاتمہ کر دیا گیا۔ ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے ان کے سارے سیکشن ختم کر دیئے گئے ہیں وجہ جو اسے معلوم ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ تاتار ڈیگرز پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں روسیہ فیڈریشن سے آزادی کی قرار داد پاس کرانا چاہتی تھی "..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"لیکن کرائن کے متعلق تو سفارت خانے والوں نے یہی بتایا ہے کہ وہ طویل رخصت لے کر روسیہ واپس چلا گیا ہے اگر ایسا تھا تو پھر مادام ٹراں کو جہاں آنے کی کیا ضرورت تھی اور پھر وہ سفارت خانے کا آدمی تھا اس سے تو ویسے بھی معلومات حاصل کی جاسکتی تھیں "..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ کرائن یقیناً دہرودہ تاتار ڈیگرز کا آدمی ہوگا اور اس مادام ٹراں نے اسے جہاں گھیر کر اس سے مزید سنی

معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر اسے قتل کر دیا گیا ہوگا اور اس واردات کو سفارت خانے والوں نے چھپانے کے لئے اس کی طویل رخصت کا بہانہ بنایا ہے "..... بلیک زیرو نے کہا۔

"نھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔ لیکن اب ہم کیا کر سکتے ہیں ہمارا تو اس تاتار ڈیگرز سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ ڈکسی کا قاتل پکڑا جا چکا ہے۔ مسئلہ ختم "..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے "..... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بظاہر کا لفظ تم نے کیوں استعمال کیا ہے "..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ آج تک تو ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے کہ جو کچھ بظاہر اس طرح ختم ہو جاتا ہے وہ دراصل ختم نہیں ہوا کرتا "..... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرایا۔

"جہاری بات درست ہے۔ بشرطیکہ کوئی کہیں ہو اور یہ کوئی کہیں ہی سرے سے نہیں ہے۔ جہاں تک کہ ڈکسی کے مشن کا تعلق تھا تو اس کے متعلق ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اب اس کی جگہ کوئی اور ایجنٹ آنے کا اور ہمیں اطلاع مل گئی تو پھر واقعی کہیں چل پڑے گا "..... عمران نے کہا۔

"میں نے ایکرمیا میں تمام فارن ایجنٹس کو کال کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ اس ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش

کریں جس سے ڈکسی کا تعلق ہو۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہمیں ڈکسی کے مشن کے بارے میں معلومات مل جائیں۔..... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے اگر کوئی اطلاع ملے تو مجھے بتا دینا۔ خدا حافظ۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے دوبارہ رسالہ اٹھا لیا۔ ابھی وہ اس فقرے کو تلاش کر ہی رہا تھا جہاں تک اس نے فون آنے سے پہلے پڑھا تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان تو نہیں ہو سکتا کیونکہ دروازہ کھلا ہے۔ یہ کون آگیا۔ ایک تو اس جدید دور میں ان گھنٹیوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ کبھی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور کبھی کال کی سہلا زمانہ ٹھیک تھا کہ گھنٹیاں یا تو صحرا میں اونٹوں کی گردنوں میں بجتی تھیں یا پھر مندروں میں"..... عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسالہ دوبارہ میز پر رکھ کر وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے پٹ کھولے تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سامنے دو نوجوان کھڑے ہوئے تھے جو اپنے غم و خال کے لحاظ سے پہاڑی علاقے کے لگتے تھے۔ لیکن ان کے انتہائی گورے رنگ۔ آنکھوں کی رنگت اور بالوں کا انداز اور قد و قامت یہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی سرد پہاڑی علاقے کے رہنے والے ہوں۔

"ہمیں جناب علی عمران صاحب سے ملنا ہے"..... ایک نوجوان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اس کے بولتے ہی عمران سمجھ گیا کہ ان کا

تعلق روسیاء سے ہے۔

"علی عمران سے۔ اوہ آئیے اندر تشریف لے آئیے"..... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو عمران نے دروازے کے پٹ بند کر دیئے۔ لیکن چٹختی نہ لگائی تاکہ سلیمان خود ہی دروازہ کھول کر آسکے اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر ڈرائنگ روم میں آگیا۔

"تشریف رکھیے"..... عمران نے کہا اور وہ دونوں شکریہ کہہ کر صوفے پر اگلے بیٹھ گئے۔

"فرمائیے کیا پینا پسند کریں گے آپ"..... عمران نے بڑے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"اوہ۔ کچھ نہیں..... عمران صاحب سے ملنا ہے وہ موجود نہیں ہیں کیا"..... اس لمبے قد والے نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔ "ابھی آجاتے ہیں ڈراما ریٹ تک گئے ہیں کچن کا سودا سلف لینے کے لئے"..... عمران نے جواب دیا۔

"کچن کا سودا سلف لینے" مگر..... اس آدمی نے حیران ہو کر کہا اور دوسرا آدمی بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"دراصل وہ انتہائی کنبوس آدمی ہیں اور پھر انتہائی دہی اور ہلکی بھی ہیں اس لئے خود جا کر سودا سلف لے کر آتے ہیں۔ ویسے میرا کام ان سے ملنے کے لئے آنے والوں کی چیکنگ ہے۔ اس لئے پلیز آپ مجھے پہلے بتائیے کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ آپ کے اسمائے گرامی

تاثرات امجر آئے تھے جیسے وہ اپنے سامنے کسی انسان کی بجائے کسی
ما فوق الفطرت ہستی کو دیکھ رہا ہو اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"میرا نام علی عمران ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
پھر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔
"علی عمران - آپ - مگر - وہ تو سودا سلف"..... تموجن اور بھی
زیادہ حیران ہو گیا۔

"وہ ویسے تو میرا باورچی ہے اس کا نام اللہ جھ سے ملتا جلتا ہے یعنی
سلیمان - اس لئے بعض اوقات جلدی میں نام تبدیل بھی ہو جاتے ہیں"
..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تموجن نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے عمران کا مصافحے کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا اور
انتہائی گر جو شانہ انداز میں مصافحہ کیا ماکل سے بھی عمران نے ہاتھ ملایا
اور پھر انہیں صوفے پر بٹھا کر وہ بھی سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب ہم نجانے کس قدر خطرناک اور جان لیوا حالات
سے گزر کر آپ تک پہنچے ہیں اور سارے رستے ہمارے دل امید و بیم
کی کیفیات میں مسلسل لرزتے رہے ہیں - اس لئے جیسے ہی آپ نے
مادام ٹاں کا نام لیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے دل کی کیا کیفیت
ہوئی ہوگی کہ جن کے خلاف ہم مد لینے کے لئے اس قدر صوبہ تیں
تھیل کر آئے ہیں آپ اس کے ساتھی ہیں"..... تموجن نے کہا۔

"آپ کی یہی کیفیت دیکھ کر تو میں نے اپنا تعارف بھی کر دیا ہے
ورنہ تو شاید آپ کی ملاقات سلیمان سے ہوتی" - عمران نے مسکراتے

کیا ہیں - آپ کے آنے کا مقصد کیا ہے"..... عمران نے کہا۔
"اودہ تو آپ ان کے سیکرٹری ہیں - ویسے سوری مسٹر ہم آپ سے
اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کر سکتے یہ انتہائی خفیہ معاملہ ہے اللہ
نام بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے - میرا نام تموجن ہے اور میرے
ساتھی کا نام ماکل ہے اور ہم روسیاء فیڈریشن کی ایک ریاست
تاتارستان سے آئے ہیں"..... تموجن نے کہا۔

"مادام ٹاں کو آپ جانتے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے - ان دونوں کے
چہروں پر لکھت مایوسی تیرنے لگ گئی۔

"اودہ - اودہ - تو یہ بات ہے - او - کے ہمیں اجازت دیکھتے اب ہمارا
علی عمران صاحب سے ملنا نہ صرف فصول ہے بلکہ - بہر حال خدا حافظ"
..... تموجن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ارے - ارے - تو یہ مادام ٹاں اس قدر بد صورت ہے کہ صرف
نام سن کر آپ نے دوڑ لگا دی - ویسے گھبراہٹیں نہیں عمران صاحب کا
اس چرمل ٹائپ کی عورت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دوسری بات
یہ کہ مسلمان کو ایک عورت کے صرف نام سے اس قدر خوفزدہ نہیں
ہونا چاہیے اور پھر مسلمان بھی وہ جو تاتاری ڈیگر زہوں"..... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو دروازے کے پاس پہنچ جانے والا تموجن
ایک جھٹکے سے مڑا۔

"آپ - آپ کون ہیں - آپ"..... تموجن کے پھرے پر ایسے

ہوئے کہا اور تموجن اور ماکل دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"بے حد شکر یہ جناب۔"..... لیکن آپ ہمارے متعلق کیسے جانتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہی بات ابھی تک نہیں آئی..... تموجن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کے متعلق۔" میری تو آپ سے زندگی میں پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مادام ٹاں کا نام لیا۔ آپ نے تاتار ڈیگرز کا نام لیا۔ آپ نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ ہم مسلمان ہیں یہ تو میں جانتا ہوں کہ مادام ٹاں سرکاری عہدے دار ہے اور آپ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے آپ اسے جانتے ہوں لیکن آپ کا ہمارے سامنے براہ راست اس کا نام لینا یہ انتہائی عجیب سی بات ہے دوسری یہ کہ تاتار ڈیگرز تو انتہائی خفیہ تنظیم ہے اور پھر ایک لحاظ سے تاتارستان کی مقامی تنظیم ہے اس لئے اس کے متعلق اس قدر دور دراز علاقے میں آپ کا جانتا اور پھر آپ کا براہ راست ہمارے متعلق یہ بتا دینا کہ ہمارا تعلق تاتار ڈیگرز سے ہے یہ سب باتیں اس قدر عجیب ہیں کہ میرے ذہن کو ان باتوں نے ماؤف کر دیا ہے....." تموجن نے کہا۔

"ایس کوئی بات نہیں مسٹر تموجن۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق علم نہیں ہے وہ انتہائی باخبر قسم کی تنظیم ہے اوز مجھے فخر ہے کہ میں اس کے لئے کام کرتا ہوں۔"

لیک عورت مار تھیا کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ جو کہ غیر ملکی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ اطلاعات بھی مل رہی تھیں۔ اسے اکیرمیا کے ایک سرکاری ایجنٹ ڈکسی کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔ برڈکسی کو بھی اسی روز ہلاک کر دیا گیا ہے جس روز مار تھیا کو ہلاک یا گیا۔ تو ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے انکوائری کرنی تھی۔ رتھیا کے متعلق معلوم ہوا کہ اس کا تعلق روسیہ فیڈریشن کی ہینسی یورپی کے تاتار سیکشن سے ہے اور اس سیکشن کی انچارج اس کی حقیقی چچی مادام ٹاں ہے۔ جو پہلے کے۔ جی۔ بی کی انتہائی معروف اسوسہ ری ہے۔ ان معلومات کے حصول کے بعد یہ معلوم کیا گیا کہ وہاں پاکیشیا میں کیوں آئی تھی تو پتہ چلا کہ روسیہ سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری کرائن سے اس نے کوئی لسٹ حاصل کرنی تھی اور اس سے تاتارستان کی ایک خفیہ تنظیم تاتار ڈیگرز جو کہ وہاں کی مسلمانوں کی تنظیم ہے کے متعلق اس سے معلومات حاصل کرنی میں۔ پھر کرائن غائب ہو گیا اور سفارت خانے کی طرف سے یہ بتایا گیا کہ وہ طویل رخصت پر واپس روسیہ چلا گیا ہے لیکن پھر اطلاعات میں کہ مادام ٹاں وہاں آئی تھی اور کرائن سے ملی تھی۔ اس کے بعد روس کو اطلاع ملی کہ تاتارستان میں تاتار ڈیگرز کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا گیا ہے اور اس کے سارے آدمیوں کو جن جن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ تو تھیں وہ معلومات جو آپ حضرات کی تشریف آوری سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذریعے سے مجھ تک پہنچی تھیں۔ پھر آپ

”سلیمان آ رہا ہوگا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان نوں نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”سلیمان“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں دروازے کے سامنے بگڑتے ہوئے سلیمان کو آواز دی۔

”جی صاحب“..... سلیمان نے واپس دروازے پر آکر مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں شاپنگ بیگ پکڑے تھے۔

”مہمان بہت دور سے آئے ہیں“..... عمران نے اسی طرح مدہ لہجے میں کہا۔

”جی صاحب“..... سلیمان نے کہا اور مرکز واپس کچن کی طرف بھاگا۔

”عمران صاحب میرے خیال میں اب آپ کو یہ بتانا تو فصول ہی ہے، کہ ہم کس لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں آپ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے۔“ دیئے آپ تک جو اطلاعات تاتار ڈیگز کے خاتمے کے متعلق تھیں وہ درست ہیں۔“ کرائن والی بات ہمارے لئے نئی ہے اصل یہ ہے کہ ہمارا تعلق تاتار ڈیگز کے ایسے سیشن سے ہے جو کہ ذی علاقوں میں رہتا ہے اور اسلحہ کی سپلائی کا کام کرتا ہے۔ رستان کے دارالحکومت گراز میں تاتار ڈیگز کا ہیڈ کوارٹر تھا اور اس کے سارے سیشن کام کرتے تھے۔ تاتار سیشن نے ان سب کو بطور برصغیر اکرا دیا ہے۔ صرف ہمارا سیشن بچ گیا ہے۔ اس لئے

تشریف لائے۔ آپ کا قد و قامت۔ حلیہ۔ آپ کی آنکھوں اور بالوں کا رنگ یہ سب کچھ دیکھ کر میں نے ایک ہی نظر میں پہچان لیا کہ آپ کا تعلق کسی پہاڑی علاقے سے ہے اور ایسا پہاڑی علاقہ جہاں اچھی خاصی سردی پڑتی ہے۔ پھر جب آپ بولے تو آپ کا لہجہ سن کر مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کا تعلق روسیہ سے ہے اور تاتارستان کا زیادہ رقبہ بھی پہاڑی ہے۔ پھر آپ نے کہا کہ انتہائی خفیہ بات ہے اور ساتھ ہی آپ نے خود تاتارستان کا نام لے دیا۔ تو فوراً میرے ذہن میں دو باتیں آ گئیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کا تعلق روسیہ سیکورٹی کے تاتارستان سیکشن سے ہو سکتا ہے اور تاتار ڈیگز سے بھی سہجانیہ میں نے جینٹنگ کے لئے آپ کے سامنے مادام ڈاٹاں کا نام لیا۔ اس نام کے سامنے آنے سے آپ پر جو رد عمل ہوا اس سے مجھے یہ چل گیا کہ آپ کا تعلق بہر حال تاتار سیکشن سے نہیں ہے۔ پھر واپس جاتے ہوئے آپ نے آخر میں خدا حافظ کہا تو میں سمجھ گیا کہ آپ مسلم ہیں اور تاتار ڈیگز بہر حال مسلم افراد پر مبنی تنظیم ہی ہے“..... عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور توجہ اور ماکل دونوں کے منہ تفصیل سن کر حیرت سے کھلے کھلے رہ گئے۔

”حیرت ہے۔ کمال ہے۔ واقعی آپ کے متعلق جو کچھ ہم نے سنا تھا آپ اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔“ توجہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور اس لمحے بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک پڑے۔

اب ایک لحاظ سے تاتار ڈیگز کا میں حیف ہوں۔ لیکن صرف نام کا کیونکہ ہمارا سیکشن بے حد محدود ہے اور ہم وہ طاقت بہر حال حاصل نہیں کر سکتے جس کے لئے تنظیم قائم کی گئی تھی ماکل کے تعلقات وہاں بے حد وسیع ہیں اس نے آپ کے متعلق سنا تو اس نے مجھ سے ذکر کیا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس تاتار ڈیگز کی حمایت پر اتر آئے تو تنظیم اپنا عظیم مقصد پورا کر سکتی ہے چنانچہ ہم ایک امید کے ساتھ وہاں سے چل پڑے بہر حال یہ تفصیل تو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم کس قدر مشکل حالات سے گزر کر کہاں پہنچے ہیں اور کہاں آپ کا فلیٹ تلاش کرنے کے لئے ہمیں کس قدر جدوجہد کرنی پڑی ہے.....

توچون نے کہا۔

"تاتار ڈیگز کا مقصد کیا تاتارستان کو روسیہ فیڈریشن سے آزادی دلوانا ہے..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ یہی مقصد تھا۔ ایک ماہ بعد پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس ہو رہا ہے جس میں یہ قرار داد پیش ہوئی ہے اور جہاں تک میری معلومات ہیں تاتار ڈیگز نے ایسے انتظامات کر رکھے تھے کہ یہ قرار داد منظور ہو جاتی لیکن اب..... توچون بات کرتے کرتے رک گیا۔

"آپ کی پارلیمنٹ میں مسلم ارکان کی تعداد کتنی ہے..... عمران

نے پوچھا۔

"چار ممبر ہیں..... توچون نے جواب دیا۔

"اور کل ممبر کتنے ہیں..... عمران نے پوچھا۔

"ساتھ..... توچون نے جواب دیا۔

اسی لمحے سلیمان ٹرائی دھکیلتا ہوا اندر آیا اور اس نے چائے اور دوسرا کھانے کا سامان میز پر لگانا شروع کر دیا۔

"لیجئے چائے پیجئے..... عمران نے کہا اور سب نے سلیمان کی بنائی ہوئی چائے کے کپ اٹھا کر سپ کرنے شروع کر دیئے۔

"مسٹر توچون آپ کے جذبے واقعی قابل قدر ہیں لیکن تاتار ڈیگز جس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ تاتارستان کی مسلم اقلیت پر مشتمل ہے اور اس کا مقصد تاتارستان کو روسیہ فیڈریشن سے آزادی دلا کر خود مختار ریاست بنانا ہے۔ وہ یہ مقصد کس طرح حاصل کرے گی۔ یہ کام تو سیاسی ہے اور ساتھ میں سے چار مسلم ممبر کس طرح قرار داد منظور کر سکتے ہیں اور اگر یہ قرار داد منظور بھی ہو جائے تو اس سے مسلم اقلیت کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ ریاست تو پھر بھی غیر مسلم ہی رہے گی اور آخری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے آپ کس قسم کی مدد چاہتے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو سیاسی طور پر آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتی اور نہ ہی غیر مسلم ارکان کو زبردستی قرار داد کے حق میں ووٹ دینے پر مجبور کر سکتی ہے..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔ لیکن اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ آپ کو تاتارستان کے صحیح اندرونی حالات کا علم نہیں ہے۔ اصل حالات یہ ہیں کہ تاتارستان روسیہ کی سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے

والی ریاست ہے اسی فیصد تیل صرف تاتارستان میں پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ معدنی ذخائر بھی یہاں بے پناہ ہیں اور یہ سارا علاقہ صنعتی لحاظ سے بے حد ترقی یافتہ ہے یہاں مسلم آبادی کو اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور یہاں سے مسلم تاتاریوں کو روسیہ کی دوسری ریاستوں اور علاقوں میں آباد کر دیا گیا ہے جب کہ وہ سب تاتاری ہیں اور واپس تاتارستان آنے کے لئے بے چین ہیں اس لئے جیسے ہی تاتارستان کی آزادی کا اعلان ہو گا۔ پورے روسیہ میں پھیلے ہوئے تاتاری انتہائی تیز رفتاری سے واپس اپنے وطن آجائیں گے اور اس طرح تاتارستان لازماً مسلم ریاست بن جائے گی۔ اس کی ایک وجہ تو ان کا قدیم وطن ہے اور دوسری وجہ تاتارستان کی دولت ہے یہاں انہیں بہتر ذرائع آمدنی میسر ہونگے حکومت بھی مسلم ہوگی اس لئے ان کی آباد کاری بھی بہتر انداز میں ہو سکے گی۔ تاتار ڈیگرز نے دراصل یہی کام کیا ہے کہ روسیہ میں پھیلے ہوئے تاتاریوں کی مختلف خفیہ مسلم تنظیموں سے رابطے قائم کئے اس طرح تاتارستان مسلم ریاست بن جانے کی راہ ہموار کر دی لیکن اصل بات اس کی آزادی کی قرارداد ہے اور اس قرارداد کو روکنے کے غرض سے روسیہ سیکورٹی اور اعلیٰ حکام نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر رکھا تھا لیکن آج تک انہیں تاتار ڈیگرز کے بارے میں علم نہ ہو سکا تھا۔ مگر اب اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی اور شاید ایسا کر ان کی وجہ سے ہوا ہو گا۔ مجھے تو اس بارے میں علم نہیں ہے۔..... تو جن نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ ایسا ممکن ہے۔ لیکن اس علاقے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس یا میں آپ کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔.....“ عمران نے کہا۔

”اگر آپ صرف استا کر دیں کہ روسیہ سیکورٹی کے تاتار سیکشن کو کسی بھی طرح ہمارے خلاف کام کرنے سے روک دیں۔ اس کی توجہ کسی بھی طرح کسی اور طرف موڑ دیں یا اس کا خاتمہ کر دیں تو ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔.....“ تو جن نے کہا۔

”لیکن کس طرح۔ تاتار ڈیگرز تو آپ کے بقول ختم ہو گئی۔ آپ کا تعلق صرف اسلحہ سپلائی سے تھا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر اس کے سب افراد ختم ہو گئے اور بقول آپ کے پارلیمنٹ کے انتخاب میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔.....“ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب تاتار ڈیگرز کا اصل سربراہ ولیدوف ہے۔ اس نے اپنے آپ کو اور اپنے مرکزی ہیڈ کوارٹر کو اس قدر خفیہ رکھا ہوا ہے کہ اس کے متعلق صرف مجھے یا نارش جے ہم جیف کہتے تھے صرف اسے معلومات حاصل تھیں۔ مجھے اس لئے کہ میں ان تک اسلحہ سپلائی کرتا تھا۔ جے تاتار سیکشن نے تاتار ڈیگرز کا ہیڈ کوارٹر سمجھ کر تباہ کیا ہے وہ اس کا سینڈ ہیڈ کوارٹر تھا۔ اصل ہیڈ کوارٹر ابھی محفوظ ہے اور تاتار ڈیگرز کا مین سیکشن بھی محفوظ ہے اور اب وہ لازماً کھل کر سامنے آجائیں گے۔ اس طرح تاتار ڈیگرز ایک بار پھر اپنا اصل کام شروع کر دے گا اور ہم وہاں اپنا وجود خود ہی تسلیم کرالیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو میں

آپ کی ولیدوف سے وہاں تفصیلی ملاقات بھی کروا دوں گا..... تموجن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا اب ان سے کسی طرح رابطہ نہیں ہو سکتا..... عمران نے کہا۔

”ہو تو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے لانگ ریج ٹرانسمیٹر چاہیے۔“

تموجن نے کہا۔

”میں لے آتا ہوں.....“ عمران نے کہا اور صوفے سے اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے خاص کمرے سے انتہائی جدید لانگ ریج ٹرانسمیٹر اٹھا کر لے آیا۔

”یہ لیجئے یہ انتہائی جدید ٹرانسمیٹر ہے اس پر ہونے والی کال کی ضرور ہو سکتی ہے لیکن اس پر ہونے والی گفتگو کسی کو سمجھ نہیں آسکے گی۔ کیونکہ ہر لفظ کے بے شمار ٹکڑے ہو کر کیچ ہوں گے۔ اس لئے سوائے اس کے کہ کوئی انسانی آواز ہے اور کچھ سمجھ نہ آئے گا۔ آپ اطمینان سے اور کھل کر بات کر سکتے ہیں.....“ عمران نے کہا تو تموجن کا چہرہ کھل اٹھا اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو چیف آف ایس سیکنڈ کانٹک۔ چیف باس اور۔“

تموجن نے کال دینی شروع کر دی۔

”یس۔ چیف باس انڈنگ اور۔“..... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک سخت آواز سنائی دی۔

”چیف باس میں ایک انتہائی خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر بات

کر رہا ہوں جس کی کال کیچ نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی اس پر ہونے والی گفتگو سنی یا نیپ کی جاسکتی ہے۔ اس لئے میں کھل کر بات کر رہا ہوں آپ بھی کھل کر بات کریں کیونکہ آپ سے ایک انتہائی اہم معاملے پر گفتگو کرنی ہے۔ اور۔“ تموجن نے کہا۔

”سپیشل کوڈ۔ اور۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹی۔ ایس۔ ایس اور۔“ تموجن نے کہا۔

”او۔ کے..... بات کرو میں ولیدوف بول رہا ہوں۔ تم کہاں غائب ہو گئے ہو۔ میں نے تم سے رابطہ کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن اب تک تم سے رابطہ نہیں ہو سکا اور اب تم نے خود ہی کال کر دی ہے۔ اور۔“ اس بار دوسری طرف سے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا گیا۔

”چیف باس میں پاکیشیا کے دارالحکومت سے بول رہا ہوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے مشہور ایجنٹ جناب علی عمران کے فلیٹ سے۔ یہ ٹرانسمیٹر جس پر میں بات کر رہا ہوں انہی کا فراہم کردہ ہے اور وہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ماکل نے مجھے تاتار ڈیگرز کے سب ہیڈ کو آرڈر اس کے چیف اور باقی سیٹ اپ کے خاتمے کی اطلاع دی تو میں نے اپنے سیکشن کو فوری طور پر انڈر گراؤنڈ کر دیا۔ ماکل نے ایک تجویز پیش کی کہ ہم اگر تاتار سیکشن کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی امداد حاصل کر لیں تو ہمارا مشن اب بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ مجھے اس کی یہ بات پسند آئی چنانچہ میں اس کے ساتھ عمران

صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ عمران صاحب تاتار ڈیگز اور مادام ٹاں کے بارے میں بھی جانتے ہیں اور انہیں ہمارے مشن کا بھی پہلے سے علم ہے لیکن چونکہ انہیں تفصیلات کا علم نہ تھا اس لئے وہ اس معاملے میں متذبذب تھے۔ جس پر میں نے آپ کے متعلق بتایا تو انہوں نے آپ سے فوری طور پر براہ راست بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس لئے آپ سے بات ہو رہی ہے۔ اور..... تموجن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے تم کہاں پہنچ گئے۔ حیرت ہے۔ مجھے ان کا خیال تک نہیں آیا۔ حالانکہ میں ان کے متعلق اچھی طرح جانتا ہوں۔ میری ان سے بات کرو۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا۔“

”ہیلو مسٹر ولیدوف۔ میں علی عمران بول رہا ہوں اور.....“

عمران نے ٹرانسمیٹر کو خود آپریٹ کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ سے اس طرح براہ راست بات کرتے ہوئے مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ میں سابقہ روسیہ کی ایک خصوصی ایجنسی سے متعلق رہا ہوں۔ اس ایجنسی میں آپ کے کارناموں پر باقاعدہ فائل موجود ہے میری آپ سے براہ راست تو کبھی ملاقات نہیں ہوئی لیکن میں آپ کے تمام کارناموں سے پوری طرح واقف ہوں۔ میں تموجن اور ماکل دونوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے آپ سے رابطہ کر لیا ہے آپ مجھ سے جو پوچھنا چاہیں میں حاضر ہوں مجھے معلوم ہے کہ آپ پوری دنیا کے مسلمانوں کی حمایت میں کام

کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ تاتار ڈیگز اور تاتارستان کے لئے بھی ضرور کام کریں گے۔ پوری تاتاری قوم آپ کی احسان مند رہے گی۔ اور..... دوسری طرف سے ولیدوف نے انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

”آپ کی باتیں سن کر تو میرا بھی دل کہہ رہا ہے کہ میں بھی جاکر اس عمران سے ملوں جس کی اس قدر تعریفیں آپ کر رہے ہیں۔ میں تو حقیر فقیر پر تقصیر قسم کا آدمی ہوں۔ بہر حال میری معلومات کے مطابق تو تاتار ڈیگز کا مادام ٹاں اور اس کے سیکشن نے مکمل خاتمہ کر دیا ہے جب کہ اب مسٹر تموجن نے بتایا کہ ایسا نہیں ہے دوسری بات یہ کہ آزادی کے اعلان کے باوجود تاتارستان مسلم ریاست بہر حال نہ بن سکے گی اور ایک بات اور بھی ہے کہ کیا روسیہ فیڈریشن آزادی کے اس اعلان کو قبول بھی کر لے گی یا نہیں اگر اس نے اسے قبول نہ کیا تو پھر کیا ہوگا۔ اور.....“

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب آپ کو معلوم ہوگا کہ تاتارستان میں تاتار اور روسیائی نسل کے افراد آباد ہیں۔ تاتاری ایک عظیم قوم ہیں۔ روسیائی قوم صدیوں تک ان کی غلام رہی ہے۔ آج سے تقریباً پانچ سو سال قبل جب تاتاری آپس میں لڑ پڑے اور کریمیا کے تاتاریوں نے وانگا کے تاتاریوں پر حملہ کر کے ان کو تباہ کر دیا تو روسیہوں کو موقع مل گیا چنانچہ روسیہ کے بادشاہ ڈیکان نے تقریباً ساڑھے چار سو سال قبل مرکزی شہر گازان فتح کر لیا اور پھر دریائے وانگا سے کوہ یورال تک

دی گئی۔ گو ایسا روسیاءوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے کیا تھا۔ لیکن اس سے مسلمانوں میں زندگی کی ایک نئی روح بھونکی گئی اور ترکستان۔ بشکیریا۔ شمالی قفقاز اور آذربائیجان کے مسلمان پھر آپس میں متحد ہونے لگے۔ لیکن دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد جب روسیاءوں کو مسلمانوں کی ضرورت نہ رہی تو انہوں نے ایک بار پھر ان پر قلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے اور پھر لاکھوں مسلمان شہید ہوئے اور لاکھوں کو سائیریا پہنچا دیا گیا۔ لیکن تاتارستان کے مسلمان مسلسل روسیائی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے رہے اور پھر روسیاء نے بہادرستان پر حملہ کر دیا اور بہادرستان کے غیرت مند اور بہادروں نے روسیاء جیسی سپر پاور کا ایسا مقابلہ کیا کہ آخر کار اسے بہادرستان سے واپس جانا پڑا اور روسیائی ہتھیار اس قدر زخمی ہو گیا کہ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ لیکن بہر حال روسیائی سلطنت فیڈریشن کے طور پر قائم رہی اور تاتارستان کو روسیائی فیڈریشن میں خود مختار جمہور، کا درجہ دے دیا گیا۔ لیکن تاتاری جو صدیوں سے روسیائی غلامی کے خلاف لڑ رہے ہیں وہ روسیاء سے مکمل آزادی چاہتے ہیں سہتاخیر تاتارستان کو روسیاء سے مکمل طور پر آزاد کرانے کے لئے تاتار ڈیگز کے نام سے خفیہ تنظیم قائم کر دی گئی۔ جس نے نہ صرف تاتارستان کے مسلمانوں کو بیدار کیا بلکہ ہمسایہ ریاستوں بشکیریا اور کالمسک میں آباد مسلمانوں کو بھی بیدار کرنے کے لئے کام کیا اور وہاں بھی تنظیمیں قائم ہو گئیں اور اب صورت حال یہ ہے کہ جیسے ہی

کا وسیع علاقہ روسیاءوں کے قبضے میں آ گیا۔ لیکن تاتاریوں نے روسیاءوں کی غلامی قبول نہ کی اور وہ بار بار آزادی کے لئے اٹھتے رہے۔ اس کو روکنے کے لئے روسیاء نے روسیائی نسل کے افراد کو وہاں آباد کرنا شروع کر دیا اور تاتاریوں کو وہاں سے نکال کر دیگر مختلف ریاستوں میں زبردستی بھجوا دیا۔ بہر حال اس عمل کے دوران لاکھوں تاتاری شہید ہوئے اور لاکھوں ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ پھر آج سے تقریباً سو سال قبل باجانی فون نے روسیاء کو شکست دے دی تو تاتاریوں نے ایک بار پھر روسیائی غلامی سے نجات حاصل کرنے کی ٹھانی اور ترکستان، داگ اور استراخان کے پورے علاقے میں ایدال یورال سلطنت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا۔ یہ مسلم تحریک تھی لیکن اس تحریک کو کچلنے کے لئے روسیائی فوج نے لاکھوں مسلم تاتاریوں کو شہید کر دیا جس سے وقتی طور پر یہ تحریک دب گئی۔ پھر آج سے تقریباً پچھتر سال پہلے زار روسیاء کی حکومت ختم ہوئی تو تاتاریوں نے ایک بار پھر آزادی کا پرچم بلند کر دیا۔ لیکن پھر غداروں کی وجہ سے یہ تحریک بھی ناکام ہو گئی اور روسیائی حکومت قائم رہی تاہم تاتاری مسلمان مسلسل آزادی کے لئے کوشاں رہے اس آزادی کو روکنے کے لئے روسیائی حکومت نے مسلمانوں پر قلم و ستم کی اجہا کر دی۔ لاکھوں مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا اور لاکھوں کو سائیریا کی برف کی نذر کر دیا گیا۔ پھر دوسری جنگ عظیم کے موقع پر روسیاء کو جب بہادر تاتاریوں کی ضرورت پڑی تو انہیں رام کرنے کے لئے مذہب کی آزادی

تاتارستان پارلیمنٹ آزادی کی قرار داد پاس کرے گی بشکیریا اور کالمکس میں بھی آزادی کا اعلان ہو جائے گا اور وہ لاکھوں کروڑوں تاتاری جنہیں روسیہاوں نے سینکڑوں سالوں سے ان کے وطن سے دور رکھا ہے تیزی سے واپس آنا شروع کر دیں گے اور پھر نہ صرف تاتارستان بلکہ دوسری ہمسایہ ریاستیں بھی مسلم ریاستوں میں تبدیل د جائیں گی اور پھر باقی مسلم ریاستوں سے مل کر ایک بہت بڑا اسلامی بلاک قائم ہو جائے گا۔ جو یقیناً سپر پاور ہوگا۔ اکیرمیا اور روسیہ سپر پاور سے بھی بڑی سپر پاور۔ یہ ساری تفصیل میں نے اس لئے بیان کر دی ہے کہ تاکہ آپ کے ذہن میں یہ بات رہے کہ تاتاری آج آزادی کے لئے کوشش نہیں کر رہے بلکہ سینکڑوں سالوں سے آزادی کی مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں۔ پہلے حالات اس کے موافق نہ تھے اس لئے وہ کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ لیکن اب حالات موافق ہیں اس لئے ہمیں یقین ہے کہ اب تاتاری کامیاب رہیں گے اور اگر یہ موقع ضائع چلا گیا تو پھر شاید صدیوں تک دوبارہ موقع نہ ملے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ روسیہاؤں فیڈریشن اسے تسلیم کر لے گی یا نہیں تو اس کی ہمیں فکر نہیں ہے۔ آزادی کی باضابطہ قرار داد منظور ہونے کے بعد تاتاری کھل کر روسیہاؤں حکومت اور فوج کے مقابل آجائیں گے اور جہاد شروع کر دیں گے۔ ہمارا خفیہ منصوبہ یہ ہے کہ چونکہ روسیہ کا اسی فیصد تیل تاتارستان سے نکلتا ہے اس لئے آزادی کا اعلان ہوتے ہی ہماری عظیم آئل فیلڈ پر قبضہ کر لے گی۔ آئل فیلڈ پر کام کرنے

والوں کی زیادہ تعداد تاتاریوں کی ہے۔ اس لئے وہاں آسانی سے قبضہ ہو جائے گا اور پھر اس آئل فیلڈ کی وجہ سے روسیہاؤں فیڈریشن کو آخر کار گھٹنے ٹیکنے پڑ جائیں گے اور یہ گیا آپ کا یہ سوال کہ پارلیمنٹ میں اس وقت غیر مسلم ممبرز کی تعداد مسلم ممبرز سے زیادہ ہے۔ اس لئے ہم غیر مسلم ممبرز کو کس طرح آزادی کی قرار داد کے حق میں ووٹ دیتے پر مجبور کریں گے تو اس کا بندوبست ہم نے کر رکھا ہے اور آپ سے کیا چھپانا۔ اس کے لئے ہم نے ایک خفیہ منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ تمام غیر مسلم اراکین کے قدامت اور حیلوں کے مطابق ہم نے اپنے آدمیوں کو تیار کر رہے ہیں انہیں مکمل تربیت دی جا رہی ہے۔ اجلاس سے ایک روز پہلے اصل ممبرز کو اعوا کر لیا جائے گا اور ان کی جگہ ہمارے آدمی لے لیں گے اور دوسرے روز متفقہ طور پر آزادی کی قرار داد پاس کرادی جائے گی اور اس طرح سارے غیر مسلم ارکان بھی قرار داد کے حق میں ہی ووٹ دیں گے۔ صدر اور وزیراعظم پہلے ہی مسلم ہیں۔ اس لئے صورت حال کو بعد میں آسانی سے سنبھال لیا جائے گا۔ اور..... ولیدوف نے باقاعدہ ایک طویل تقریر کرتے ہوئے کہا۔

”مسٹر ولیدوف مجھے تاتاریوں کی اس جدوجہد کے بارے میں مختصر طور پر تو علم تھا لیکن آپ نے جس طرح تفصیل سے یہ سب کچھ بتایا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں اور عظیم تاتاری قوم کو سلام پیش کرتا ہوں آپ کا منصوبہ شاندار ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا کرے لیکن آپ مجھے یہ بتائیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

یا میں آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ تاکہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو یہ سارے حالات بتا کر ان سے مدد کی درخواست کروں۔ اور..... عمران نے کہا۔

"آپ کی طرف سے اس حوصلہ افزائی کا بے حد شکریہ۔ آپ کو معلوم ہے کہ روسیہ سیکورٹی بے حد فعال انتہائی منظم اور انتہائی باوسائل و بجٹسی ہے۔ انہوں نے اپنے طور پر تو تاتار ڈیگز کا خاتمہ کر دیا ہے لیکن جلد ہی انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تاتار ڈیگز ختم نہیں ہوئے۔ اس لئے وہ دوبارہ اس کے خلاف کام شروع کر دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ غیر مسلم ارکان کو پہلے ہی اپنی تحویل میں لے لیں۔ اس طرح ہمارا اصل منصوبہ فیل ہو جائے گا اور ہماری تنظیم اتنی تربیت یافتہ بھی نہیں ہے اور اتنی باوسائل بھی نہیں ہے کہ روسیہ سیکورٹی کا مقابلہ کر سکے۔ اس لئے آپ اگر روسیہ سیکورٹی اور خاص طور پر اس کے تاتار سیکشن کو اس وقت تک کسی طرح لٹھالیں جب تک قرارداد پاس نہیں ہو جاتی تو تاتارستان آزاد ہو جائے گا۔ اور..... ولیدوف نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم وہاں پہنچ کر تاتار سیکشن کے خلاف کام کریں اور اگر روسیہ سیکورٹی کے ایجنٹ آئیں تو ان کا بھی مقابلہ کریں اور باقی کام آپ کرتے رہیں گے اور کر لیں گے۔ اور..... عمران نے کہا۔

"بالکل جتنا باقی کام آپ ہم پر چھوڑ دیں۔ ہم کر لیں گے۔ اور....."

..... ولیدوف نے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی سرکاری جموری کی وجہ سے کام نہ کر سکی تو بہر حال میں تو آزاد آدمی ہوں۔ میں آپ کے ساتھ مل کر تاتارستان کی آزادی کے لئے کام کروں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بہت شکریہ جناب۔ آپ کے اس وعدے نے میرا حوصلہ اس قدر بڑھا دیا ہے کہ اب مجھے سینکڑوں سالوں سے جاری آزادی کے لئے تاتاری جدوجہد منزل تک پہنچنی نظر آ رہی ہے۔ تو چن اور ماکل آپ کے پاس موجود ہیں آپ کو جس قسم کی بھی ضرورت ہو یہ آپ کے ساتھ رہیں گے۔ میں بھی ٹرانسمیرز آپ کو رپورٹ دیتا رہوں گا اور آپ کے مشورہ لیتا رہوں گا۔ اور..... ولیدوف کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"او۔ کے۔ اور اینڈ آل..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیرز آف کر دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ تاتار ڈیگز کی مدد کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔

پوچھ گچھ کر سکتی ہیں۔..... دوسری طرف سے پال کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ گڈ بوائے۔ میں آرہی ہوں....." مادام ٹاں نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر کمرے کے بند دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے کمرے کے ایک کونے میں ایک سرپچر پر پڑے ہوئے آدمی کو دیکھا جس کے جسم پر صرف ایک انڈرویز تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس آدمی پر انتہائی بے رحمانہ اور غیر انسانی تشدد کیا گیا ہو۔ اس کے سینے سے لے کر سر کے گرد ایک بڑا سا گنٹوپ چڑھا ہوا تھا۔ جو سیاہ رنگ کا تھا۔ اس کے سینے سے اوپر اور آٹھ سے زیادہ بازو اس سیاہ گنٹوپ کی وجہ سے نظر نہ آرہے تھے۔ لیکن اس کے باقی جسم کی حالت سے ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ گنٹوپ میں چھپے ہوئے اس کے جسم کی کیا حالت ہوگی۔ گنٹوپ کے ساتھ بے شمار رنگ برنگی تاریں منسلک تھیں۔ جو ساتھ ہی موجود ایک قد آدم مشین میں غائب ہو رہی تھیں۔ جس پر بہت سے ڈائل تھے جو سب کے سب روشن تھے اور ان میں سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔ مشین کے قریب دو آدمی پال کے ساتھ موجود تھے ایک طرف کرسی رکھی ہوئی تھی۔ مادام اس کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بہت تشدد کرنا پڑا ہے اس پر....." مادام ٹاں نے اس آدمی کے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

مادام ٹاں بڑی بے چینی کے عالم میں اپنے وسیع و عریض دفتر میں ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید ترین اضطراب نظر آ رہا تھا۔ وہ بار بار اپنی مٹیاں پچھتی اور پھر کھوتی۔ اس کے چلنے سے باوجود فرش پر ٹکھے ہوئے قالین کے مسلسل دھم دھم کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

اچانک میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام ٹاں نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیں۔ کیا ہوا....." مادام ٹاں نے پچھتے ہوئے کہا۔

"کامیابی مادام۔ ہم اس کی قوت ارادی کچلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اب مشین نے اس پر کنٹرول کر لیا ہے۔ اب آپ اس سے

"یس مادام۔ انتہائی سخت جان آدمی ثابت ہوا ہے یہ۔ اب بھی یہ مشین کے کنٹرول میں جس طرح آیا ہے ہم ہی جلتے ہیں"..... پال نے کہا اور ایک مشین کے ساتھ ہک سے منسلک ایک مائیک اتار کر جس کے ساتھ لچے دار تار تھمی مادام کے ہاتھ میں دے دیا اور مادام نے اس کی سائڈ پر لگا ہوا این دبا دیا تو مشین پر کئی رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔

"کیا نام ہے جہارا"..... مادام نے سخت لچے میں کہا۔

"تموچن"..... مشین میں سے کھر کھراتی ہوئی سی ایک غیر انسانی آواز نکلی یوں لگتا تھا جیسے انسان کی بجائے مشین بول رہی ہو اور واقعی تھا بھی ایسا۔ اس مشین نے تموچن کے لاشعور کو کنٹرول میں کیا ہوا تھا۔ مادام جو سوال کرتی تھی وہ مشین مخصوص بہروں کی صورت میں تموچن کے لاشعور کو منطوقی تھی اور پھر لاشعور سے اس سوال کا جواب نکال کر وہ خود جواب دیتی تھی۔ ایک لحاظ سے تموچن کا لاشعور مادام سے گھٹکھو کر رہا تھا اور وہ سب کچھ بتانے کے لئے مجبور تھا جو کچھ اس کی یادداشت کے ذخیرے میں محفوظ تھا۔ تموچن خود تو بے ہوش تھا اس کے شعور کو معلوم ہی نہ تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

"جہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"..... مادام نے پوچھا۔

"تاتار ڈیگز سے"..... تموچن نے جواب دیا۔

"کیا عہدہ ہے جہارا تفصیل بتاؤ"..... مادام نے پوچھا۔

"میں سپلائی سیکشن کا چیف ہوں اور تاتار ڈیگز کو اسلحہ سپلائی کرنا میرے سیکشن کی ذمہ داری ہے"۔ تموچن نے جواب دیا۔
 "تمہیں پاکیشیا میں دیکھا گیا تھا۔ تم وہاں کیوں گئے تھے".....
 مادام نے پوچھا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی امداد تاتار ڈیگز کے لئے حاصل کرنے گیا تھا"..... تموچن نے جواب دیا۔

"جہارے ساتھ اور کون تھا اور تم کس سے ملے تھے اور کیا نتیجہ نکلا جہارے وہاں جانے کا"۔ مادام نے ہونٹ جباتے ہوئے پوچھا۔
 "میرے ساتھ ماکل تھا۔ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران سے ملے تھے۔ علی عمران سے طویل مذاکرات ہوئے اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو امدادی درخواست کرے گا اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی مجبوری سے امداد نہ کر سکی تو وہ خود بہر حال تاتار ڈیگز کے لئے کام کرے گا"..... تموچن نے جواب دیا۔

"جہارا اساتھی ماکل کہاں ہے"..... مادام نے پوچھا۔

"اسے میں عمران صاحب کے پاس چھوڑ آیا ہوں وہ ان کے ساتھ ہاں آئے گا"..... تموچن نے جواب دیا۔

"مگر تاتار ڈیگز کا تو خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ پھر تم کس تاتار ڈیگز کے لئے امداد لینے گئے تھے"..... مادام کے لچے میں حریت تھی۔

"تاتار ڈیگز ختم نہیں ہوئی وہ موجود ہے اس کا صرف سب

ہیڈ کوارٹر اور دو سیکشن ختم ہوئے ہیں۔..... متوجہ نہ جواب دیا تو
مادام بے اختیار اچھل پڑی۔

”اس کا اصل ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ چیف کون ہے۔ پوری
تفصیل بتاؤ۔..... مادام نے اس بار عصبیہ لہجے میں کہا۔
”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ چیف باس
ولیدوف ہے اور بس۔..... متوجہ نہ جواب دیا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آکر کیا کرے گی۔ کیا طے ہوا ہے؟
مادام نے پوچھا اس نے اپنے پہلے سوال پر اصرار نہ کیا تھا کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ لاشعور جھوٹ نہیں بولتا۔

”وہ روسیہ سیکورٹی کے تاتار سیکشن کے خلاف کام کرے گی۔ اسے
پارلیمنٹ کے اجلاس تک الجھائے رکھے گی یا اس کا خاتمہ کر دے گی اور
اگر روسیہ سیکورٹی کے ہیڈ کوارٹر سے سیکشن کی امداد کے لئے کسی کو
بھیجا گیا تو اس کا بھی خاتمہ کر دے گی۔..... متوجہ نہ جواب دیا۔

”لیکن اس سے تاتار ڈیگرز کو کیا فائدہ ہوگا۔..... مادام نے کہا۔
”تاتار ڈیگرز اپنے مشن میں کامیاب ہو جائے گی۔ پارلیمنٹ کے
اجلاس میں تاتارستان کی آزادی کی قرارداد منظور کرائی جائے گی۔“
متوجہ نہ جواب دیا۔

”وہ کس طرح۔ ممبران کی زیادہ تعداد تو غیر مسلموں کی ہے۔“
مادام نے اسی طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
”اس کی منصوبہ بندی چیف باس نے کر لی ہے۔ اس نے علی

عمران کو بتایا تھا کہ غیر مسلم ممبروں کی جگہ لینے کے لئے آدمی تیار کر
لئے گئے ہیں اور ایک روز پہلے اصل ممبرز کو اغوا کر لیا جائے گا اور ان
کی جگہ تاتار ڈیگرز کے آدمی لے لیں گے اور پھر قرارداد متفقہ طور پر
منظور کر لی جائے گی۔“ متوجہ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام نے
پال کی طرف دیکھا تو پال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ پال پہلے ہی
چیف کے سامنے اس قسم کی تجویز پیش کر چکا تھا۔
”عمران نے ولیدوف سے بات کیسے کی تھی۔..... مادام ٹراں نے
پوچھا۔

”ٹرانسمیر پر۔..... متوجہ نے جواب دیا تو مادام ٹراں بے اختیار
چونک پڑی۔

”کس فریکوئنسی پر۔..... مادام نے پوچھا تو متوجہ نے فریکوئنسی بتا
ی اور مادام کے چہرے پر یکھٹ مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔
”پاکیشیا سیکرٹ سروس یا عمران ماکل کے ساتھ کب آئے گا
تاتارستان۔..... مادام نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ بہر حال وہ جلد آئیں گے۔..... متوجہ نے
اب دیا۔

”ماکل کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ۔..... مادام نے پوچھا اور متوجہ نے
میل سے ماکل کا حلیہ بتا دیا۔

”عمران کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتاؤ۔..... مادام نے
ما اور متوجہ نے عمران کا حلیہ اور قد و قامت پوری تفصیل سے بتا

دی۔

"ولیدوف کا حلیہ بتاؤ..... مادام نے پوچھا۔

"میں اس سے ایک بار ملا ہوں۔ اس کے چہرے پر کتاب تھی۔"

تموچن نے جواب دیا۔

"قد و قامت کی تفصیل بتاؤ..... مادام نے پوچھا اور تموچن نے

تفصیل بتادی۔ لیکن اس بار آواز مدہم تھی۔

"اگر قرار داد منظور ہو گئی اور روسیہ نے اسے منظور نہ کیا تو پھر

تاتار دیگر ذکیا کرے گی..... مادام نے پوچھا۔

"پھر بھی....." تموچن نے آہستہ سے کہا اور پھر اس کی آواز نکلی

بند ہو گئی اور مشین کے ساتھ کھڑے دونوں آدمی تیزی سے مشین کو

آہستہ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی مشین بکھٹ

بند ہو گئی ایسے جیسے اس سے روح نکل گئی ہو۔

"یہ کیا ہوا....." مادام نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ آدمی مر گیا ہے اس کے ذہن پر پڑنے والے مسلسل دباؤ نے

اس کا خاتمہ کر دیا ہے....." ایک آدمی نے کہا اور مادام نے ہونٹ

بھینچ لئے اور مائیک پال کے حوالے کر کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو اور پال تم میرے پاس آؤ تاکہ

آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جاسکے....." مادام نے سرد لہجے میں کہا اور

واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔ پال نے مائیک مشین کے

ساتھ ہک سے لٹکایا اور پھر مادام کے پیچھے چل بڑا۔

روسیائی دارالحکومت کا وسیع و عریض ایر پورٹ باوجود وسیع و عریض ہونے کے اس طرح دوران نظر آ رہا تھا جیسے اس ایر پورٹ کا استعمال بند کر دیا گیا ہو۔ ابھی چونکہ ایکریمیا سے ایک فلائٹ یہاں پہنچی تھی اس لئے ایر پورٹ کے وسیع و عریض لاؤنج میں کچھ جھل جھل نظر آنے لگی تھی سو لیکن اس کے باوجود وہاں دورانی کا احساس نمایاں تھا البتہ مشین گنوں سے مسلح فوجی جگہ جگہ کھڑے نظر آ رہے تھے لیکن وہ اپنی اپنی جگہ اس طرح ساکت تھے جیسے انسانوں کی بجائے بجھے ہوں۔ اس فلائٹ سے عمران بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایکریمیا سے پہنچا تھا کاغذات کے لحاظ سے ان کا تعلق ایکریمیا کی ایک مشہور یونیورسٹی سے تھا اور وہ روسیہ کے مطالعاتی دورے پر آئے تھے۔

عمران کے ساتھ جولیا۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر اور جوانا موجود تھے۔ جوانا ان کے ساتھ ملازم کے طور پر آیا تھا اور سارا سامان اس نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب کہ عمران اور باقی ساتھی اپنی شکل و صورت سے واقعی یونیورسٹی کے پروفیسر رنگ رہے تھے۔ صرف جولیا اپنے اصل حلیے میں تھی۔ لیکن کاغذات کے لحاظ سے اس کا تعلق بھی یونیورسٹی سے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب چیکنگ کے مرحلے سے نکل کر ایئر پورٹ لاؤنچ سے باہر آگئے۔ سردی چونکہ کافی زیادہ تھی۔ اس لئے انہوں نے اوور کوٹ اور سرورں پر گرم ٹوپیاں پہن رکھی تھیں۔ جب کہ جوانا کے جسم پر صرف سیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔ ایئر پورٹ سے باہر نکل کر انہوں نے دو ٹیکسیاں ایجنج کیں اور تھوڑی دیر بعد وہ روسیہ کے مشہور گرانڈ ہوٹل میں پہنچ چکے تھے جہاں ان کے کمرے یونیورسٹی کی طرف سے پہلے سے بک کر دیئے گئے تھے۔

”کیا ہم براہ راست تاتارستان نہ جاسکتے تھے۔ وہاں بھی تو ایئر پورٹ ہوگا“..... تنویر نے کمرے میں پہنچے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہمیں مقامی فلائٹ مل سکتی تھی۔ لیکن وہاں تاتار سیکشن نے انتہائی سخت نگرانی کر رکھی ہے۔ اس لئے ہماری کڑی نگرانی کی جاتی اور ہم واقعی سوائے گھومنے پھرنے کے اور کچھ نہ کر سکتے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”پھر اب کیا پروگرام ہے“..... جولیا نے پوچھا۔

”ماکل ہم سے یہاں خود ہی رابطہ کرے گا۔ تاتارستان میں خفیہ طور پر ہمارے داخلے کے انتظامات اس کے ذمے ہیں“..... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”پھر جب تک وہ رابطہ کرے کیوں نہ دارالحکومت کی سیری کر لی جائے“..... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کرسیوں سے اٹھتے دروازے پر دستک ہوئی اور وہ سب چونک پڑے۔

”لیں۔ کم ان“..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک میٹر اندر داخل ہوا۔

”اس نے ٹرے میں شراب کی دو بڑی بوتلیں اور چھ جام رکھے ہوئے تھے۔

”ہم نے تو ابھی کوئی آرڈر نہیں دیا۔“ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”یہ ہوٹل کی طرف سے سب گلاسوں کو استقبالیہ کے طور پر پیش کی جاتی ہے جناب۔ اس کے چار جز نہیں لئے جاتے“..... میٹر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور ٹرے سے بوتلیں اور جام اٹھا کر اس نے میز پر رکھے اور جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس نے تیزی سے عمران کے ہاتھ پر رکھا اور ٹرے سمیت تیزی سے مڑ کر دایں دروازے کی طرف بڑھ گیا..... عمران نے حیرت بھرے انداز میں لفافے کو دیکھا باقی ساتھیوں کے بہروں پر بھی حیرت تھی..... لیکن وہ بولے نہیں۔ جب میٹر باہر چلا گیا تو عمران نے لفافہ کھولا اس کے اندر ایک کاغذ تھا جس

پر ہاتھ کی تحریر تھی..... زبان روسیای ہی تھی..... عمران تحریر پڑھنے لگا

"یہاں سخت نگرانی ہو رہی ہے اس لئے خود نہیں آ سکتا آپ دو گھنٹوں بعد ماتوف کلب پہنچ جائیں۔ وہاں کاؤنٹر پر آپ صرف میرا نام یعنی ماکل کہیں گے تو آپ کو ایک مخصوص کمرے میں پہنچا دیا جائے گا وہاں تفصیل سے باتیں ہوں گی میں نے سارا بندوبست کر لیا ہے صرف آپ سے ڈسکس کرنا ہے۔ خط کو پڑھ کر جلد دیں۔ ماکل....."

اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے خط جو لیا کی طرف بڑھا دیا اور خود اس نے شراب کی دونوں بوتلیں کھولیں انہیں گلاسوں میں ڈالا یہ گلاس دھونے پڑیں گے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شراب سے بھرے ہوئے دو گلاس اٹھائے اور غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ باقی گلاس صفدر اور کیپٹن شکیل نے اٹھائے اور عمران کے پیچھے غسل خانے میں آگئے۔ وہاں گلاس واش بین میں انڈیل کر وہ واپس آگئے۔ اس دوران سارے ساتھی خط پڑھ چکے تھے۔

"چلو اب سیر کرنے چلیں یہاں بیٹھے رہنے کا کیا فائدہ....." عمران نے کہا اور وہ سب سر ملاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ہوٹل سے باہر آکر وہ سب پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے انہوں نے اپنی نگرانی چیک کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی آدمی انہیں نگرانی کرتا ہوا نظر نہ آیا۔ بہر حال دو گھنٹوں تک اسی طرز مختلف مارکیٹوں میں گھومنے پھرنے کے بعد وہ ماتوف نامی کلب میں داخل ہو گئے۔ یہ کلب ایک

سائیڈ پر تھا اور وہ اسے پہلے دیکھ کر آگے بڑھ گئے تھے کلب کا وسیع و عریض ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ کرسیوں پر اکا دکا آدمی بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے جو سب مقامی تھے ایک سائیڈ پر کاؤنٹر تھا۔ جس کے پیچھے ایک مقامی نوجوان کھڑا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کاؤنٹر کی طرف بڑھے۔ نوجوان انہی کی طرف متوجہ تھا۔

"ہم سیاح ہیں اور ہمارے ایک دوست مسٹر ماکل نے ہمیں آپ کے کلب کا پتہ بتایا تھا....." عمران نے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے نوجوان سے کہا۔

"جی ہاں مسٹر ماکل ہمارے کلب میں مقیم ہیں آپ دائیں ہاتھ پر جانے والے رستے پر آگے بڑھ جائیں آخر میں سیڑھیاں اوپر کو جا رہی ہیں۔ پہلی منزل پر ان کا دوسرا کمرہ ہے۔ کمرے کا نمبر چار ہے۔ مسٹر ماکل اندر موجود ہیں۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں فون پر ان کو آپ کی اطلاع کر دوں....." نوجوان نے مسکراتے ہوئے کاروباری لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے ہم پہنچ جائیں گے۔ شکریہ....." عمران نے کہا اور دائیں طرف جانے والے رستے کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ اوپر والی منزل کی راہداری میں پہنچے تو صرف چار نمبر کمرے کے دروازے پر تالا نظر نہ آیا تھا جب کہ باقی تمام کمروں کے باہر تالے لگے ہوئے تھے۔ جبکہ چار نمبر کمرے کی سائیڈ پر ماکل کے نام کی چٹ بھی موجود تھی عمران نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا

اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا بات ہے تم الجھے ہوئے نظر آ رہے ہو“..... جولیا نے کہا۔

”ہاں مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ہم کسی جال میں پھنسے جا رہے ہیں“

..... عمران نے کہا۔

”جال۔ کیسیا جال“..... جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی

بھی چونک پڑے۔

”ذرا محتاط رہنا“..... عمران نے سب ساتھیوں سے کہا اور پھر

ہاتھ اٹھا کر اس نے دروازے پر دستک دے دی۔

”کون ہے“..... اندر سے مالک کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں

بعد دروازہ کھلا تو عمران کے سامنے مالک کھڑا نظر آیا۔

آپ کون صاحبان ہیں“..... مالک نے اہتائی حیرت بھرے

لہجے میں انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

”جہنیں ویر کے ذریعے اطلاع دی گئی ہے“..... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو مالک بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ اوہ آپ۔ آجائیں جلدی“..... مالک نے کہا اور تیزی سے ایک

سانپ پر ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بڑے عطا انداز میں اندر

داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں ایک سانپ پر ایک

پلنگ موجود تھا۔ جب کہ دوسری سانپ پر ایک گول میز اور اس کے

گرد آٹھ عام سی کرسیاں موجود تھیں۔ ایک طرف وارڈروب الماری

تھی۔ فرش پر سادہ قالین پچھا ہوا تھا۔ کمرے میں سوائے مالک کے اور

کوئی نہ تھا۔ بیرونی دروازے کے ساتھ ہی ایک طرف ہسٹ کر ہاتھ کا
دروازہ تھا عمران اندر داخل ہوتے ہی ہاتھ کی طرف بڑھا اور اس نے
ہاتھ کا دروازہ کھولا اور اندر سر کر کے اس نے مٹھانکا دوسرے لمحے اس
کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ ہاتھ خالی تھا۔
”کیا آپ ہاتھ جانا چاہتے ہیں“..... مالک نے دروازہ بند کر کے
مڑتے ہوئے کہا۔

”نہیں میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کلب کے ہاتھ کس معیار کے
ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں
کے ساتھ کرسیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر ہاتھ کا جائزہ لینے
کے بعد چونکہ اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اس لئے وہ سب بھی
مطمئن ہو گئے تھے۔

”آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے“..... عمران اور ساتھیوں کے
کرسیوں پر بیٹھتے ہی مالک نے ایک کونے میں موجود پیٹانی پر رکھے
ہوئے فون کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

”کچھ نہیں تمہیں آکر بیٹھو اور ہمیں بتاؤ کہ تم نے کیا انتظامات
کر رکھے ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سوری مجھے بہر حال آرڈر تو دینا ہی ہوگا کیونکہ کلب والوں کو
معلوم ہے کہ اس کمرے میں مہمان آئے ہیں“..... مالک نے کہا اور
رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

”چھ اور نچو جس بمجودا میرے کمرے میں“..... مالک نے کہا اور

رسبور رکھ کر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف مڑا ہی تھا کہ
 یکت سرور کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی شفاف شیشے کی چادروں کا بنا ہوا
 ایک گول جگر عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد زمین سے نمودار
 ہوا اور چھت میں غائب ہو گیا۔ ابھی وہ سنہلے ہی نہ تھے کہ اس گولے
 میں یکت نیل رنگ کی گیس پھیل گئی یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ
 گو عمران نے لاشعوری طور پر اپنا سانس روک لیا تھا۔ لیکن اس کے
 باوجود پلک جھپکنے میں اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ اور
 پھر جب اس کے ذہن میں روشنی کی لکیریں سی پھیلیں تو اس کا شعور
 آہستہ آہستہ جاگنے لگا۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس
 کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔
 اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔ وہ بغیر بازو والی کرسی پر بیٹھا
 ہوا تھا اور رسی کی مدد سے اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ باندھ دیا گیا
 تھا۔ ساتھ ہی ایسی کرسیوں پر اسی انداز میں بندھے ہوئے اس کے
 ساتھی بھی بیٹھے ہوئے تھے اور ایک مقامی نوجوان ہاتھ میں ایک
 شیشی پکڑے اسے عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے حضور کی ناک سے
 لگائے ہوئے تھا۔ پھر وہ آگے بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ یہ
 ایک خاصا بڑا ہال نمائکرہ تھا۔ جس کی ایک سائیڈ پر ایک قد آدم مشین
 کھڑی تھی جس کے ساتھ ہی ایک سرچر بھی رکھا ہوا تھا۔ مشین سرخ
 رنگ کے کور سے ڈھکی ہوئی تھی۔ مکرے کی دیواروں کے ساتھ تشدد
 کرنے والے قدیم آلات کے ساتھ ساتھ ایسی مشین بھی موجود تھی

جیسے ٹاہر مشیزی کہا جاتا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل
 سانس لیا وہ کچھ گیا تھا کہ اس کی چھٹی حس نے تو اسے صبح وقت پر آگاہ
 کر دیا تھا لیکن وہ خود ہی خطرے کو نہ سمجھ سکا تھا۔

”اس کا مطلب ہے ماکل دشمنوں سے مل گیا ہے“..... عمران
 نے بے اختیار بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تو جو لیا کی ناک سے شیشی لگائے
 ہوئے نوجوان عمران کی بڑبڑاہٹ کی آواز سن کر تیزی سے مڑا۔
 ”تمہیں ہوش آگیا۔ اس قدر جلدی کیسے آگیا۔ دس منٹ بعد ہوش
 آنا تھا“..... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لپٹے لپٹے مقدر کی طرح وقت بھی اپنا اپنا ہوتا ہے سسر۔ ہو سکتا
 ہے جہارے دس منٹ میرے دس منٹوں سے زیادہ طویل ہوں ویسے
 کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہماری میزبانی کا شرف کسی شخصیت کو حاصل ہوا
 ہے“..... عمران نے کہا تو نوجوان نے شیشی جو لیا کی ناک سے ہٹائی
 اور دوسرے ہاتھ میں موجود ڈھکن شیشی پر لگا دیا اور پھر اسے جیب میں
 ڈال کر وہ عمران کی طرف بڑھ آیا۔

”تم واقعی بہادر آدمی ہو جو اس حالت میں بھی جہاری مزاح کی
 نس قائم ہے۔ ورنہ عام آدمی تو ہوش میں آنے کے بعد اپنی اس حالت
 دیکھ کر یقیناً چیخ و پکار شروع کر دیتا ہے بہر حال مجھے تم جیسے بہادر
 می کی موت پر افسوس رہے گا۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ تم اس
 منت روسیہ سیکورٹی کے تاتار نیشنل کی انچارج مادم ٹران کی قید میں
 “..... نوجوان نے کہا۔

رکھ کر اس کے لاشعور کو کنٹرول میں کیا جاتا ہے اور اس سے ساری معلومات حاصل کر لی جاتی ہیں ویسے عام طور پر اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بڑے بڑے بہادر چند منٹوں بعد ہی طوطے کی طرح بولنا شروع کر بیٹے ہیں البتہ ایک آدمی کی قوت ارادی دیکھ کر میں پوری زندگی میں متاثر ہوا ہوں وہ تاتار ڈیگرز کے کسی سیکشن کا چیف تھا۔ اس کا نام توحون تھا۔ اس پر اس قدر بے رحمانہ تشدد اور خوفناک حد تک غیر انسانی تشدد کرنا پڑا کہ میں نے آج تک اس قدر تشدد کسی انسان پر ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر جا کر اس کی قوت ارادی ٹوٹی اور اسے لاشعور چیکنگ مشین میں ڈال کر چیکنگ کی گئی اور تب اس نے تمہارے متعلق اور ماکل کے متعلق بتایا۔..... آندرے نے کہا۔

”ماکل کیا تمہارا ساسھی ہے؟..... عمران نے کہا۔

”ارے نہیں توحون نے بتایا کہ ماکل تم لوگوں کے ساتھ آئے گا۔

ماکل کا حلیہ وغیرہ معلوم کر لیا گیا اور سخت ترین چیکنگ شروع کر دی

پھر ایک پہاڑی علاقے میں اسے تاتارستان میں داخل ہوتے وقت

فتار کر لیا گیا اور اس کے بعد ماکل کو بھی یہاں لایا گیا۔ مگر ماکل اس

سخت جان ثابت نہ ہوا جس قدر وہ توحون تھا۔ جلد ہی اس نے تم

وں کے متعلق تفصیلات بتا دیں۔ ماکل کا ایک جڑواں بھائی بھی

س کی شکل و صورت۔ انداز۔ آواز۔ لہجہ۔ چال سب کچھ ماکل جیسا

نہا۔ وہ ایک آئل فیکٹری میں ملازم تھا۔ اسے ساتھ ملا لیا گیا اور اسے

فیکٹری کے منیجر کا عہدہ دینے کا وعدہ کیا گیا تو وہ ماکل کے طور پر کام

”مطلب ہے۔ عمر قید۔ لیکن مادام کی عمر کیا ہے؟..... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان چند لمحے حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا

جیسے اس کے فقرے پر غور کر رہا ہو۔

”عمر قید۔ مادام کی عمر۔ کیا مطلب۔ کیا میں غلط سمجھا ہوں۔ جہارا

داغ غراب ہو گیا ہے؟..... نوجوان نے کہا۔

”بھائی۔ عورتوں کی قید ہے عام لوگ شادی کہتے ہیں۔ عمر قید ہی

ہوتی ہے اور مادام کا لقب کسی عورت کو ہی دیا جاتا ہے اور مادام کی عمر

اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ عمر قید یا معتقت ہوگی یا

نہیں؟..... عمران نے کہا تو اس بار وہ نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم تو بے حد گہرے آدمی ہو۔ بہت خوب۔ مادام اوجیز عمر ہیں اور

کلر نہ کرو جہاری عمر بہت کم رہ گئی ہے۔ مادام قیدیوں کا زیادہ دیر زندہ

رہنا پسند نہیں کرتیں۔“ نوجوان نے جواب دیا۔

”جہارا نام کیا ہے اور کیا تم بھی تاتار سیکشن سے متعلق ہو؟.....

عمران نے کہا۔

”میرا نام آندرے ہے اور میرا تعلق اس عمارت سے ہی ہے۔ اسے

ہم زرو ہاؤس کہتے ہیں سبھاں اگر بڑے بڑے بہادر زرو ہو کر رہ جاتے

ہیں۔ لیکن مادام انتہائی رحم دل عورت ہے وہ کسی کی تکلیف برداشت

نہیں کر سکتی اس لئے ناریٹک کا سارا کام اس کے اسسٹنٹ پال کے

ذریعے کیا جاتا ہے اور اگر مقابل کی قوت ارادی بے حد مضبوط ہو تو پھر

بے پناہ تشدد دے اس کی قوت ارادی کو توڑ کر اسے اس مشین میں

کرنے پر رضا مند ہو گیا۔ اصل ماکل نے بتا دیا تھا کہ تم لوگ یہاں آنے سے پہلے اکیڑیا جاؤ گے اور پھر وہاں سے اکیڑیا میں میک اپ میں یہاں پہنچو گے۔ تم نے شاید ماکل سے یہ طے کیا تھا کہ تم گرانڈ ہوٹل میں ٹھہرو گے اور ماکل وہاں تم سے خود رابطہ کرے گا اور پھر وہ جہیں تاتارستان پہنچائے گا۔ چونکہ تم انتہائی خطرناک ایجنٹ تھے اس لئے مادام ٹاں نے جہاری گرفتاری کے لئے خصوصی انتظامات کیے۔ ماکل کے جڑواں بھائی کو اسی لئے اکیلے بھیجا تھا اور تم آسانی سے قابو آ گئے۔

..... آندرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ماکل کا کیا ہوا؟" عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے پوچھا۔
 "تموچن کی طرح اس کی لاش بھی بقی بھٹی کے سپرد کر دی گئی۔"
 آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم اس وقت تاتارستان میں ہیں" عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔" جہیں دارالحکومت سے خصوصی ہیلی کاپٹر یہاں لایا گیا تھا۔ لیکن اب بہت باتیں ہو چکیں مجھے چونکہ تم بھی تموچن کی طرح بہادر آدمی دکھائی دیتے تھے اس لئے میں نے تم سے یہ باتیں کر لی ہیں ابھی چیف پال آنے والا ہے اس کے بعد جہاری قوت برداشت کا امتحان شروع ہو جائے گا۔" آندرے نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔
 "صرف ایک سوال کا جواب اور دے دو آندرے" عمران نے کہا۔

"ہاں بولو" آندرے نے مڑ کر پوچھا۔

"ہمیں وہیں گولی مارنے کی بجائے یہاں کیوں لایا گیا ہے"
 عمران نے پوچھا اور آندرے مسکرا دیا۔

"مجھے تفصیل کا تو علم نہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ روسیہ سیکورٹی کے چیف نے حکم دیا ہے کہ جہاری اصلیت کو سامنے لا کر تمہیں عالمی پریس کے سامنے لے آیا جائے تاکہ پوری دنیا کو معلوم ہو سکے کہ پاکیشیا کے ایجنٹ روسیہ کے خلاف کس طرح سازشیں کرنے میں مصروف ہیں" آندرے نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔

"یہ سب کیا ہے۔ عمران صاحب" صفدر نے آندرے کے باہر جاتے ہی پوچھا۔ صفدر اور کیشن شکیل اس دوران ہوش میں آ چکے تھے۔ جب کہ باقی ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے۔

"تموچن اور ماکل پکڑے گئے تھے" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر آندرے سے ہونے والی گفتگو بھی انہیں سنادی۔

"تو اب کیا کرنا ہے۔ آپ نے رسیاں تو کاٹ ہی لی ہوں گی" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ناخنوں سے بلیڈ اتار لئے گئے ہیں یہ بھی جہاری طرح سیکرٹ سروس کے تربیت یافتہ افراد ہیں۔ عام مجرم نہیں ہیں" عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ ویری بیٹے۔ پھر تو مسئلہ بن گیا۔“ صفر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”مسئلہ کا حل ہمارے پاس موجود ہے جو انا کی شکل میں..... اس کے لئے یہ رسیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ان لوگوں کو اندازہ ہی نہیں کہ جو انا کے جسم میں کس قدر طاقت اور قوت بھری ہوئی ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جو انا ابھی تک بے ہوش تھا جب کہ اب تنہا ہوش میں آ رہا تھا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آ گئے اور ظاہر ہے عمران کو سوائے جو انا کے باقی سب کو باری باری صورت حال بتانا پڑی۔ جو انا نے ہوش میں آ کر کوئی سوال نہ کیا تھا..... بلکہ اس نے جسم کو جھٹکنے دینے شروع کر دیئے تھے اور چند لمحوں بعد ہی تیز تڑا ہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں یکھٹ ڈھیلی پڑ گئیں۔

”دیکھا صفر مسئلہ حل ہو گیا ناں.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ماسٹر۔ یہ رسیاں ہیں یا دھاگے.....“ جو انا نے حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور مزید تیز تڑا ہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی رسیاں ٹوٹ کر نیچے جا گریں۔ باقی بچی ہوئی رسیوں سے اس نے اپنے آپ کو چھوڑ دیا اور اٹھ کر عمران کی طرف بڑھ آیا۔ عمران کے عقب میں

جا کر اس نے دو رسیوں کو ہاتھ میں پکڑا اور ایک زوردار جھٹکا دیا تو تیز تڑا ہٹ کے ساتھ دونوں رسیاں بھی ٹوٹ گئیں اور جو انا نے جلدی سے باقی رسیاں کھوٹی شروع کر دیں۔

”میں تو ذرا بے حس سا آدمی ہوں اس لئے تمہارے جھٹکے کو سہہ گیا ہوں اس لئے باقی تھکیوں کی گانٹھیں کھول دینا.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر رسیوں سے آزاد ہوتے ہی وہ تیزی سے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اسے باہر سے بند نہ کیا گیا تھا۔ عمران نے باہر بھاٹکا تو باہر ایک راہداری تھی۔ جو ایک طرف سے بند تھی۔ ب کہ دوسری طرف آگے جا کر سیزھیاں اوپر کو جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ سیزھیاں کے اختتام پر دروازہ تھا۔ عمران خاموشی سے باہر نکلا اور پھر تیز نیز قدم اٹھتا سیزھیاں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیزھیاں چڑھتا ہوا وہ اس دروازے کے پاس پہنچا اور دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ظاہر ہے تاتار سیکشن کے مطابق وہ رسیوں سے بندھے ہوئے اور بے بس تھے۔ اس لئے دروازہ بند کرنے کا خیال کسی کو نہ آیا تھا۔ عمران نے سر باہر نکال کر بھاٹکا تو باہر ایک راہداری تھی جس میں واقع ایک دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس میں سے روشنی نکل کر باہر راہداری میں پڑ رہی تھی اس راہداری میں آکر پنجوں کے بل چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ی لمحے اسے کمرے سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور سپور اٹھانے جانے کی آواز بھی آئی۔

”یس آندرے سپینگ“..... آندرے کی آواز سنائی دی اور عمران دروازے کی سائیڈ پر رک گیا۔

”یس باس۔ وہ ہوش میں آچکے ہیں۔ آپ کے حکم پر میں نے انہیں انی سیرم سونگھا دی تھی۔ لیکن باس ان میں سے ایک آدمی مجھے توجن کی طرح انتہائی قوت ارادی والا لگتا ہے۔ کیونکہ وہ سیرم سٹگانے کے چند منٹ بعد ہی ہوش میں آگیا تھا اور بڑے مزاحیہ انداز میں باتیں کر رہا تھا“..... آندرے کی آواز سنائی دی۔

”دوبارہ بے ہوش کر دوں۔ وہ کیوں باس“..... آندرے کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ عمران کو دوسری طرف سے آتی ہوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ اس لئے وہ صرف آندرے کی گفتگو ہی سن رہا تھا۔

”اوہ۔ اچھا باس ویسے باس وہ رسیوں سے جکڑے ہوئے ہیں اگر ہوش میں بھی رہیں گے تب بھی کیا کر لیں گے“..... آندرے نے جواب دیا۔

”او۔ کے باس۔ جیسے آپ کا حکم“..... چند لمحوں بعد آندرے کی آواز سنائی دی اور پھر سیور رکھے جانے اور کرسی کھینکنے کی آواز اٹھی ہی سنائی دی اور عمران نے پشت دیوار کے ساتھ لگا دی۔ آندرے کے قدموں کی تیز آواز سنائی دی اور پھر جیسے ہی آندرے باہر نکل کر تیزی سے راہداری میں مڑا ہی تھا کہ عمران اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے آندرے کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکلی اور عمران نے اسے اٹھا کر

دھماکے سے نیچے پھینک دیا۔ وہ ساکت ہو چکا تھا۔ عمران نے واقعی پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں اس کے سر اور گردن کو پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

: آندرے کو نیچے پھینک کر عمران تیزی سے اس کمرے میں پہنچا لیکن کمرہ خالی تھا۔ ویسے بھی اس عمارت میں ایسی خاموشی تھی کہ عمران سمجھ گیا کہ اس وقت وہاں آندرے اکیلا ہوگا۔ اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے آندرے کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور واپس اس طرف کو چل پڑا جدھر سے آیا تھا۔ اس کے سارے ساتھی اوپر آچکے تھے عمران نے سر دھیاں اترتے ہوئے چونکہ انہیں آواز دے دی تھی اس لئے وہ سب مطمئن تھے۔ ورنہ شاید وہ عمران پر حملہ کر دیتے۔

”تم باہر جا کر پوری عمارت کی تلاشی لو اور اسلحہ وغیرہ تلاش کرو۔ میں اس دوران اس سے پوچھ گچھ کر لوں“..... عمران نے بے ہوش آندرے کو ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئے۔

”جوانا اسے رسی سے باندھ دو“..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے کرسی کے نیچے پڑی ہوئی رسی کو اٹھا کر آندرے کے جسم کو کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔ عمران نے ایک ہاتھ سے آندرے کا سر پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے مخصوص انداز میں اس کے سر کو جھٹکا دیا اور پھر ہاتھ پیچھے کر لئے۔

لیکھت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو.....؟" آندرے نے کہا۔

"میں نے فون پر تمہاری باتیں سنی ہیں لیکن دوسری طرف سے آنے والی آواز میرے کانوں تک نہیں پہنچ رہی تھی اس لئے پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کس سے باتیں کر رہے تھے.....؟" عمران نے کہا۔

"جیف پال کا فون تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ مادام ٹراں ولیدوف کی گرفتاری کے سلسلے میں بے حد مصروف ہیں اس لئے فی الحال وہ یہاں نہیں آسکتیں سرجیف نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جا کر دوبارہ تم لوگوں کو بے ہوش کر دوں.....؟" آندرے نے جواب دیا اور عمران ولیدوف کا نام آندرے کی زبان سے سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تو مادام ٹراں کو ولیدوف کے متعلق بھی معلوم ہو گیا ہے.....؟" عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"ہاں..... تو جن نے لاشعوری کیفیت میں خود بتایا تھا کہ تاتار ڈیگرڈ کا اصل سربراہ ولیدوف ہے۔ اس نے اس کی ٹرانسمیٹر فیکٹوری بھی بتا دی تھی۔ تب سے مادام اس کی گرفتاری کے چکر میں مصروف ہے.....؟" آندرے نے جواب دیا۔

"تمہارا سیکنڈ جیف پال کہاں ہے اور سیکشن کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"اگر تم یقین کر دو تو سچی بات یہی ہے کہ مجھے نہ تو ہیڈ کوارٹر کا علم ہے اور نہ ہی جیف پال کے آفس کا۔ میں اس عمارت کا انچارج ہوں

چند لمحوں بعد آندرے کی آنکھیں خود بخود ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس کے منہ سے بے اختیار کراہ نکلی اس کے جسم نے ایسے حرکت کی جیسے لاشعوری طور پر وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی گردن کو مسلتا چاہتا ہو۔ لیکن جیسے ہی اسے اپنے بندھے ہوئے کا احساس ہوا اس کی آنکھوں میں یقین چمک ہی ابھر آئی۔

"تم۔ تم۔ اور آزاد..... اودہ اودہ یہ سب..... یہ سب کیسے آزاد.....؟" آندرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران کو دیکھنے کے بعد سر گھما کر ساتھ موجود دوسری خالی کرسیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ساتھ جو صاحب کھڑے ہیں۔ یہ اصل میں دیو ہیں۔ لیکن میری خاطر انہوں نے اپنے آپ کو انسانی جسم میں محدود کر رکھا ہے اور اتنا تو تم سمجھ سکتے ہو کہ ایک دیو کے لئے جہاری یہ رسیاں کیا حیثیت رکھتی ہیں.....؟" عمران نے مسکراتے ہوئے ساتھ کھڑے جوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور آندرے نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا تھا آندرے اور میرے سوا لوگوں کے جواب بھی دیئے تھے۔ اس لئے میں بھی چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ جواب میں اچھا سلوک کروں۔ ورنہ میں نے پہلے جیسے بتایا کہ یہ دیو جس کا نام جونا ہے یہ یہاں موجود ساری ٹارپنگ مشینری سے زیادہ خوفناک تشدد تم پر کر سکتا ہے.....؟" عمران نے

داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے زیورات تلاش کرنے کی۔" جولیانے غصیلے لہجے میں کہا۔ جب کہ کیپٹن شکیل عمران کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکرایا۔

"میں نے سنا ہے کہ عورتیں اس دنیا میں آتی ہی صرف دو چیزوں کی تلاش میں ہیں ایک جوانی اور دوسرا اپنے آپ کو خوبصورت ظاہر کرنے کا سامان اور زیورات تو بہر حال اس دوسرے مقصد میں سب سے زیادہ کام آتے ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اس عمارت میں تو اسلحہ نہیں ہے۔ البتہ اس میز میں صرف ایک مشین پشیل موجود ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے مشین پشیل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے مشین پشیل لے کر اس کا میگزین چیک کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے صفدر بھی کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ عمارت تو ویران پہاڑی علاقے میں واقع ہے دور دور تک نہ ہی کوئی عمارت ہے اور نہ کوئی آدمی۔" صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو کام بن گیا۔" تاتار سیکشن کی مادام ٹراں اور پال یہاں آنے والے ہیں ہم انہیں باہر آسانی سے ٹرپ کر لیں گے۔" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھا لیا۔

نے مسکراتے ہوئے جوانا سے کہا اور خود دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ چند لمحوں بعد جوانا بھی بڑے بڑے قدم اٹھاتا اس کے پیچھے آگیا۔

"کیا ہوا؟" عمران نے مڑ کر پوچھا۔
"حکم کی تعمیل کر دی ہے ماسٹر۔ بس ایک ہی جھٹکے میں گردن ٹوٹ گئی دوسرے جھٹکے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔"..... جوانانے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے ایک ہی جھٹکے سے گردن ٹوٹنے پر اسے مایوسی ہوئی ہو۔

"جہاں ایک جھٹکا بھی سہہ گیا۔ یہی بہت بڑی بات ہے ورنہ مجھ جیسا کوئی ہوتا تو آدھے جھٹکے میں ہی معاملہ فہش ہو جاتا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ اب سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والی راہداری کی طرف جا رہے تھے۔

"وہیے ماسٹر اس نے آپ کے اس سوال کا جواب نہ دیا تھا۔ وہ پال اور مادام کے حلیوں والا۔ آپ کہتے تو میں اس سے معلوم کر لیتا۔"..... جوانانے دروازے سے باہر راہداری میں آتے ہوئے کہا۔

"مجھے ضرورت نہیں تھی۔ انہوں نے یہیں آنا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کمرے میں داخل ہو گیا جہاں پہلے آندرے تھا۔ کمرے میں جولیا اور کیپٹن شکیل موجود تھے اور وہ دونوں کمرے میں موجود الماریوں کی تلاشی لینے میں مصروف تھے۔
"جولیا تو یقیناً زیورات تلاش کر رہی ہوگی۔ تم کیا تلاش کر رہے ہو کیپٹن شکیل۔ اپنی نگہ شدہ جوانی یا اپنی۔"..... عمران نے اندر

"جیف یہ فون بیک طرفہ ہو رہا ہے۔ میں نے ایک دوست کو فون کرنے کی کوشش کی تھی مگر کال ہی نہیں ہو سکی نجانے اس میں کیا گڑبڑ ہو گئی ہے"..... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ فون ایکسیجنگ والے کام ہی نہیں کرتے۔ ٹھیک ہے میں دس منٹ بعد خود ہی فون کر لوں گا"..... پال نے کہا۔

"او۔ کے جیف"..... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"فوری طور پر تو ان لوگوں کے آنے والی بات ختم ہو گئی ہے۔ یہاں جیب یا کوئی کار تو لازماً ہوگی جس کے ذریعے آندرے آتا جاتا ہوگا"..... عمران نے صغیر سے کہا۔

"ہاں..... ایک جیب گیراج میں موجود ہے"..... صغیر نے جواب دیا۔

"ٹرانسمیٹر بھی نظر آیا ہے یا نہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ٹرانسمیٹر نہیں ہے"..... صغیر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"آندرے بول رہا ہوں جیف"..... عمران نے کہا۔

"کیا ہو آندرے"..... دوسری طرف سے پال کی آواز سنائی دی۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس۔ البتہ ان کی لاشیں ویسے ہی کرسیوں سے بندھی ہوئی ہیں۔ انہیں میں نے نہیں کھولا کیونکہ آپ کا

"میں"..... عمران نے آندرے کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پال بول رہا ہوں آندرے۔ تم نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے"..... بولنے والے کا لہجہ بے حد کراخت تھا۔

"میں جیف"..... عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اب ان کے جسموں میں گولیاں اتار کر ان کا خاتمہ کر دو سیکورٹی کے اعلیٰ حکام نے مادام کے اس آئیڈے کو پسند نہیں کیا کہ انہیں زندہ عالمی پریس کے سامنے پیش کیا جائے۔ اعلیٰ حکام ان سے بے حد خوفزدہ ہیں انہوں نے ان کی فوری موت کا حکم دیا ہے۔ تم انہیں ہلاک کر دو۔ کل صبح ان کی لاشیں خصوصی ہیلی کاپٹر پر اعلیٰ حکام کو بھجوا دی جائیں گی"..... دوسری طرف سے پال نے کہا۔

"تو..... اب آپ اور مادام تشریف نہیں لائیں گے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں..... مادام مسلسل ولیدوف کے چکر میں مصروف ہیں مسلسل چھاپے مارے جا رہے ہیں لیکن ابھی تک وہ ہاتھ نہیں لگ سکا اور سنو تم بھی واپس فلیٹ چلے جانا۔ لاشیں ہی ہیں پڑی رہیں گی۔ او۔ کے"..... پال نے کہا۔

"میں جیف"..... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"انہیں ہلاک کرنے کے بعد مجھے رپورٹ دینا سمجھ گئے"..... پال نے کہا۔

حکم نہ تھا۔..... عمران نے کہا۔

”بندھی رہنے دو۔ کس طرح ہلاک کیا ہے تم نے انہیں۔.....“

پال نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”مشین پٹل سے چیف۔ وہی تو ہے یہاں۔.....“ عمران نے

جواب دیا۔

”او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ صبح جلدی آجانا۔ میں ہیلی کاپٹر بھیج دوں گا

وہ لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے۔.....“ پال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا

اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”آؤ اب نکل چلیں یہاں سے۔.....“ عمران نے دروازے کی طرف

بڑھتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔

تھوڑی دیر بعد جیپ اس عمارت سے نکل کر پہاڑی راستوں پر

دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا۔ سائیڈ

سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور باقی ساتھی کسی نہ کسی طرح عقبی

سیٹوں پر ٹھنسن کر بیٹھ گئے تھے۔

”اب ہم نے کہاں جانا ہے۔ کسی ہوٹل میں۔“ جولیا نے پوچھا۔

”نہیں فی الحال ایک رات کے لئے تو ٹھکانہ موجود ہے اس

آندرے کا فلیٹ۔ لیکن صبح ہوتے ہی ہماری تلاش شروع ہو جائے گی

اس لئے ہمارے پاس صرف ایک رات ہی ہے۔.....“ عمران نے کہا

اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ادھیر عمر
بی بے اختیار چونک پڑا۔

”باس۔ باس ہمارے تھری دن سنزبر سیکشن نے اچانک چھاپہ مارا

ہے۔ وہاں کے سارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں صرف سلطان نکل

نے میں کامیاب ہو سکا ہے۔.....“ آنے والے نے کہا تو کرسی پر بیٹھا

آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”کیا کہہ رہے ہو احمد۔ یہ کیسے ممکن ہے۔.....“ ادھیر عمر نے

ہٹائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس آپ خود سلطان سے بات کر لیں۔.....“ احمد نے کہا اور

عمر سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے

خفیہ راستہ کھول کر سنٹر سے باہر آگیا۔ ویسے سنٹر میں موجود ہمارے سب آدمیوں کی لاشیں وہاں بکھری پڑی تھیں۔

”ہو نہر۔ اس کا مطلب ہے کہ تاتار سیکشن کی مادام ٹاں نے سنٹر چھاپ مارا ہے اور میرا نام لینے کا مطلب ہے کہ اسے میرے متعلق معلومات مل گئی ہیں۔ لیکن کیسے اس نے آخر کہاں سے سنٹر اور میرے متعلق معلومات حاصل کی ہوں گی؟“..... اس ادھیڑ عمر نے جو تاتار ڈیگرز کا چیف ولیدوف تھا۔ ہوٹ جباتے ہوئے کہا۔

”باس..... اس سنٹر کے بارے میں ماکل جانتا تھا۔ لیکن ماکل آپ کے متعلق نہیں جانتا..... احمد نے کہا تو ولیدوف بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ توجن اور ماکل دونوں سیکشن کے ہاتھ لگ گئے ہیں کیونکہ توجن نے جب علی عمران کے ٹرانسمیٹر مجھ سے بات کی تھی اس وقت ماکل بھی اس کے ساتھ تھا اور پھر توجن نے مجھے بتایا تھا کہ ماکل کو وہ عمران کے پاس چھوڑ کر خود واپس آ رہا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے ماکل بھی ساتھ آگیا ہوگا۔ ویری بیڈ۔ پھر تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اگر یہاں آئے تو سیکشن کے ہاتھ لگ جائیں گے..... ولیدوف نے کہا۔

”باس۔ میرا خیال ہے آپ انڈر گراؤنڈ ہو جائیں۔ مادام ٹاں انتہائی خطرناک عورت ہے۔ احمد نے کہا۔

”ہاں۔ اب مجھے انڈر گراؤنڈ ہونا پڑے گا۔ ٹھیک ہے میں

چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوا تو وہاں کرسی پر ایک مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

”کیا۔ کیا ہوا سلطان۔ کیا ہوا سنٹر؟“..... ادھیڑ عمر آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی جھپٹتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”باس۔ ہم سنٹر میں موجود تھے۔ میں حسب معمول سنٹر میں تھا کہ اچانک سنٹر میں گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی جینوں کی۔ میں گھبرا کر دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ میں نے باہر ایک عورت کی جھنجھٹی ہوئی آواز سنی جو ساری عمارت کو چیک کرنے کا حکم دے رہی تھی اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنور کے دروازے کی طرف آتی سنائی دیں تو میں تیزی سے اسلحہ کی پیشیوں کے پیچھے ریٹک گیا۔ کمرے میں چار مسلح افراد داخل ہوئے اور انہوں نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر واپس چلے گئے۔

”ادھر اسلحہ کی پیشیاں پڑی ہیں مادام آدمی کوئی نہیں ہے..... ایک آواز سنائی دی۔

”اوہ تلاش کرو پوری عمارت میں پھیل جاؤ۔ کوئی نہ کوئی زندہ آدمی ملنا چاہیے تاکہ وہ ہمیں ولیدوف کا پتہ بتا سکے..... اسی عورت کی جیسے مادام کہہ کر پکارا گیا تھا جھنجھٹی ہوئی آواز سنائی دی۔ میں انہی پیشیوں کے پیچھے ہی چھپا رہا۔ کافی دیر تک عمارت میں دوڑتے بھاگتے قدموں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر خاموشی چھا گئی۔ سنٹر سے نکلا اور پھر

ہیڈ کو ارثر چلا جاتا ہوں وہاں یہ نہ پہنچ سکیں گے۔..... ولیدوف نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سلطان تم اب احمد کے پاس ہی رہو گے اور احمد تم نے اب ہر طرح سے محتاط رہنا ہے۔..... ولیدوف نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"بس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اول تو وہ یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی جائیں تو پھر ان کی روحمیں ہی باہر جائیں گی۔..... احمد نے کہا اور ولیدوف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ہائی روف جیب میں بیٹھا ہوا ایک آئل ریفائزری کے گیٹ سے باہر نکل رہا تھا۔ گیٹ پر اس نے جیب روکی اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے گیٹ پر کھڑے سپاہی کی طرف بڑھا دیا۔ سپاہی نے کارڈ ایک سائیڈ پر لگی ہوئی پیچ مشین میں ڈالا اور پھر واپس ولیدوف کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ شہر جا رہے ہیں سر۔..... سپاہی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔..... اور مجھے وہاں ضروری مینٹنگز کی وجہ سے کچھ دن رکنا پڑے گا۔..... ولیدوف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب آگے بڑھا دی۔ وہ اس آئل ریفائزری میں بطور سیکورٹی آفیسر کے کام کرتا تھا۔ اس لئے اسے باقاعدہ کارڈ جاری کیا گیا تھا۔

جیب تیزی سے ایک ویران سی سڑک پر دوڑتی ہوئی شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔..... آئل فیلڈ شہر سے تقریباً پچیس میل دور تھا

اس لئے اسے معلوم تھا کہ شہر پہنچنے تک اسے ایک گھنٹہ تو بہر حال لگ ہی جائے گا۔ گو اس نے احمد سے تو یہی کہا تھا کہ وہ ہیڈ کو ارثر جا رہا ہے لیکن اس کا ارادہ ہیڈ کو ارثر جانے کا نہ تھا۔ اس نے شہر میں ایک اور خفیہ اڈہ بنایا ہوا تھا۔ جہاں اس کے خاص آدمی موجود رہتے تھے اور وہ اس وقت اسی اڈے کی طرف جا رہا تھا پھر واقعی ایک گھنٹہ بعد اس نے جیب ایک کلب کے کپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور جیب کو کلب کے دائیں طرف جانے والی سڑک کی طرف لے گیا۔ دائیں طرف ایک سپاٹ دیوار کے ساتھ اس نے جیب روکی اور پھر جیب سے نیچے تر کر اس نے دیوار کی جڑ میں ایک مخصوص اینٹ پر پیر کی ضرب لگائی و دیوار درمیان سے کھلتی چلی گئی۔ دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا ولیدوف دوبارہ جیب پر بیٹھا اور اس نے جیب بیک کر کے موڑی اور اس خلا کو کراس کر کے وہ جیب اس کمرے میں لے آیا۔ اندر آکر اس نے جیب روکی اور پھر نیچے اتھر کر اس نے اس بار ایک سائیڈ میں دیوار رگے ہوئے ہک کو کھینچا تو دیوار سر کی آواز سے برابر ہو گئی۔..... اسی لمحے ایک طرف دروازے سے ایک مسلح مقامی آدمی نکل کر کمرے میں گیا۔

"باس آپ۔..... آنے والے نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔..... ولیدوف نے سر دلچے میں جواب دیا اور تیز قدم بڑھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے وہ آدمی برآمد ہوا تھا اب راہداری سے گزرنے کے بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ جیسے دفتر

ان سے اس بارے میں پوری تفصیلات حاصل کر کے مجھے فون کرو۔ میں سنٹرل آفس میں ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا لیڈر علی عمران نام کا آدمی ہوگا۔..... ولیدوف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یس باس“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ولیدوف نے بین آف کر کے رابطہ ختم کیا اور ایک بار پھر نمبر پر یس کرنے شروع کر دیئے۔ رسیور سے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز آتی شروع ہو گئی۔

”یس“..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ولیدوف بول رہا ہوں ثابت۔ اپنے گروپ کو ریڈ الارٹ گر دو ہو سکتا ہے ہمیں تاتار سیکشن کے خلاف کھیلے عام مقابلہ کرنا پڑے۔ پوری طرح تیار رہو۔ میں پھر کال کروں گا“..... ولیدوف نے تیز لہجے میں کہا اور پھر بغیر دوسری طرف سے بات سننے اس نے بین دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور فون میز پر رکھ کر اس نے تھک کر باہر پڑی ہوئی میز کی دراز کو اٹھا کر واپس خانے میں ڈالا اور دراز بند کر دی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کاش میرا عمران سے براہ راست کسی طرح رابطہ ہو سکتا۔ ولیدوف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی کی اونچی گدے دار نشست سے سرٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد میز پر موجود کارڈ لیس فون سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ تو ولیدوف نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور جلدی سے فون پیس اٹھا کر اس کا

کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہ اس کا خفیہ آفس تھا۔ جہاں سے وہ تاتار ڈیگز کو کنٹرول کرتا تھا۔ ولیدوف نے کرسی پر بیٹھ کر میز کے کنارے پر گئے ہوئے بین کو دوتین بار مخصوص انداز میں دبایا اور پھر میز کی سب سے نیچلی دراز کھینچ کر اس نے باہر نکالی اور خلا میں ہاتھ ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون پیس تھا۔ اس نے فون پر مختلف نمبر پر یس کئے تو فون پیس کے رسیور سے دوسری طرف بجتی ہوئی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

”یس.....“ یکت گھنٹی کی آواز بند ہو کر رسیور سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ولیدوف بول رہا ہوں عافیہ..... تاتار سیکشن کی مادام ٹراں کو میرے متعلق معلومات مل چکی ہیں اور اس نے ہمارے ایک خفیہ سنٹر پر بھی حملہ کیا ہے۔ اسے یہ معلومات تموجن اور ماکل کی گرفتاری کی وجہ سے ملی ہیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے امداد لینے کے لئے پاکیشیا گئے تھے اور یقیناً وہاں ہی پکڑے گئے ہوں گے تمہیں معلوم ہے کہ تاتار سیکشن کے نارنجنگ ہاؤس میں انتہائی جدید ترین مشینیں استعمال کی جاتی ہے۔ مجھے اصل خطرہ اس بات سے محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں ماکل اور تموجن کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے ہاتھ نہ لگ جائے..... مادام ٹراں بے حد ذہین عورت ہے وہ انتہائی عیاری سے انتہائی شاطرانہ جال بچھانے میں ماہر ہے اس لئے تم فوری طور پر تاتار سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے آدمیوں سے رابطہ کرو اور

اہتانی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم جس میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل تھے اور سوائے اس عورت کے باقی سب مرد ایکریمین تھے۔ جب کہ وہ عورت سوئس نژاد تھی روسیائی دارالحکومت کے ایئر پورٹ پر ایکریمیا سے آنے والی فلائٹ سے اترے ایکریمین کاغذات ان کے پاس تھے اور کاغذات کے مطابق وہ ایکریمیا کی ایک مشہور یونیورسٹی کے پروفیسر تھے۔ ایک قوی ہیگل حبشی مردان کے ساتھ بطور اسٹڈنٹ شامل تھا۔ کاغذات کے مطابق وہ روسیاء کے مطالعاتی دورے پر آئے تھے گرانڈ ہوٹل میں ان کے کمرے پہلے سے ہی بک تھے وہ ایئر پورٹ سے نکل کر سیدھے ہوٹل پہنچے۔ اب آئیے دوسری طرف۔ تو چون پہلے تاتار سیکشن کے ہاتھ لگا تھا۔ اس پر ٹائم تنگ ہاؤس میں بے پناہ اور اہتانی غیر انسانی حد تک تشدد کیا گیا اس طرح اس کی اہتانی مضبوط قوت ارادی توڑی گئی اور پھر اسے لاشعور چینگنگ مشین میں ڈال دیا گیا اور مادام ٹاؤس نے خود اس سے جا کر بات چیت کی اور تو چون کے لاشعور نے مادام ٹاؤس کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے متعلق بتایا۔ آپ کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کا بھی مادام ٹاؤس کو علم ہو گیا اور یہ بھی اسے معلوم ہو گیا کہ مائل کو تو چون علی عمران کے پاس چھوڑ آیا ہے تاکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ یہاں آئے۔ مائل کا علیہ بھی تو چون سے ہی اسے معلوم ہو گیا۔ تو چون ان سوال جواب دینے کے دوران ہلاک ہو

ایک بٹن آن کر دیا۔

”یس ولیدوف بول رہا ہوں“..... ولیدوف نے بٹن دباتے ہی گھمبیر لہجے میں کہا۔

”عافیہ بول رہی ہوں باس۔ اہتانی اہم خبریں ہیں فون پر مناسب نہیں ہیں“..... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

”او۔ کے۔ آجاؤ مگر پوری طرح احتیاط کرنا“..... ولیدوف نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے فون پیس میز پر رکھا اور میز پر موجود انٹرکام کارسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

”سنو عافیہ آ رہی ہے اسے میرے دفتر پہنچا دو اور سیکورٹی کا ہر طرح سے خیال رکھنا“..... ولیدوف نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ فون پر زیادہ تر اپنی بات کرتا تھا۔

پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ یہ مقامی لڑکی تھی اور مقامی لڑکیوں کی طرح اس نے لمبی جرابیں اور سکرٹ پہنا ہوا تھا۔ لیکن اس کے سر پر مخصوص انداز میں رومال بندھا ہوا تھا اور یہاں تاتارستان بلکہ پورے روسیائی علاقے میں یہی رومال ہی مسلم خاتون کی نشانی سمجھا جاتا تھا۔ عافیہ خاصی خوبصورت لڑکی تھی۔

”آؤ عافیہ بیٹھو“..... ولیدوف نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عافیہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

”کیا اہم خبریں ہیں“..... ولیدوف نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے

گیا کہ یہاں نگرانی ہو رہی ہے۔ اس لئے ماکل یہاں نہیں آ سکتا۔ وہ دو گھنٹے بعد ماتوف کلب پہنچ جائیں اور کاؤنٹر پر ماکل کا نام لیں تو انہیں اس کمرے تک پہنچا دیا جائے گا۔ ادھر ماتوف کلب کے ایک کمرے میں خصوصی انتظامات پہلے سے موجود تھے مختصر یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی اس ٹرپ میں آسانی سے آگئے اور پھر جیسے ہی وہ ماکل سے ملنے اس کمرے میں گئے انہیں سائنسی طور پر بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے انہیں تاتارستان کے ٹارگٹنگ ہاؤس پہنچا دیا گیا اور ٹارگٹنگ روم میں کرسیوں سے باندھ دیا گیا۔

مادام ٹاؤن ان لوگوں کے اتنی آسانی سے ہاتھ آنے پر بے حد خوش تھی اس نے اپنے اس کارنامے کا ذکر فوری طور پر سیکورٹی چیف سے کرنے کے لئے اس سے رابطہ قائم کیا۔ لیکن چیف سے کسی وجہ سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ ادھر مادام ٹاؤن آپ کی کھوج میں مصروف تھی۔ ٹراسمیرٹرفیکوئی معلوم ہونے کے باوجود اسے آپ کا پتہ نہیں چل سکا اس نے دوبارہ سیکورٹی چیف سے رابطہ قائم کیا اور اسے بتایا گیا کہ اس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر قابو پایا ہے۔ تو سیکورٹی چیف بے حد خوش ہوا۔ اس نے مادام ٹاؤن سے کہا کہ وہ فوری طور پر واپس جا کر اعلیٰ حکام کو یہ خوشخبری سناتا ہے اور پھر وہ خود تاتارستان آ کر اپنے سامنے ان کا خاتمہ کرائے گا۔ لیکن جب اس نے اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا تو اس نے ان کے سامنے یہ منصوبہ رکھا کہ ان لوگوں کو زندہ عالمی پریس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ عالمی پریس کو بتایا جا

گیا۔ مادام ٹاؤن نے پورے سیکشن کو الارٹ کر دیا اور نہ صرف تاتارستان بلکہ روسیائی دارالحکومت اور پاکیشیا کی طرف سے روسیاء تک پہنچنے والے ہر قسم کے راستوں پر انتہائی بھرپور چیکنگ شروع کر دی اور اس چیکنگ کے دوران ماکل ان کے ہاتھ لگ گیا۔ ماکل اکیلا آ رہا تھا اور پھر ماکل کو بھی چیکنگ ہاؤس پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد مادام ٹاؤن کو ماکل سے معلومات مل گئیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ علی عمران کی سرکردگی میں امیریمین میک اپ میں روسیائی دارالحکومت پہنچے گا اور وہ لوگ امیریمین یونیورسٹی کے پروفیسرز کے روپ میں ہوں گے اور گرانڈ ہوٹل میں ٹھہریں گے۔ عمران نے ماکل کو یہ سب نشانیاں بتا کر پہلے اس لئے بھیج دیا تھا تاکہ ماکل پہنچ کر ان کے لئے تاتارستان خفیہ طور پر پہنچنے کے انتظامات کر سکے ان اطلاعات کے ملنے کے بعد مادام ٹاؤن نے براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے انتہائی شاطرانہ جال بکھایا۔

ماکل کا جڑواں بھائی ایک آئل فیلڈ میں کام کرتا ہے اور اس کی ہمدردیاں حکومت کے ساتھ ہیں اسے ساتھ ملایا گیا۔ اسے مکمل بریف کیا گیا اور اس کے چہرے پر باقاعدہ اس طرح میچنگ کی گئی کہ وہ ہو ہو ماکل کا چہرہ نظر آئے۔ ماکل کی طرح چلنا پھرنا۔ بولنا سب کچھ اسے ماہرین نے سکھایا۔ پھر اسے سب کچھ بتایا گیا۔

”جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی گرانڈ ہوٹل پہنچے ماکل کی طرف سے ایک رقعہ ویر کی معرفت عمران اور اس کے ساتھیوں تک پہنچایا

کی رپورٹ دے دی ہے۔..... ولیدوف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں..... میں درست کہہ رہی ہوں۔ لیکن دوسری صبح جب پال نے ہیلی کاپٹر لاشیں اٹھوانے کے لئے وہاں بھیجا تو وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشوں کی بجائے انچارج آندرے کی لاش پائی گئی۔ آندرے ٹائیٹلنگ روم کی ایک کرسی پر سرسوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا تھا۔ اس پر تشدد کے بھی آثار نہیں ملے اور آندرے کی جیب بھی غائب تھی اور پھر یہ جیب گراز کی ایک کالونی میں کھدی مل گئی۔ وہ خالی تھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس غائب ہو چکی ہے اور اس خبر سے تاتار سیشن کے ہیڈ کوارٹر میں زلزلہ آیا ہوا ہے اور مادام ٹراں پاگل پن کی حد تک پہنچ چکی ہے..... اسے یہ خبر اس وقت ملی جب وہ آپ کے سنٹر پر چھاپ مارنے میں مصروف تھی۔ اس سنٹر کا علم اسے ٹرانسمیٹر ٹنگنگ آپریٹر سے ہوا تھا۔ لیکن اب وہ سب کچھ چھوڑ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تلاش کر رہے ہیں۔ پورے شہر کے ایک ایک آدمی کو چیک کیا جا رہا ہے..... عافیہ نے کہا تو ولیدوف کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

”اوہ۔ ویری گڈ۔ شکر ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بچ گئی لیکن یہاں تو ان کا کوئی واقعہ بھی نہ ہوگا پھر وہ شہر میں کہاں گئے ہوں گے اور دوسری بات یہ تم نے اس قدر جلدی اس قدر تفصیلی معلومات کیسے حاصل کر لیں..... ولیدوف نے کہا۔

”کے کہ پاکیشیا کس طرح روسیہ میں سرگرم ہے۔ لیکن اعلیٰ حکام نے اس کی اس تجویز سے اس لئے اتفاق نہ کیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ان کے پاس جو معلومات تھیں ان کے مطابق یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ تھے اور ان کا زندہ رہ جانا انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس منصوبے میں فوری طور پر ترمیم کرتے ہوئے سیکورٹی چیف کو ان لوگوں کو فوری ہلاک کر کے ان کی لاشیں عالمی پریس کے سامنے پیش کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ سیکورٹی چیف نے مادام ٹراں کو ان کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا اور مادام ٹراں کے حکم پر اس کے اسسٹنٹ پال نے ٹائیٹلنگ ہاؤس کے انچارج آندرے کو حکم کی تعمیل کا حکم دے دیا اور پھر آندرے نے حکم کی تعمیل کی رپورٹ دے دی..... عافیہ مسلسل بولتے بولتے رک گئی۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ..... اس کا مطلب ہے کہ ہمارے آدمیوں کی وجہ سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک ہونا پڑا۔ ویری بیڈ۔ یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ ناقابل تلافی نقصان..... ولیدوف نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے انتہائی افسردہ لہجے میں کہا۔

”نہیں باس۔ ایسا نہیں ہوا..... عافیہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ولیدوف بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا۔ تم خود ہی تو کہہ رہی ہو کہ آندرے نے ان کی ہلاکت

یقین یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ درست ہو۔ مائل کے متعلق میں جانتی ہوں کہ وہ بڑا مشہور شکاری تھا اور اس کا رابطہ گراز کے مشہور شکاریوں سے یقیناً ہوگا اور یہاں سب سے مشہور شکاری بالوف ہے۔ جو انتہائی امیر آدمی ہے اور اس کی محل منارہائش گاہ گراز کے شمال میں واقع پھیل بالکش کے کنارے پر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان عمران صاحب نے مائل سے اس کے متعلق معلومات حاصل کی ہوں اور وہ اور کوئی جگہ نہ ملنے پر وہاں چھپ گئے ہوں۔ وہ ایسی جگہ ہے کہ جہاں فوری طور پر کسی کا خیال نہیں جاسکتا..... عافیہ نے کہا۔

"ہاں ہو تو سکتا ہے۔ لیکن اسے کیسے چیک کیا جائے....." ولیدوف نے کہا۔

"بالوف کی بیوی فرینڈ ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں فون پر اس سے رابطہ کروں۔ شاید کچھ معلومات مل جائیں....." عافیہ نے کہا۔ "ضرور کرو۔ اب ہمیں اسی طرح کے اندھے اقدام کرنے پڑیں گے شاید ان کا کہیں سے تپہ معلوم ہو سکے....." ولیدوف نے کہا اور مزید موجود کارڈ لیس فون پیس اس نے اٹھا کر عافیہ کی طرف بڑھا دیا عافیہ نے اس پر مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ "لاؤڈر کا بٹن سائیڈ پر ہے اسے بھی پریس کر دو تاکہ میں بھی بات چیت سن سکوں....." ولیدوف نے کہا اور عافیہ نے سر ملاتے ہوئے سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"باس اسے بس اتفاق ہی سمجھ لیں۔ آپ کا فون ملنے کے بعد میں نے اپنے نمبر سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ وہ طویل رخصت پر ہے۔ میں بے حد مایوس ہوئی لیکن میرے ایک آدمی جاوید نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ایسی عورت کو جانتا ہے جو مادام ٹراں کی قریبی ساتھی ہے اور قریب ہی رہتی ہے چنانچہ میں جاوید کے ساتھ اس کی رہائش گاہ پر گئی۔ تو اتفاق سے وہ عورت اکیلی تھی اور پھر معمولی سے تشدد پر اس نے زبان کھول دی۔ وہ مادام ٹراں کے سپیشل دفتر میں اس کی سیکرٹری ہے اور سیکرٹری ہونے کی وجہ سے اسے ان تمام حالات کا بخوبی علم تھا۔ چنانچہ یہ سارے حالات اسی کے ذریعے معلوم ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ میں اس کے سامنے آگئی تھی۔ اس لئے اسے ختم کرنا پڑا۔ میں نے اس سے سپیشل دفتر کے بارے میں معلومات بھی حاصل کر لی ہیں یہ سپیشل دفتر زیماک روڈ پر تیرہ نمبر عمارت ہے۔ جو بظاہر کیوں کا کاروبار کرنے والی کسی فرم کا دفتر ہے....." عافیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ یہ تو تم نے انتہائی اہم معلومات حاصل کر لی ہے۔ لیکن اب سب سے پہلے ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے رابطہ قائم کرنا ہے۔ انہیں اس طرح اکیلا نہیں چھوڑا جاسکتا۔ کیونکہ سیکشن کا یہاں بہت ہولڈ ہے اور ان کے اجنبی ہونے کی وجہ سے وہ لامحالہ ان کا سراغ لگائیں گے....." ولیدوف نے کہا۔

"باس میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ غلط ہو۔

"یس بالوف ہاؤس"..... چند لمحوں بعد ایک آواز فون پیس سے
برآمد ہوئی۔

"میں عافیہ بول رہی ہوں عافیہ کلب سے۔ مسز بالوف سے بات
کرائیں"..... عافیہ نے کہا۔

"مس عافیہ۔ مسز بالوف جناب بالوف کے ساتھ گزشتہ ایک
ہفتے سے یو کرائن گئی ہوئی ہیں۔ ان کی آمد آج ہی متوقع ہے".....
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکاری ماکل نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے مہمان یہاں آئے ہوئے
ہیں۔ کیا ماکل یا اس کے مہمان تو نہیں آئے"..... عافیہ نے پوچھا۔
"اوہ نہیں مس۔ کوئی مہمان نہیں آیا"..... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"اگر وہ آئیں یا ماکل آئے تو آپ اسے میرا پیغام دے دیں کہ ٹی۔
ڈی کلب کا چیف مینجر مسٹر ولیدوف ان کا منتظر ہے"..... عافیہ نے
کہا۔

"یس مس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عافیہ نے او۔ کے
کہہ کر رابطہ ختم کیا اور فون میز پر رکھ دیا۔
"یہاں تو کام نہیں بن سکا اب اور کہاں ان کو تلاش کیا جائے"۔
عافیہ نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اپنے پورے سیکشن کو شہر میں پھیلا دو۔ مجھے یقین
ہے کہ کہیں نہ کہیں سے ان کی خبر مل جائے گی۔ جہارے آدمی خاصے

یہ اور پھر بھی کوئی خبر ملے تو تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے۔
اب مستقل طور پر یہیں رہوں گا"..... ولیدوف نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ پھر میں کلب جا کر اب یہی کام کرتی ہوں".....
ہنے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی پھر ولیدوف کو سلام کر کے
بی سے مڑی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

یہاں آنے جانے والے لوگ اس طرح آ جا رہے تھے جیسے کوئی کسی سے واقف نہ ہو اس لئے وہ بھی اطمینان سے چلتے ہوئے آندرے کے فلیٹ میں پہنچ گئے اور پھر یہاں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے لباس تبدیل کئے اس کے بعد عمران نے اپنا اور سارے ساتھیوں کا مقامی میک اپ کیا۔ جوانا اور جولیا کا بھی میک اپ کیا گیا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ان کے یوگن کاغذات اور میک اپ وغیرہ کی تفصیلات آتار سیکشن کے پاس موجود ہوں گی اور پھر ساری رات انہوں نے کرسیوں پر لیٹ کر سوتے جاگتے گزار دی۔ چونکہ گراز زیادہ بڑا شہر نہ تھا اس لئے یہاں رات ہوتے ہی سڑکیں خالی ہو جاتی تھیں۔ اس لئے وہ باہر نہ گئے تھے کہ کہیں مشکوک ہو جائے پر حیک کر لئے جائیں تو وہ پھنس بھی سکتے تھے۔ آندرے کے فلیٹ سے بھی انہیں اسلحہ نہ مل سکا تھا اور انہیں اس وقت سب سے زیادہ اسلحہ کی ضرورت تھی۔ لیکن یہ شہر کچھ اس طرح ان کے لئے اجنبی تھا کہ عمران کو سمجھ ہی نہ آ ہی تھی کہ وہ آخر کس طرح یہاں اسلحہ حاصل کریں اور ولیدوف سے رابطہ قائم کریں۔ اول تو اس کے پاس ٹرانسمیٹر ہی نہ تھا جس پر وہ ولیدوف سے رابطہ قائم کر سکے اور دوسری بات یہ کہ تو جن اور ماکل کے سیکشن کے قبضے میں آ جانے کے بعد اب اس فریکوئنسی پر بات کرنا خود کشی کے مترادف تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ساری رات اس نے مختلف ترکیبیں سوچنے میں گزار دی تھی اور آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ انہیں یہاں رہنے کی بجائے فوری طور پر روسیہ دارالحکومت واپس چلے جانا چاہئے۔

صبح ہونے والی ہے اس لئے اب ہمیں فلیٹ چھوڑ دینا چاہیے عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو فلیٹ کے بڑے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پہاڑی علاقے میں وہ آندرے کی جیب کے ذریعے گراز شہر داخل ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے ایک مارکیٹ میں پہنچ کر علیحدہ علیحدہ دکانوں سے ریڈیئم لباس خریدے۔ عمران نے میک اپ کا سا مختلف دکانوں سے خرید لیا اور ایک بک سٹال سے شہر کا تفصیلی زخریدنے کے بعد اسی جیب کے ذریعے وہ ویسٹ کوف پہنچ گئے۔ آندرے کی رہائش تھی۔ یہ ایک وسیع و عریض پلازہ نما عمارت جس میں رہائشی فلیٹ تھے اور جس میں

وہاں عمران کے پاس ایسی نہیں تھیں کہ جن کی مدد سے وہ آگے بڑھ سکتا تھا۔

”تو اب کہاں جانا ہے؟..... جو لینے پوچھا۔

”میرا خیال ہے ہمیں واپس گا سکو چلا جانا چاہیے۔ وہاں سے ہم اپنے مطلب کی چیزیں حاصل کرنے اور یہاں کے لئے کوئی ٹپ حاصل کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر واپس آجائیں گے“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر اسلحہ اور بغیر کسی رابطے کے یہاں تو ہم فوری طور پر پکڑے جاسکتے ہیں..... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب کرسیوں سے اٹھے اور ہاتھ روم میں جا کر بال وغیرہ سنوار کر اور منہ دھو کر وہ تھوڑی دیر بعد فلیٹ سے باہر آگئے۔ آندرے کے فلیٹ میں سے انہیں بھاری مقامی کرنسی دستیاب ہو گئی تھی اس لئے انہیں کرنسی کی طرف سے فکر نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے موجود آندرے کی جیب میں سوار ہو گئے اور پھر عمران جیب کو لئے اس اڈے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اسے گا سکو جانے کے لئے ٹرانسپورٹ مل سکتی تھی نقشہ اب عمران کو حفظ ہو چکا تھا۔ اس لئے اڈے سے کافی پیچھے اس نے جیب راستے میں پڑنے والی ایک کالونی میں روک دی اور پھر وہاں سے پیدل اڈے کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی شہر پوری طرح نہ جاگا تھا اور اکا دکا افراد اور سواریاں نظر آرہی تھیں۔

”میرا خیال ہے ناشتہ کر لیا جائے“..... اچانک جولیانے ایک

ریستوران کو دیکھتے ہوئے کہا جس کے شیشے والے دروازے پر باقاعدہ کارڈ پر ناشتہ دستیاب ہے کے الفاظ درج نظر آرہے تھے اور پھر باقی ساتھیوں کی تائید پر عمران اس ریستوران کی طرف مڑ گیا ریستوران کچھ زیادہ بڑا نہ تھا۔ لیکن اس کا بال بالکل خالی تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر کے پیچھے ایک لڑکی کھڑی تھی جس کے سر پر دو مال بندھا ہوا تھا وہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ان کی طرف بڑھی۔

”آئیے آئیے۔ ناشتہ تیار ہے“..... لڑکی نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف رکھی میز کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے جلدی سے ادھر ادھر سے کرسیاں اٹھا کر اس میز کے گرد رکھیں اور عمران اور سارے ساتھی ان کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”کون سا مینو چاہیے آپ کو مسلم یا نان مسلم“..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو عمران اور اس کے سارے ساتھی مسلم کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”مسلم“..... عمران نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ آپ شاید یہاں اجنبی ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں۔ میرا نام رنسیہ ہے۔ یہ ریستوران میرے پاپا یعقوب کا ہے اور ہم دونوں اسے چلاتے ہیں۔ پاپا بیمار ہیں اس لئے وہ آرام کر رہے ہیں۔ میں ابھی آئی۔ رنسیہ نے مسلم کا لفظ سن کر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس کاؤنٹر کی طرف مڑ گئی اور عمران اور اس کے ساتھی مفتی خیر نظروں

سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ سجدہ لمحوں بعد لڑکی مینو لے کر آگئی۔
عمران نے ناشتے کا آرڈر دیا۔
"کیا آپ کے والد بہت بیمار ہیں؟"..... عمران نے آرڈر دیتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں انہیں شکاریوں والی مشہور بیماری ہے لوٹا کس۔ دو تین روز میں ٹھیک ہو جائیں گے"..... رنیر نے ہنستے ہوئے کہا اور واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ناشتہ سرو کر دیا۔ ناشتہ واقعی لذیذ تھا۔ اس لئے ان سب نے خوب ڈٹ کر کھایا۔
کیا آپ کے والد شکاری ہیں؟"..... عمران نے چائے کا آرڈر دیتے ہوئے پوچھا۔

"ارے صرف شکاری نہ کہیں..... بڑے مشہور شکاری ہیں۔ یہاں گراز میں بالوف کے بعد ان کا نام ہی لیا جاتا ہے۔ اس لئے تو انہیں لوٹا کس بیماری ہو جاتی ہے"..... رنیر نے برتن سمیٹتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ ایک شکاری مائل کو جانتی ہیں؟"..... عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔ کیونکہ وہ بھی مشہور شکاری ہے۔ پاپا کے پاس اکثر آتا جاتا رہتا ہے"..... رنیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور برتن لے کر واپس مڑ گئی۔

"میرا خیال ہے یعقوب سے مل لینا چاہیے۔ ہو سکتا ہے یہ تاتار ڈیگرز سے ہی متعلق ہو"..... تنویر نے کہا۔

"لیکن سہ نہیں یہ لوٹا کس کس ناعپ کی بیماری ہے وہ ہوش میں نا ہوگا یا نہیں؟"..... عمران نے کہا اور پھر جب رنیر نے چائے کا مان لگانا شروع کیا تو عمران بول پڑا۔
"یہ لوٹا کس کو ہی بیماری ہے ہم نے تو یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے"..... عمران نے کہا تو رنیر ہنس پڑی۔

"آپ شکاری نہیں ہیں اس لئے آپ کو معلوم ہی نہیں ہوگا۔ یہ زوں کی بیماری ہوتی ہے اور اکثر شکاریوں کو ہو جاتی ہے۔ اس سے راکڑ جاتے ہیں"..... رنیر نے کہا۔

"کیا ہم آپ کے پاپا سے مل سکتے ہیں۔ ہم شکاری نہیں ہیں لیکن ہاں شکاری بننے کا شوق بہر حال ہے اور پھر ہم ان سے آپ کی تعریف کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں کتنی لذت ہے"..... عمران نے کہا تو رنیر کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ضرور۔ ضرور..... پاپا بھی آپ سے مل کر بے حد خوش ہوں گے نا ایک بات پہلے بتا دوں کہ وہ آپ کو شکار کے قصے سنانا شروع کرے گا۔ تو پلیز آپ مائیڈ نہ کریں گے"..... رنیر نے کہا تو سب کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔ چائے پینے کے بعد عمران نے بل ب کیا اور پھر اس نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر پلیٹ پر رکھ دیے۔

"بل کے علاوہ باقی رقم آپ کی ٹپ ہے آج بڑے عرصے بعد اس لذیذ ناشتہ سیر آسکا ہے"..... عمران نے کہا اور رنیر اتنی زیادہ

"ہمیں آپ جیسے مشہور شکاری سے ملاقات کر کے خوشی ہو گی اگر آپ ملنا پسند کریں۔" میرا نام عمرانوف ہے۔ عمران نے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ضرور ضرور۔ یہ تو میری خوش بختی ہے کہ آپ جیسے معزز آدمیوں سے میری ملاقات ہو رہی ہے اندر تشریف لے آئیے۔" یعقوب نے بڑے گر جوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ لنگڑاتے ہوئے انداز میں ایک طرف کو ہٹ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے یہ ایک خاصہ بڑا کمرہ تھا جس میں صرف صوفے رکھے ہوئے تھے درمیان میں میز تھی جس پر اخبارات موجود تھے اور پھر یعقوب نے دروازہ بند کیا اور لنگڑا کر چلتا ہوا واپس آیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"مجھے لوٹنا کس ہو گیا ہے۔ اس لئے میں صحیح طریقے سے چل نہیں سکتا۔ دو ہفتے پہلے میں شکار کے لئے کوہ یورال گیا تھا۔ وہاں لومڑیوں کا بہترین شکار ہوتا ہے اور جب میں وہاں پہنچا۔"..... شکاریوں کے مخصوص انداز کی طرح یعقوب نے بھی بغیر کسی تہدید کے اپنے کارنامے سنانے کا آغاز کر دیا تھا۔

"لیکن رنسیہ نے تو ہمیں بتایا ہے کہ آپ شیر اور چیتوں کا شکار کرتے ہیں۔" عمران نے اس کی بات درمیان سے ہی کاٹنے ہوئے کہا۔

"شیر اور چیتوں کا شکار تو میں نے بہت کیا ہے۔ لیکن یہاں

ٹپ دیکھ کر حیران رہ گئی۔
"اوہ۔ اس قدر رقم یہ تو بہت زیادہ ہے۔" رنسیہ نے حیران

ہوتے ہوئے کہا۔
"ارے نہیں یہ تو کم ہے۔" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور رنسیہ نے باقاعدہ شکریہ ادا کرتے ہوئے نوٹ اور بل والی پلیٹ اٹھالی اور واپس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"اب آپ اپنے پیاسے ہمیں ملو ادیں۔" عمران نے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ضرور آئیے۔" رنسیہ نے کاؤنٹر کی دراز میں نوٹ ڈال کر اسے بند کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ کاؤنٹر کے پیچھے سے نکلی اور ایک سائیڈ پر جانے والی راہداری کی طرف مڑ گئی راہداری کے آخر میں سڑکیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سڑکیاں چڑھنے کے بعد وہ مڑ کر ایک راہداری میں آگئے جہاں ایک بند دروازے پر رک کر رنسیہ نے دستک دی۔

"کون ہے۔" اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔
"پاپا۔ بڑے معزز گاہک آئے ہیں رنسیہ توراں میں۔ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔" رنسیہ نے اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ اچھا۔" اندر سے کہا گیا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھل گیا۔
تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ دروازے پر ایک قوی ہیکل ادھی عمر آدمی کھڑا تھا۔

تو میں نے صرف اس لئے دیا تھا کہ تم بھی شکاری ہو اور وہ بھی شکاری تھا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکاری تھا۔ کیا مطلب۔ کیا.....“ یعقوب نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

”ہاں ماکل سیشن کے ہاتھ لگ گیا تھا اور اسی کی وجہ سے ہم اس وقت مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں ورنہ ہم اب تک ولیدوف تک پہنچ کر اپنا کام شروع کر چکے ہوتے۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہم کون ہیں میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ہم سب میک اپ میں ہیں جب مادام ٹران نے تاتار ڈیگرز کے سیٹ اپ کا خاتمہ کر دیا تو ماکل اور اس کے سیشن کا چیف تھوچن پاکیشیا میرے پاس پہنچے۔ تھوچن ولیدوف اور اس کے سیشن سے واقف تھا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر تو نہیں ہوں لیکن اس کے لئے کام کرتا ہوں۔ تھوچن اور ماکل نے مجھے درخواست کی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس روسیہ فیڈریشن سے آزادی کے لئے تاتار ڈیگرز کی مدد کرے۔ میں نے چیف سے بات کی تو مسلمانوں کے کاڑ کی خاطر انہوں نے حامی بھری اور سیکرٹ سروس کی ٹیم میری سربراہی میں یہاں بھیج دی۔ تھوچن پہلے آچکا تھا۔ ماکل کو ہم نے پہلے بھجوا دیا تاکہ وہ ہمارے رہنے اور ولیدوف سے ملاقات کا بندوبست کرے۔ لیکن یہاں آکر ہمیں معلوم ہوا کہ تھوچن کپڑا گیا اور اس پر تشدد کر کے سیشن نے ولیدوف اور ہمارے متعلق معلومات حاصل کر لیں پھر ماکل بھی کپڑا گیا اور ماکل سے انہوں نے

کمرے میں۔ ایک منٹ میری بات سن لیں.....“ یعقوب نے ایک بار پھر عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور عمران نے جب رضا مندی کے سے انداز میں سر ہلایا تو وہ اس کا بازو چھوڑ کر لنگڑاتا ہوا پچھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کے لئے کہا اور خود یعقوب کے پیچھے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک بیڈ روم تھا۔ یعقوب نے عمران کو ایک سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھنے کے لئے کہا اور خود ایک اور کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔

”سنو میرا تعلق واقعی تاتار ڈیگرز کے ایک خاص شعبے سے ہے۔ لیکن میں فعال آدمی نہیں ہوں۔ صرف خصوصی طور پر کوئی ایسا کام کر لیتا ہوں جس کے متعلق مجھے تنظیم بتائے۔ ماکل بھی میرا دوست ہے لیکن میں اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ تم نے ماکل اور ولیدوف دونوں کے نام اکٹھے لے دیئے ہیں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ ماکل کو ولیدوف کے متعلق کچھ علم نہیں ہے۔ ولیدوف نے اپنا سیٹ اپ مکمل طور پر علیحدہ اور خفیہ رکھا ہوا ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ ماکل کا تعلق دوسرے سیٹ اپ سے تھا اور اس دوسرے سیٹ اپ کو تاتار سیشن نے مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم درحقیقت کون ہو اور کیوں مجھ سے ملنے آئے ہو.....“ یعقوب نے سرگوشیاں لہجے میں کہا۔

”مجھے جہارے انداز اور جہارے چہرے کے تاثرات سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ جہار تعلق لازماً تاتار ڈیگرز سے ہوگا۔ ماکل کا حوالہ

گا..... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور یعقوب کے چہرے پر لکھت مسرت کے آثار ابھر آئے۔

”مجھے ماکل نے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے فعال مہجس ہے میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ تاتاری مسلمانوں کی آزادی کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ جہاں تک ولیدوف سے رابطے کا تعلق ہے میرا براہ راست اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ میں کوڈ میں پیغام ایک آدمی تک پہنچاؤں گا وہ آگے اسے بانی پاس کر دے گا اور بہر حال یہ پیغام ولیدوف تک پہنچ جائے گا۔ لیکن اس میں کتنا وقت لگے گا یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ اس دوران آپ یہاں میرے ریسٹوران میں چھپے رہیں لیکن ہو سکتا ہے آپ کو اگلے یہاں آتے ہوئے کسی نے دیکھ لیا ہو۔ اس لئے آپ واپس جائیں اور پھر ایک ایک کر کے عقبی گلی سے اندر آجائیں۔ میں آپ کو راستہ دکھا دیتا ہوں.....“ یعقوب نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور عمران بھی مطمئن انداز میں سر ملاتا ہوا اٹھا اور یعقوب کے پیچھے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

ختم شد

ہمارے متعلق تمام سیٹ اپ معلوم کر لیا۔ ماکل کی وجہ سے ہم جیسے گاسکو پہنچے ہمیں ٹرپ کر لیا گیا اور یہاں تاتارستان لا کر ایک ایسی عمارت میں قید کر دیا گیا جسے مارٹنگ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ ہم نے وہاں کے انچارج آندرے کو ختم کیا اور وہاں سے اس کی جیپ لے کر یہاں گرازی میں اس کے فلیٹ میں چھپ گئے۔ اس طرح ہم نے رات گزاری لیکن چونکہ یہاں ہمارا کوئی واقف نہ تھا اور لازماً صبح ہوتے ہی سیکشن کو آندرے کی موت اور ہمارے فرار کا علم ہو جائے گا یا اب تک ہو گیا ہو گا۔ اس لئے ہم نے لباس بدلے مقامی میک اپ کیا اور ہم نے یہی فیصلہ کیا کہ ہم اڈے پر جا کر ویگن کے ذریعے چھپے گا سکو جائیں اور پھر وہاں سے یہاں کے لئے کوئی ٹپ حاصل کر کے واپس آئیں اور ولیدوف سے رابطہ کریں۔ یہاں اس کالونی میں ہم نے آندرے کی جیپ چھوڑنے کا پروگرام بنایا تو آپ کے ریسٹوران پر ناشتے کا کارڈ نظر آیا تو میرے ساتھیوں نے ناشتہ کرنے کا فیصلہ کیا اور ہم آپ کے ریسٹوران میں آگے سبھاں آکر آپ کی بیٹی رسیہ کے متعلق جب ہمیں پتہ چلا کہ وہ مسلم ہے اور آپ شکاری ہیں تو مجھے فوراً ماکل کا خیال آیا کہ وہ بھی شکاری تھا۔ اس لئے میں نے رسیہ سے باتوں باتوں میں ماکل کا ذکر کیا تو اس نے بتایا کہ وہ آپ سے ملنے آتا رہتا ہے چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ آپ سے ملاقات کی جائے اور یہ بات جیک کی جائے کہ آپ کا تعلق کسی طرح ولیدوف سے ہو تو آپ کے ذریعے اس تک پیغام بھیج کر رابطہ کیا جائے۔ اس طرح ہمارا وقت بچ جائے

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

تاتار دیگرز حصہ دوم

مصنف - منظر کلیم ایم۔ اے

- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تاتارستان کی آزادی کی قرارداد پاس کرا سکے؟ - یا۔؟
- وہ لمحہ۔ جب مادام ٹران نے تاتارستان کی آزادی کی قرارداد کو ناکام کرنے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ یا۔؟
- وہ لمحہ۔ جب تاتارستان کی آزادی کی قرارداد پر راتے شمار شروع ہو گئی۔ کیا تاتار دیگرز اپنے عظیم مقصد میں ناکام رہ گئی یا۔؟
- عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ تاتار دیگرز اور روسیہ فیڈریشن کے خطرناک ایجنٹوں کے درمیان خوفناک اور جان توڑ جدوجہد کا حتمی نتیجہ کیا نکلا۔؟

تیز رفتار ایکشن۔ بے پناہ سسپنس۔ لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات ایک ایسی کہانی۔ جو لافانی اور یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور جدید جہد سے بھرپور ناول

فیوگی ٹاسک مکمل ناول

مصنف - منظر کلیم ایم۔ اے

ایک ایسی تنظیم جو ملک باجان کو توڑ کر ٹکڑوں میں تبدیل کرنا چاہتی تھی۔ جس کا اسلئے کے حصول کے لئے پاکیشیا کے ایک گروپ سے خفیہ رابطہ تھا اور پھر یہ رابطہ ظاہر ہو گیا۔

لحظے جب عمران نے اسلئے چلائے کرنے والے پاکیشیائی گروپ اور خفیہ رابطے کو بے نقاب کر دیا۔ پھر کیا ہوا؟

لحظے جب عمران کو مجبوراً فیوگی ٹاسک کے خلاف حرکت میں آنا پڑا۔ کیوں؟ عمران کا دوست اور باجان کا انتہائی فعال ایجنٹ جو کسی طرح بھی عمران سے صلاحیتوں میں کم نہ تھا۔ لیکن دیرپہ وہ فیوگی ٹاسک کا ایجنٹ تھا۔

لحظے جب ہائوس فیوگی ٹاسک کے تحفظ کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گیا اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ایک ایک لمحہ بھاری ثابت ہوا۔

لحظے جب کیپٹن فکیل اور ہائوس کے درمیان جسمانی فائنٹ ہوئی۔ ایسی فائنٹ کہ جس کا تصور شاید عمران بھی نہ کر سکتا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ کامیابی کس کے حصے میں آئی۔

ایک لمحہ ایک فائنٹ جو عمران کی زندگی اور عطر و طبع کے لئے
بے پناہ سختی سے محروم ہو گیا اور اس کی زندگی ختم ہو گئی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

ریڈ فلیگ

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ریڈ فلیگ۔ نوادرات چوری کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم جس نے مصر سے ایک نوادہ چوری کر کے پاکیشا میں فروخت کر دیا۔ سیکرٹ ایجنسی۔ مصر کی سرکاری ایجنسی جس نے براہ راست نوادہ کی چوری میں سرسلطان کو ملوث کر دیا۔ کیا واقعی سرسلطان اس چوری میں ملوث تھے۔ یا لیلیٰ۔ سیکرٹ ایجنسی کی رکن جو سرسلطان کی چوری کا ثبوت لے کر عمران کے فلیٹ پر پہنچ گئی اور پھر سرسلطان نے بھی اقرار کر لیا۔ کیا واقعی ریڈ فلیگ۔ جس کا سربراہ ایک ایسا آدمی تھا جس کے بارے میں کسی کو بھی تصور تک نہ تھا۔ وہ کون تھا۔ ؟

روڈی۔ ریڈ فلیگ کے ریکشن گروپ کا چیف جو ریڈ فلیگ کے خلاف عمران کے ساتھ مل گیا۔ کیوں۔ انتہائی حیرت انگیز پوئیشن۔ کیا عمران ریڈ فلیگ کے خلاف مشن مکمل کرنے اور اس کے سربراہ کو سامنے لانے میں کامیاب ہو سکا۔ یا۔ نہیں۔ ؟

انتہائی حیرت انگیز اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات

سپیس اور ریکشن سے بھر پور منفرد انداز کی کہانی

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

پرل پائریٹ

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

پرل پائریٹ ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم جو سمندر میں مصنوعی انداز میں پرورش کیے جانے والے سچے موٹی لوٹ لیتی تھی۔ پرل پائریٹ جس نے پاکیشا حکومت کی پرل فائونٹ کو لوٹ لیا۔ کیسے۔ پرل پائریٹ جس کے خلاف عمران نے ٹائیگر کو بھیجا۔ کیوں۔ روزی راسکل جو اس پورے مشن میں نہ صرف ٹائیگر کے سربراہ رہی بلکہ اس نے وہ کارنامہ سرانجام دے دیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ پرل پائریٹ جس کے خلاف عمران اور پاکیشا سیکرٹ سروس کی ٹیم مکمل طور پر ناکام ہو گئی۔

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشا سیکرٹ سروس کو معلوم ہوا کہ روزی راسکل نے وہ مشن مکمل کر لیا ہے جس میں وہ ناکام ہو گئے تھے۔ پھر کیا ہوا۔ وہ لمحہ جب ٹائیگر اور روزی راسکل کے درمیان انتہائی خوفناک اور جان لیوا مارشل آرٹ فائٹ ہوئی۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا۔

انتہائی دلچسپ، ہنگامہ خیز اور منفرد موضوع پر لکھا گیا ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

جوانا ان لکشن ————— مکمل	حلقہ موت ————— دوم
اسٹار ٹریک ————— اول	وسٹو ان لکشن ————— اول
اسٹار ٹریک ————— دوم	وسٹو ان لکشن ————— دوم
نٹل ڈیولز ————— مکمل	باپ ٹارگٹ ————— آخری حصہ
فیس آف ڈیٹھ ————— اول	الاسرفائیو ————— مکمل
فیس آف ڈیٹھ ————— دوم	ایجنٹ فرام پاور لینڈ ————— مکمل
بلیک ڈیٹھ ————— اول	روڈ سائیڈ سٹوری ————— مکمل
بلیک ڈیٹھ ————— دوم	گریٹ فاسٹ ————— مکمل
ہاٹ ناٹ ————— مکمل	ونڈر پلان ————— اول
اسپیشل ایجنٹ برونو ————— مکمل	ونڈر پلان ————— دوم
ریڈ چیف ————— مکمل	بلیک کالار ————— مکمل
ڈیٹھ سرکل ————— مکمل	ڈیٹھ گروپ ————— مکمل
ٹرنج فائر ————— مکمل	ہیکل سلیمانی ————— اول
ڈارک کلب ————— مکمل	ہیکل سلیمانی ————— دوم
شوٹنگ پاور ————— مکمل	لیڈی سندھتا ————— مکمل
حلقہ موت ————— اول	چینج مشن ————— مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناز ہوگا۔ ایک بات کی وضاحت چاہتا ہوں۔ عمران کی چھٹی حس
 اہتائی پاور فل ہے۔ اس قدر کہ خطرے کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے
 ہی اسے خطرے کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔ لیکن کیا یہ چھٹی حس صرف
 عمران کے پاس ہوتی ہے۔ مجرموں کی چھٹی حس کیوں اس قدر پاور
 فل نہیں ہوتی۔ جب کہ وہ بھی عمران جیسے حالات سے ہی گزر رہے
 ہوتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے۔

محترم محمد ارشد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد
 سگریہ۔ جہاں تک چھٹی حس کا تعلق ہے تو پانچ حسیں جنہیں حواس
 خمسہ کہا جاتا ہے ظاہر ہوتی ہیں لیکن چھٹی حس موجود تو سب میں ہو
 ہے۔ لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتی اس لئے اسے حس باطنی بھی کہا جاتا ہے
 اور یہ ان پانچ حسوں کی طرح خود بخود کام نہیں کرتی بلکہ اس کو باقوت
 بنانے کے لئے باقاعدہ مشقیں کرنی پڑتی ہیں۔ چھٹی حس انجانے
 خطرے کا اظہار تو کر دیتی ہے لیکن اس خطرے کا صحیح ادراک حواس
 خمسہ سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص
 کی چھٹی حس اتنی ہی باقوت ہو جتنی عمران کی ہے۔ امید ہے اب بات
 آپ کی سمجھ میں آگئی ہوگی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔ اے

مادام ٹراں تیز تیز قدم اٹھاتی ایک چوڑی راہداری میں سے گزرتی
 ہوئی۔ آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اس کے وزن کی وجہ سے دھم دھم
 کی آوازوں سے راہداری گونج رہی تھی۔ راہداری کے اختتام پر ایک
 بند دروازہ تھا۔ جس کے باہر ایک مشین گن سے مسلح آدمی کھڑا تھا۔
 اس نے مادام کے قریب پہنچنے پر اہتائی مودبانہ انداز میں اسے سلام کیا
 اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا اور مادام ٹراں خاموشی سے
 چلتی ہوئی دروازہ کر اس کر کے دوسری طرف ایک کمرے میں پہنچ گئی۔
 یہ کمرہ چھوٹا سا تھا اور اس کمرے میں موجود ایک کرسی پر ایک آدمی
 رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کی گردن ڈھکی ہوئی تھی۔ اس
 کے ساتھ پال اور دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔

جان بخشی کی جا سکتی ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں تم جانتے ہو کہ نہ صرف جہاری ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی بلکہ جہارے پورے خاندان کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔..... پال نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”ولیدوف اور تاتار ڈیگرز کا چیف۔ اودہ جناب یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ولیدوف تو ہمارے ہاں بننے والے ایک خصوصی کلک کا نام ہے اور فون کرنے والے نے مجھ سے اس کا تازہ ترین ریٹ دریافت کیا تھا اور یہ بھی پوچھا تھا کہ وہ بڑا آرڈر دے تو کیا میری بیکری اسے سپلائی کر سکتی ہے۔ میں نے اس سے آرڈر کی تفصیل پوچھی تو اس نے ایک سو کلک بتائے۔ میں نے جواب دیا کہ اس کے لئے ایک ہفتہ پہلے آرڈر دینا ضروری ہے اور یہ بات سن کر اس نے رابطہ ختم کر دیا تھا آپ پوری ٹیپ سن لیں۔ اگر میں نے ایک لفظ بھی غلط کہا ہو تو بے شک مجھے گولی مار دیں۔..... سلام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مادام ٹران کا منہ بن گیا اور وہ ناخوشگوار نظروں سے پال کی طرف دیکھنے لگی۔

”مجھے معلوم ہے کہ یہی بات حیت ہوئی ہے اور تم نے کوئی لفظ غلط نہیں کہا۔ لیکن میں نے انکو اتنی کرائی ہے نہ ہی جہاری بیکری پر آج تک ولیدوف نام کا کوئی آئیٹم بنایا گیا ہے اور نہ گراز کی کسی اور بیکری پر اس لئے یقیناً یہ ساری بات کوڈ ہے اور اب تم بتاؤ گے کہ اصل بات کیا ہے۔..... پال نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مادام ٹران کا بگڑا ہوا ہنرے لہجے کھل اٹھا۔ اب وہ پال کو ایسی نظروں سے دیکھنے

”آئیے مادام۔ اس کا نام سلام ہے اور یہ ایک بیکری کا نیجر ہے۔ اس کی ایک کال ٹیپ ہوئی ہے جس میں ولیدوف کا نام لیا گیا ہے۔ جس نمبر سے کال کی گئی ہے۔ وہ پبلک فون بوتھ تھا۔ اس لئے اسے فوری طور پر اغوا کر لیا گیا ہے تاکہ اس سے مزید پوچھ گچھ کی جا سکے۔..... پال نے کہا۔

”ٹھیک ہے کرو پوچھ گچھ۔..... مادام ٹران نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے کہا اور پال نے ایک مسطح آدمی کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے سلام کی طرف بڑھا ایک ہاتھ سے اس نے اس کا سر پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر لگاتار زور دار تھپ مارنے شروع کر دیئے تیسرے ہاتھ سے پانچو تھے تھپیر سلام کو ہاتھ اٹھانے میں آگیا اور وہ مسطح آدمی جھپکے ہٹ گیا۔ سلام نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی پھر ناکام ہو کر وہ پریشان سے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

”کلک۔ کلک۔ کون ہو تم۔..... سلام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ مادام ٹران ہیں۔ تاتار سیکشن کی چیف اور میرا نام پال ہے۔ ہمارے ہیڈ کوارٹر نے جہاری بیکری پر موجود فون پر آنے والی ایک کال ٹیپ کی ہے۔ جس میں ولیدوف کا نام لیا گیا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ ولیدوف تاتار ڈیگرز کا چیف ہے۔ اگر تم سچ بتاؤ کہ یہ کال ہمیں کس نے کی تھی۔ کیوں کی تھی اور ولیدوف کہاں ہے تو جہاری

”مادام..... بغیر تشدد کے یہ زبان نہیں کھولے گا“..... پال نے کہا۔

”ایسا کرو کہ ہلکا سا تشدد کرو جسے میں برداشت کر سکوں تمہیں معلوم ہے کہ میں اس معاملے میں انتہائی کمزور دل واقع ہوئی ہوں۔“۔ مادام ژان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ ہی تجویز کر دیں“..... پال نے کہا۔
 ”خنجر سے اس کے جسم میں زخم ڈالو اور پھر ان زخموں پر تیزاب انڈیل دو۔ تشدد بھی ہو جائے گا اور زخم بھی مندمل ہو جائیں گے۔“
 ”بولو یہ کیسا تشدد ہے“..... مادام ژان نے مسکراتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ پال سے اپنے اس آئیڈیئے کی داد طلب کر رہی ہو۔

”بہت اچھا ہے“..... پال نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”جاؤ روبر الماری سے خنجر اور تیزاب کی بوتل اٹھا لاؤ“..... پال نے روبر سے کہا اور روبر ایک بار پھر سر ملاتا ہوا مڑ کر الماری کی طرف بڑھنے لگا۔

”سنو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرا کوئی تعلق کسی تاتار ڈیگرز سے نہیں ہے۔ میں تو ایک عام سا کاروباری آدمی ہوں“..... سلام نے ہڈیانی انداز میں کہا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے پسینے میں ڈوب چکا تھا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم نے کال ملنے کے بعد فوری طور پر کارڈ میں

لگی جیسے اس کی ذہانت کی نظروں ہی نظروں میں داد دے رہی ہو۔“
 ”جناب میں نے بتایا ہے کہ یہ ہماری بیکری کا سپیشل آئیٹم ہے۔ آپ ہمارا کارڈ دیکھ لیں ہمارا سابقہ ریکارڈ چیک کر لیں اس میں ولیدوف کنیک کا ذکر موجود ہے۔ آپ بے شک تسلی کر لیں“..... سلام نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

”میں نے چیک کیا ہے تمہارے کارڈ میں اور ریکارڈ میں ایسا کوئی نام نہیں ہے تم جھوٹ بول رہے ہو۔“ پال نے عصبی لہجے میں کہا۔
 ”جناب اب میں آپ کو تو جھوٹا کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر آپ خود ریکارڈ دیکھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے کسی آدمی نے آپ سے غلط بیانی کی ہے“..... سلام نے کہا۔
 ”روبر“..... پال نے ٹکھٹ مڑ کر ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس“..... اس آدمی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
 ”الماری سے کوڑا نکالو اور اس وقت تک اس پر برساتے رہو جب تک یہ اصل بات نہ بتا دے“..... پال نے تیز لہجے میں کہا۔
 ”یس باس“..... روبر نے جواب دیا اور ایک سائیڈ پر جنی ہوئی الماری کی طرف بڑھ گیا۔

”نہیں۔ میں اپنے سامنے کسی پر اس قسم کا تشدد برداشت نہیں کر سکتی۔ رک جاؤ“..... مادام ژان نے ہاتھ اٹھا کر عصبی لہجے میں کہا۔
 تو الماری کی طرف بڑھتا ہوا روبر رک گیا۔

ولیدوف کیک کا اضافہ کیا اور ریکارڈ میں بھی اضافے کئے لیکن تم یہ بھول گئے کہ تازہ سیاہی اپنا تپہ خود دے دیتی ہے۔ اصل بات اگلے دو ورہہ ۱۱ انتہائی برا حشر ہوگا..... پال نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں جاکہ رہا ہوں"..... سلام نے اسی طرح دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سے سچ انگو اور روبر..... پال نے غصیلے لہجے میں روبر سے کہا جو اس دوران ایک تیز دھار خنجر اور بوتل اٹھائے واپس آچکا تھا۔

"میں باس"..... روبر نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کھیاک سے خنجر سلام کے بازو میں اتار دیا اور کمرہ سلام کے حلق سے نکلنے والی بھیانک جج سے گونج اٹھا۔

"ارے ارے۔ یہ تو جج رہا ہے..... تمہیں معلوم ہے کہ میں کمزور دل ہوں ایسا کرو کہ اس کے منہ میں کپڑا ڈال کر اوپر سے سیپ لگا دو"..... مادام ٹران نے اس طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے جج سن کر اسے بے حد تکلیف پہنچی ہو اور پال نے بھلی کی سی تیزی سے جیب سے رومال نکالا اور چھتے ہوئے سلام کے کھلے منہ میں ڈال دیا۔ سلام کی چیخیں اس کے حلق میں ہی گھٹ گئیں۔

"اب تیزاب ڈالو اور دوسرا زخم نگاؤ"..... پال نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور روبر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور خون لپٹے ہوئے زخم پر اس نے تیزاب انڈیل دیا اور کمرے میں گشت چلنے کی بو پھیل گئی اور اس کے ساتھ ہی زخم سے دھواں سا اٹھنے لگا۔ سلام کا

تڑپتا ہوا جسم نکلت ساکت ہو گیا اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ پال نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر تھپ مارنے شروع کر دیے۔ پھر جیسے ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے پال نے رومال اس کے منہ سے کھینچ لیا۔

"مادام اس طرح یہ ہوش میں نہ آتا"..... پال نے رومال نکالنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے میں کانوں میں انگلیاں دے لیتی ہوں"..... مادام نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واقعی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ اسی لمحے سلام ایک زور دار جج مار کر ہوش میں آگیا اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔

"دوسرا زخم ڈالو روبر"..... پال نے سرد لہجے میں روبر سے کہا اور روبر نے سر ہلاتے ہوئے خنجر والا ہاتھ اٹھایا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ تم عالم ہو۔ رک جاؤ"..... سلام نے نکلت چھتے ہوئے کہا اور پال نے ہاتھ اٹھا کر روبر کو روک دیا مادام نے بھی مسکراتے ہوئے کانوں سے انگلیاں نکال لیں۔

"مجھے زیرو ون نے کال کیا تھا تاکہ میں زیرو تھری تک پیغام پہنچا دوں اور میں نے پیغام پہنچا دیا"..... سلام نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"کون زیرو ون اور کون زیرو تھری"..... پال نے چونک کر پوچھا

”میرا تعلق زید و گروپ سے ہے۔“ جو مخبری کرتا ہے۔..... زید و ن کون ہے میں نہیں جانتا اللہ وہ میرے متعلق جانتا ہوگا۔ اس نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں ولیدوف تک پیغام پہنچا دوں کہ زید و ن ایک مسلم ملک کے بارے میں اس سے ایک اہم بات کرنا چاہتا ہے میں نے زید و تھری تک اصول کے مطابق پیغام پہنچا دیا اور بس..... سلام نے کہا۔

”زید و تھری کون ہے“..... پال نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔
”بیکری سے جو تھی دکان پھول بیچنے والوں کی ہے۔ وہاں ایک لڑکی صوفیہ کام کرتی ہے وہی زید و تھری ہے۔ میں بیکری سے نکل کر خود اس کے پاس گیا تھا اور میں نے اس کو پیغام دیا اور واپس بیکری میں آ گیا..... سلام نے کہا اور پال سر ملاتے ہوئے مڑا اور اس نے ایک طرف موجود میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کارسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

”راسو۔ پال بول رہا ہوں۔ جس بیکری سے ہم نے سلام کو اغوا کیا ہے اس سے جو تھی دکان پھول بیچنے والوں کی ہے۔ وہاں ایک لڑکی صوفیہ ہے اسے فوری طور پر اغوا کر کے جہاں سب ہیڈ کوارٹر لانے کا کہہ دو۔ جلدی کرو“..... پال نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا جھوٹ“..... پال نے سلام سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن سلام کا سر جواب دینے کی بجائے

ایک طرف کو ڈھلک گیا۔

”وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ دس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور پال نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا۔

”یس۔ پال بول رہا ہوں“..... پال نے سخت لہجے میں کہا۔
”باس۔ اس لڑکی صوفیہ کے متعلق رپورٹ ملی ہے کہ وہ آج صبح دوکان پر آئی اور پھر کسی ضروری کام کا کہہ کر چلی گئی ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی“..... دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اسے تلاش کرو۔ جہاں بھی ہوا سے ہر قیمت پر تلاش کر کے فوراً میرے پاس پہنچاؤ۔ ابھی اور اسی وقت“..... پال نے حلق کے بل چھیننے ہوئے کہا۔

”یس سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پال نے رسیور کریڈل پر ہنچ دیا۔

”میں دفتر میں بیٹھی ہوں پال۔ صوفیہ آجائے تو مجھے اطلاع دے دینا“..... مادام ٹاں نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر آ گئی۔ توڑی دیر بعد وہ اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ گئی ابھی وہ کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام ٹاں نے چونک کر رسیور اٹھایا۔

”یس۔ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

”فلا کر بول رہا ہوں مادام“۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
”اوہ فلا کر تم۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے“..... مادام نے

چونک کر کہا۔

”مادام میں نے اس لئے آپ کو براہ راست کال کی ہے کہ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگایا ہے لیکن اس کے لئے ریڈ آپ کو خود کرنا ہوگا۔ پال کو درمیان میں نہ ڈالیں“..... فلاکر نے جواب دیا تو مادام بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب پوری تفصیل بتاؤ“..... مادام نے حیرت سے جھنجھٹے ہوئے کہا۔

”مادام۔ یعقوب شکاری کا ریستوران تو آپ نے دیکھا ہوا ہے یہ اسی کالونی کے چوک میں ہے جہاں سے آندرے کی خالی جیب ملی تھی۔ اس جیب کی وہاں موجودگی کی وجہ سے میں نے ریستوران میں یعقوب کی بیٹی رنسیہ سے بات کی تو رنسیہ نے بتایا کو صبح سویرے ایک عورت اور پانچ مرد ناشتے کے لئے ریستوران میں آئے وہ مسلم تھے اور اجنبی تھے۔ انہوں نے ناشتہ کیا اور پھر انہوں نے مائل شکاری کا حوالہ دیا اور وہ اوپر رنسیہ کے باپ یعقوب سے ملنے گئے۔ وہ وہاں کچھ دیر رہے پھر واپس نیچے آئے اور رنسیہ سے مل کر واپس چلے گئے۔ مائل کا نام سن کر میں چونک بڑا پڑا پھر میں نے رنسیہ سے ان کے قد و قامت کے بارے میں پوچھا تو یہ لوگ قد و قامت کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہی تھے۔ چونکہ اطلاع کے مطابق وہ واپس چلے گئے تھے تو میں نے ادھر ادھر مختلف لوگوں سے پوچھ کچھ شروع کی تو مجھے اطلاع مل گئی کہ ایک شیشین ویگن میں یعقوب شکاری کے ساتھ یہ افراد بیٹھے ہوئے دیکھے گئے

ہیں۔ لیکن ویگن کے متعلق مزید تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں البتہ یعقوب ریستوران واپس پہنچ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان افراد کو یعقوب نے کہیں چھپایا ہوا ہے۔ اگر یعقوب سے صحیح طریقے سے پوچھ گچھ کی جائے تو ان کا پتہ چلایا جاسکتا ہے لیکن آپ جانتی ہیں کہ پال نے یعقوب کو رنسیہ کے لئے شادی کا پیغام دیا ہوا ہے اور یعقوب نے پال سے وعدہ بھی کر رکھا ہے کہ وہ رنسیہ کو اس شادی پر رضا مند کرے گا اور پال نے مجھے خاص طور پر منع کیا تھا کہ میں یعقوب اور اس کی بیٹی سے نہ ملوں اور نہ ان کے ریستوران میں جاؤں۔ اگر پال صاحب نے ریڈ کیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ یعقوب کا لحاظ کر جائیں اور میں نے اگر وہاں ریڈ کیا تو پال صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ اب آپ جیسے حکم دیں“..... فلاکر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ تم ایسا کرو کہ یعقوب اور رنسیہ دونوں کو اٹھوا کر اپنے اڈے پر لے آؤ۔ میں خود وہیں آ رہی ہوں“..... مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس مادام“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ رکھے انٹرکام رسیور اٹھا لیا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

”یس پال سپیکنگ“..... دوسری طرف سے پال کی آواز سنائی دی۔

”پال میں ایک ضروری کام سے جا رہی ہوں۔ میری عدم موجودگی میں تم سب ہیڈ کو انٹرکام خیال رکھنا“..... مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں مادام۔ کیا کوئی اطلاع ملی ہے“..... پال نے کہا۔

”نہیں ایک اور کام سے جا رہی ہوں“..... مادام نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے آثار نمایاں تھے۔ اسے فلاکر کی بات سن کر پوری طرح یقین آگیا تھا کہ اب وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس گروپ کو دوبارہ گرفتار کرنے اور انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر موجود ولیدوف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”میں“..... ولیدوف نے تیز لہجے میں کہا۔

”عافیہ بول رہی ہوں“..... دوسری طرف سے عافیہ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

”اوہ کیا بات ہے کیا کوئی خاص خبر مل گئی ہے“..... ولیدوف نے چونک کر پوچھا۔

”میں پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع مل گئی ہے۔ وہ یعقوب شکاری کے پاس ہیں“..... دوسری طرف سے عافیہ نے کہا تو ولیدوف بے اختیار چونک کر کرسی پر سیدھا ہو گیا۔

حیف بھی وہی تھی سارا عملی کام وہی انجام دیتی تھی۔ ولیدوف کا تو صرف نام ہی استعمال ہوتا تھا۔ ورنہ تاتار ڈیگرز کے کام ولیدوف بھی عافیہ کے ذریعے ہی کرتا تھا۔ عافیہ نے باقاعدہ اپنا ایک علیحدہ سیکشن بنایا ہوا تھا۔ جیسے کوڈس زرو سیکشن کہا جاتا تھا۔ عافیہ تاتارستان کے صدر زاروف کی کزن تھی اس لئے اس کے تعلقات انتہائی اعلیٰ سطح پر تھے اور پھر روسیہ فیڈریشن کے اعلیٰ حکام سے بھی اس کی قریبی تعلقات تھے۔ اس لئے اس کی طرف تاتار سیکشن بھی انگلی اٹھانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ ولیدوف کی کار تھوڑی دیر بعد عافیہ کلب کے وسیع و عریض عمارت کے کپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور چند لمحوں بعد وہ اس عمارت کے ایک مخصوص حصے میں پہنچ گیا اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ جیسے ہی آگے بڑھا ایک مسلح آدمی تیزی سے اس کے قریب آیا۔

"مادام تحری سیکشن میں ہیں۔" باس..... اس آدمی نے سرگوشیاں لہجے میں کہا اور ولیدوف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر ایک راہداری میں گزرتے ہوئے وہ ایک خاص کمرے میں پہنچ گیا۔ عافیہ وہاں موجود تھی لیکن اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آئیے باس۔ میں آپ کی ہی منتظر تھی..... عافیہ نے کہا۔"

"کیا بات ہے۔ تم پریشان نظر آرہی ہو....." ولیدوف نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"باس۔" معاملات پریشان کن ثابت ہو رہے ہیں۔ یعقوب اور

"یعقوب شکاری کے پاس۔" وہ کیسے معلوم ہوا..... ولیدوف نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔" مجھے ابھی چند لمحے پہلے زرو پراسس پر یعقوب شکاری کا پیغام ملا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے پاس موجود ہے میں نے فوری طور پر اپنا اسسٹنٹ بھجو دیا ہے تاکہ انہیں زرو دون پر بلوایا جائے۔ وہ بس پہنچنے ہی والے ہوں گے..... دوسری طرف سے عافیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوه ویری گڈ....." یہ تو بہت بڑا مسئلہ حل ہو گیا میں وہیں آ رہا ہوں..... ولیدوف نے کہا اور بٹن دبا کر سپیشل فون کا رابطہ آف کیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے گرازی کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی زرو دون کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ زرو دون عافیہ کلب کے نیچے بنے ہوئے خصوصی تہ خانوں کا کوڈ نام تھا ان تہ خانوں کو اس انداز میں بنوایا گیا تھا کہ انہیں کسی طرح بھی ٹریس نہیں کیا جاسکتا تھا اور اس کی حفاظت کے بھی انتہائی معقول انتظامات تھے اس لئے اسے معلوم تھا کہ ایک بار عمران اور اس کے ساتھی زرو دون پہنچ گئے تو پھر وہ سیکشن کے آدمیوں کے ہاتھوں مکمل طور پر محفوظ ہو جائیں گے اور اسے عافیہ کی صلاحیتوں پر بھی مکمل مجربوہ تھا۔ وہ تاتار ڈیگرز کی سب سے ہوشیار اور ذہین انجینئر تھی اور ایک لحاظ سے تاتار ڈیگرز کی اصل

میرے آدمی کام کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی انہیں تلاش کر لیا جائے گا اور مادام ایک اور بری خبر بھی ہے۔ زبردنو سلام کو بھی بیکری سے اغوا کر لیا گیا ہے اور زبردنو تھری کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ لیکن میں نے اسے فورٹی دن میں انڈر گراؤنڈ کر دیا ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ زبردنو اس کی کال ٹریس کر لی گئی ہے۔ اس لئے یعقوب کو اغوا کیا گیا ہے۔ تم فوراً ان کا تپہ چلاؤ ورنہ تو سارا زیرو سیکشن اور ہمارے مہمان سب تاتار سیکشن کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔..... عافیہ نے چختے ہوئے کہا۔

”یس مادام۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔..... دوسری طرف سے سلطان نے کہا اور عافیہ نے رسیور رکھ دیا۔

”کیا رپورٹ ملی ہے۔..... ولیدوف نے پوچھا تو عافیہ نے سلطان کی رپورٹ دوہرا دی اور ولیدوف کے چہرے پر چھلے سے موجود تشویش کے آثار میں اور اضافہ ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عافیہ نے رسیور اٹھالیا۔

”یس عافیہ بول رہی ہوں۔..... عافیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں مادام۔ ہم نے یعقوب اور رنسیہ کا سراغ لگایا ہے۔ انہیں راکاز کالونی کی کوٹھی نمبر تین سو تین۔ سی بلاک میں لے جایا گیا ہے۔ وہ ویگن وہاں موجود ہے۔ ہم نے کوٹھی پر ریڈ کیا تو

اس کی بیٹی کو نامعلوم افراد نے اغوا کر لیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی کوئی تپہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہیں۔..... عافیہ نے کہا تو ولیدوف بے اختیار جو تک پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔

”اوہ۔ ویری ہیڈ۔ کن لوگوں نے انہیں اغوا کیا ہے۔“ ولیدوف نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”میرا سیکشن کام کر رہا ہے۔ امید ہے جلد ہی معلومات مل جائیں گی۔..... عافیہ نے کہا اور خود بھی وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

چند لمحوں بعد مزید رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عافیہ نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

”یس۔ عافیہ بول رہی ہوں۔..... عافیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

”مادام۔ سلطان بول رہا ہوں۔ یعقوب اور اس کی بیٹی کو اغوا کرنے والوں کا میں نے سراغ لگایا ہے انہیں تاتار سیکشن کے ایک گروپ فلاکر نے اغوا کیا ہے۔ فلاکر خود ساتھ تھا وہ ان دونوں کو بے ہوش کر کے ایک ویگن میں ڈال کر راکاز کالونی کی طرف جاتے دیکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد ان کا تپہ نہیں چل سکا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”راکاز کالونی۔ وہ تو بے حد وسیع کالونی ہے۔..... عافیہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس مادام۔ اس لئے تو وہ لوگ ٹریس نہیں ہو رہے۔ ویسے

اختیار چھینے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مادام میرے دفتر میں موجود ہیں"..... دوسری طرف سے
بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا شاید عافیہ کے اس طرح چھیننے پر
وہ بوکھلا گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ فوراً انہیں میرے پاس بھجوادو فوراً"..... اور سنو تاتار
سیکشن انہیں تلاش کر رہا ہے اس لئے پورے کلب میں ریڈ الرٹ کر
دو۔ کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ یہ لوگ یہاں آئے ہیں".....
عافیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عافیہ نے رسیور
رکھ دیا۔

"وہ خود ہی یہاں آگئے ہیں باس"..... عافیہ نے ولیدوف سے
مخاطب ہو کر کہا اور ولیدوف کے ہجرے پر بھی اطمینان کے ساتھ ساتھ
جوش کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔

کوٹھی میں لاشیں بکھری ہوئی پڑی ملی ہیں۔ جن میں سے ایک فلاکر کی
ہے۔ لیکن یعقوب اور رسیور دونوں غائب ہیں"..... سلطان نے کہا۔
"اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یعقوب اور رسیور تو اس قابل نہیں ہیں کہ
فلاکر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر سکیں اور تم نے بتایا ہے کہ
انہیں بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا ہے۔ پھر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔"
عافیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات پر تو ہم حیران ہیں مادام"..... دوسری طرف سے
سلطان نے کہا۔

"انہیں تلاش کرو اور ہر قیمت پر تلاش کرو سلطان"..... عافیہ
نے تیز لہجے میں اور رسیور کریڈل پر بچ دیا۔

"غیب لہجہ بہ لہجہ حیران کر دینے والی صورت حال سامنے آرہی ہے
..... عافیہ نے ہونٹ بھینچنے ہوئے کہا اور تقریباً دس منٹ بعد میز پر
رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور عافیہ نے چونک کر رسیور اٹھا
لیا۔ انٹرکام کی کال کا مطلب تھا کہ کال کلب سے کی جا رہی ہے۔

"یس"..... عافیہ نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔
"کاشف بول رہا ہوں مادام۔ یعقوب شکاری اپنی بیٹی رسیور ایک
مقامی عورت اور پانچ مردوں کے ساتھ آیا ہے اور یہ لوگ فوری طور پر
آپ سے ملنا چاہتے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عافیہ بے
اختیار اچھل پڑی۔

"یعقوب شکاری۔ اوہ اوہ کہاں ہیں یہ لوگ"..... عافیہ نے بے

”کون اٹھا کر لے گئے ہیں۔ کن کی بات کر رہے ہو اور تم کون ہو؟“
 عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”مم۔ میں یعقوب کا بھیجتا ہوں میرا نام عاصم ہے۔ میں اسی عمارت میں رہتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر پہلے ریستوران کسی کام کے لئے گیا کہ اچانک فلاکر اپنے پانچ مسلح ساتھیوں کے ساتھ یکھٹ ریستوران میں داخل ہوا اور انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی ہوائی فائرنگ کی اور یعقوب اور رئیسہ پر جو کاؤنٹر پر موجود تھے چھٹ پڑے ان کے سروں پر ریوالبورن سے دستے مار کر انہوں نے انہیں بے ہوش کیا اور پھر اٹھا کر باہر چلے گئے میں ان کے پیچھے گیا تو وہ ان دونوں کو ایک دیگن میں ڈال کر لے گئے ہیں۔ میں فوراً آپ کو اطلاع دینے یہاں آ گیا ہوں“.....
 نوجوان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”فلاکر کون ہے“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔
 ”گر از کا غنڈہ ہے۔ راکاز کالونی میں اس کا اڈہ ہے بہت بڑا غنڈہ ہے میں اسے پہچانتا ہوں“..... عاصم نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم نے اس کا اڈہ دیکھا ہوا ہے“..... عمران نے پوچھا۔
 ”جی ہاں۔ راکاز کالونی کی کوٹھی تین سو تین سی بلاک میں ہے۔“
 عاصم نے جواب دیا۔

”کیا ہمیں اسلحہ اور کار مل سکتی ہے“..... عمران نے پوچھا۔
 ”جی ہاں مگر“..... عاصم نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔
 یعقوب ابھی ان کے پاس سے گیا تھا اور یعقوب کے مطابق جلد ہی ولیدوف تک بھیجا ہوا پیغام پہنچ جائے گا اور جیسے ہی پیغام اس تک پہنچا وہ ان سے رابطہ کر لے گا اس لئے وہ مطمئن بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان حواس باختہ انداز میں اندر داخل ہوا۔

”یعقوب اور رئیسہ کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ وہ۔ وہ ان دونوں کو زبردستی اٹھا کر لے گئے ہیں“..... نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

”تو پھر وقت مت ضائع کرو۔ ہمیں فوراً یقوت اور رسیہ کو ا کے بچے سے نکالنا ہو گا ورنہ وہ ان پر غیر انسانی تشدد کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے۔“..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”آؤ میرے ساتھ۔“..... عاصم نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے۔

میں کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ ہتھکڑیوں بعد ایک شیشین دیگن میں بیٹھے تیزی سے گراڑی معروف سڑکوں پر آئے۔ بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عاصم تھا۔ وہ عمران ایک جھوٹے سے کمرے میں لے گیا تھا اور عمران نے وہاں ایک الماری میں سے سائیلنسنگ ریوالور اٹھائے اور ایک ایک ریوالور اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ وہ عاصم کی شیشین دیگن پر سوار ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے۔ کالونی متوسط طبقے کی گنتی تھی اور خاصی گنجان اور وسیع تھی۔ کافی دیر تک مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد عاصم نے ایک طرف کر کے سیٹھری دیگن روک دی۔

”وہ۔ وہ سامنے خاکی رنگ کی عمارت فلاکر کا اڈہ ہے۔ لیکن ہ انتہائی خطرناک غنڈہ ہے اڈے میں اس کے بہت سے خطرناک ساتھی ہر وقت موجود رہتے ہیں۔“..... عاصم نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ جس کو ٹھنی کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا وہ باقی کو ٹھنیوں سے کاؤ فاصلے پر ہٹ کر بنی ہوئی عمارت تھی۔

”تم ہمیں روکو۔“..... عمران نے کہا اور خود باقی ساتھیوں کو نیچے اترنے کا اشارہ کر کے وہ شیشین دیگن سے نیچے اتر آیا۔

”ہم نے عقبی طرف سے اندر کو دنا ہے۔ آؤ میرے ساتھ اور سنو جو نظر آئے اڑا دینا۔“..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے تیزی سے سڑک کر اس کرتے ہوئے سائیلنگی سے گزر کر کو ٹھنی کی عقبی طرف پہنچ گئے عقبی طرف ایک تنگ سی گلی تھی اور عقبی دیوار بھی کچھ زیادہ بلند نہ تھی۔ سونڈ کو ٹھنی کالونی سے کافی ہٹ کر تھی اس لئے چاروں طرف سے کھلی تھی اور بظاہر عام سی کو ٹھنی ہی لگتی تھی ایک ایک کر کے وہ عقبی دیوار پر چڑھ کر اندر کو ڈنگے اور پھر وہ بڑی احتیاط سے بیچوں کے بل چل رہے تھے۔ کو ٹھنی کے سامنے کے رخ پر انہیں کچھ لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

عمران سب سے آگے تھا اس کے ساتھ جو لیا تھی۔ تنویر، صفدر، کیپٹن شکیل اور جو انا ان کے پیچھے تھے عمران عمارت کے اختتام پر رک گیا اور اس نے سر باہر نکال کر سامنے والے حصے کی طرف جھانکا تو اسے دو آدمی پورچ میں ایک دیگن کے پاس کھڑے نظر آئے وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عمران نے سائیلنسنگ ریوالور باہر نکالا اور دوسرے لئے سبک سبک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں اچھل کر دیگن سے نکلے اور پھر نیچے گر پڑے۔ عمران کے ریوالور سے نکلنے والی گولیاں ان کی کھوپڑیوں پر پڑی تھیں اور وہ دونوں چنے بغیر ہی نیچے گر گئے تھے عمران ان کے نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے فرنٹ پر آیا

رئیسہ ان دونوں کے کاندھوں پر لدے ہوئے تھے۔ جب باقی ساتھی اس دوران باقی عمارت کی تلاشی لے کر اب برآمدے میں ہی موجود تھے۔

"عاصم سے کہو کہ شیشین ویگن عقبی طرف لے آئے۔ جلدی جاؤ صفدر"..... عمران نے کہا اور صفدر دوڑتا ہوا سامنے والے پھانک کی طرف بڑھ گیا اور پھر جب تک وہ سب عقبی دیوار تک پہنچے جہاں ایک دروازہ موجود تھا۔ انہیں عقبی لگی سے شیشین ویگن کی آواز سنائی دی۔ جوانانے یعقوب کو عمران سے لے کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور باہر تھانکا تو واقعی عاصم کی شیشین ویگن سامنے موجود تھی اور صفدر اس سے اتر رہا تھا۔

"چلو شیشین ویگن میں بیٹھو۔ جلدی کرو"..... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ یعقوب اور رئیسہ سمیت شیشین ویگن میں سوار ہو چکے تھے اور عاصم نے شیشین ویگن آگے بڑھائی اور چند لمحوں بعد ویگن مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی کالونی سے باہر بڑی سڑک پر پہنچ گئی۔

"اب کہاں جانا ہے کیا واپس ریستوران"..... عاصم نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں..... ایسی جگہ چلو جہاں ہم کچھ درے کے لئے چھپ سکیں"..... عمران نے کہا تو عاصم نے اشتباہ میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد عاصم شیشین ویگن کو ایک دران سڑک پر لے آیا اور پھر اس نے ایک بائی روڈ پر ویگن موڑی اور کچی سڑک پر اسے دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا

اور بھاگتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی اس کے پیچھے تھے "ارے ارے کیا ہوا۔ تمہیں کیا ہوا"..... اچانک برآمدے نے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور جب عمران اور اس کے ساتھ سامنے کے رخ پہنچے تو چار مسلح افراد برآمدے کی سیدھیاں اتر کر بھاگے ہوئے ان دونوں کی طرف لپک رہے تھے انہیں شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کی وہاں موجودگی کا تصور تک نہ تھا۔ ایک بار پھر عمرا اور اس کے ساتھیوں کے ریوالوروں سے سنگ سنگ کی آوازیں سنا دیں اور وہ چاروں بری طرح چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور عمرا اور تنویر دونوں نے جھپ لگایا اور برآمدے میں پہنچ کر وہ راہداری طرف بڑھے۔ اسی لمحے انہیں راہداری سے کسی کے دوڑنے کی آواز سنائی دی اور ان دونوں نے ٹکھٹ سامنے آکر فائر کھول دیا اور راہدار میں دوڑ کر برآمدے کی طرف آنے والا آدمی جھٹکا ہوا چھل کر فرش پر آ اور بری طرح تھپتھپے لگا۔ عمران اور تنویر اسے پھلانگتے ہوئے آگے بڑھے چلے گئے۔ راہداری کے اختتام پر سیدھیاں نیچے جا رہی تھیں وہ بجلی سی تیزی سے نیچے اترتے چلے گئے۔ سیدھیوں کے اختتام کے بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے اور دوسرے لمحے عمران کے حلق۔ اطمینان کا سانس نکل گیا۔ فرش پر یعقوب اور رئیسہ دونوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"جلدی کرو۔ رئیسہ کو اٹھاؤ تنویر"..... عمران نے خود یعقوب طرف دوڑتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ واپس آئے تو یعقوب ا

”اس طرف ایک غیر آباد پرانا زرعی فارم ہے وہ جگہ عارضی طور پر چھپنے کے لئے بہتر رہے گی۔“ عاصم نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور واقعی تھوڑی بعد وہ ایک ویران سی ایسی عمارت میں پہنچ گئے جس کے چاروں طرف گھنے درخت تھے۔

”تم سب اسلحہ لے کر چاروں طرف پھیل جاؤ صرف جویا میرے ساتھ رہے گی۔ ہو سکتا ہے کہ سیکشن کے افراد کسی طرح یہاں تک پہنچ جائیں ایسی صورت میں ہم پر اچانک ریڈ ہو سکتا ہے۔“ عمران نے دیگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر سوائے جویا اور عاصم کے سب ساتھی دوڑتے ہوئے درختوں میں غائب ہو گئے۔ عمران نے جویا کو دیگن سے اتارا اور عمارت کے ایک سالم کمرے میں لے جا کر اس نے اسے زمین پر لٹا دیا جب کہ جویا عاصم کی مدد سے رسیہ کو وہاں لے آئی اور پھر عمران نے پہلے یعقوب کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش دلایا اور پھر رسیہ کو۔ ان دونوں کے سروں پر دو دو تین تین ابھرے ہوئے گومڑ نظر آرہے تھے اور ان گومڑوں کی اونچائی دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا تھا کہ ان دونوں کے سروں پر انتہائی بے دردانہ انداز میں کوئی سخت چیز بار بار ماری گئی ہے۔ سجدہ کھوں بعد یعقوب اور رسیہ دونوں کر لہستے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

”یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ آپ۔ آپ عمران صاحب۔ اودہ عاصم بھی یہاں ہے۔“ یعقوب نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھمتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا جب کہ رسیہ ابھی تک پوری طرح شعور

میں نہ آئی تھی۔ اس لئے وہ صرف دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔

”یعقوب صاحب۔۔۔۔۔ آپ کو اور رسیہ دونوں کو ایک غنڈہ فلاکر اپنے ساتھیوں سمیت زبردستی اغوا کر کے اپنے اڈے پر لے گیا تھا ہمیں عاصم نے بروقت اطلاع دے دی تو ہم نے اڈے پر ریڈ کیا اور پھر فلاکر اور اس کے چھ ساتھی ختم ہو گئے اور ہم آپ دونوں کو وہاں سے اٹھا لائے ہیں اس وقت ہم کسی ویران اور پرانے زرعی فارم میں ہیں۔“ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اودہ اودہ۔ فلاکر مارا گیا۔ خدا تیرا شکر ہے۔ میری بیٹی کی عزت سلامت رہی۔“ یعقوب نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

”پاپا اس غنڈے نے آخر ہمیں اس طرح کیوں اغوا کیا ہے اور یہ لوگ کیسے یہاں آ گئے ہیں یہ تو چلے گئے تھے۔ اسی لئے رسیہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم ان باتوں کو نہ سمجھ سکو گی رسیہ اس لئے خاموش رہو۔ ہم اس وقت انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہیں اور اب میرا خیال ہے کہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم عافیہ سے ملیں۔ اب ہمیں اس جہنم سے وہی نکال سکتی ہے۔“ یعقوب نے تیز اور جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”عافیہ وہ کون ہے۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”عافیہ کلب کی مالک ہے سہاں کے صدر کی کزن ہے ویسے بھی

روسیا ہی حکومت میں اس کے تعلقات انتہائی دور تک ہیں۔ دل کی بھی بے حد نرم اور اچھی ہے۔ آپ نے فلاکر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے یہ لوگ یہاں کے بہت بڑے غنڈے ہیں اور اب اس کی موت کے بعد تو اس کا گروپ حقیقتاً انتقام میں پاگل ہو جائے گا اب اگر ہم فوری طور پر کسی بڑی شخصیت کی پناہ میں نہ گئے تو ہمیں ایک لمحے میں بھون ڈالا جائے گا۔ ہمارا ریسٹوران تو شاید اب تک طبعے کا ڈھیر بن چکا ہو..... یعقوب نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے ہمارے متعلق جو پیغام بھیجا تھا اس کا کیا ہو گا۔"

عمران نے ہونٹ ہینچتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں عمران صاحب۔ اگر یہ واقعہ پیش نہ آتا تو یقیناً اب تک ولیدوف سے رابطہ قائم ہو چکا ہوتا۔ لیکن اب جب کہ درمیان میں کچھ بھی نہیں رہا تو اب یہی ہو سکتا ہے کہ آپ واقعی گاسکو واپس چلے جائیں۔ اب شہر میں تو آپ کا رہنا بھی سوائے حماقت کے اور کچھ نہ ہو گا۔ ویسے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے فوری کارروائی کر کے مجھے اور میری بیٹی کو بچالیا ہے۔ کاش میں آپ کی کوئی مدد کر سکتا۔ لیکن اب میری اپنی حیثیت بھی مجھریوں کے مقابل بھڑ جیسی ہو گئی ہے..... یعقوب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مس عافیہ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد کر سکتی ہے....."

عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ اس ٹائپ کی عورت نہیں ہے ویسے بھی وہ حکومت کی ساتھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مادام ٹاں کے ساتھ اس کے قریبی تعلقات ہوں گے..... یعقوب نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ اس کے مادام ٹاں سے قریبی تعلقات ہوں گے..... عمران نے پوچھا۔

"لاڈلاً ہوں گے وہ ایسی ہی عورت ہے۔ حکومت سے ملی ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود وہ نرم دل عورت ہے مسلمانوں کے کام کرتی ہے اس لئے میں اس کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اگر اس نے مجھے پناہ دے دی تو پھر میں اور میری بیٹی ان خوفناک غنڈوں کے انتقام سے بچ جائیں گے..... یعقوب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بتائیں کہ اچانک فلاکر نے آپ دونوں کو کیوں اغوا کیا تھا۔ انہیں آپ پر کس بات کا شک ہو تھا..... عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی کینیہ پرور آدمی ہے ایک بار میرا اس سے جھگڑا ہو گیا تھا بات رنسیہ کی تھی وہ رنسیہ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے میں یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔ لیکن پھر ایک اور بہت بڑے غنڈے پال نے رنسیہ سے شادی کی پیشکش کی۔ پال غنڈہ ضرور ہے لیکن فلاکر کی طرح وحشی اور درندہ نہیں ہے وہ مہذب غنڈہ ہے۔ رنسیہ تو اس سے کسی صورت بھی شادی پر تیار نہیں تھی لیکن مجھے معلوم تھا کہ جھگڑے کے بعد فلاکر کسی نہ کسی روز ضرور انتقام لے گا اس لئے میں

”تو ٹھیک ہے چلو“..... عمران نے کہا اور واپس بیرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

”جب یعقوب کہہ رہا ہے کہ عافیہ حکومت کی عورت ہے تو پھر تم وہاں کیوں جا رہے ہو۔ وہ تو ہمیں فوراً سیکشن کے حوالے کر دے گی“..... جولیانے عمران کے ساتھ چلتے ہوئے اس سے کہا۔

”عافیہ کا رابطہ اگر مادام ٹراں سے ہے تو اسے زبردستی بھی اس بات پر مجبور کیا جاسکتا ہے کہ وہ ہمیں اس کا ہیڈ کوارٹر بتا دے۔ میں اب اس دفاعی کھیل سے اکتا گیا ہوں“..... عمران نے جواب دیا اور جولیانے اثبات میں سر ہلادیا۔ وہ اب عمران کا پروگرام سمجھ گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ویگن ایک بار پھر سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ یعقوب نے عاصم کو کہہ دیا تھا کہ وہ ویگن کو ایسے راستوں سے عافیہ کلب کی طرف لے جائے جو ویران ہوں اور اس نے ان راستوں کی نشاندہی بھی کر دی تھی اور پھر واقعی ویگن ویران علاقوں سے گزرتی ہوئی جیسے ہی ایک آباد سڑک پر پہنچی یعقوب نے عاصم کو ویگن روکنے کے لئے کہہ دیا۔ عاصم نے ویگن ایک طرف روک دی۔

”اب تم واپس چلے جاؤ عاصم۔ تم ابھی فلاکر اور اس کے ساتھیوں کے سامنے نہیں آئے اس لئے وہ تمہیں کچھ نہ کہیں گے ورنہ اگر انہوں نے تمہیں بھی ہمارے ساتھ دیکھ لیا تو پھر تمہاری زندگی بھی خطرے میں بڑ جائے گی“..... یعقوب نے کہا اور عاصم کے اصرار کے باوجود اس نے اسے واپس بھیج ہی دیا اور پھر مختلف گلیوں سے گزرنے کے بعد

نے پال سے حامی بھری کہ میں ریسرچ کو راضی کر لوں گا میں نے اس سے فلاکر کی بات کی تو اس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ فلاکر کو کہہ دے گا کہ ریسرچ اب میری ہو چکی ہے اس لئے وہ راستے میں نہ آئے اور واقعی اس بات کو دو تین ماہ سے زیادہ گزر چکے ہیں فلاکر نے پھر کوئی بات نہ کی تھی۔ البتہ وہ اکثر ریسٹوران میں آجاتا تھا لیکن اس کی پھر جرأت نہیں ہوتی کہ وہ ہم پر ہاتھ ڈالتا۔ لیکن میں نے کہا ہے کہ وہ انتہائی کمینہ پرور آدمی ہے ہو سکتا ہے کہ پال کہیں باہر گیا ہو اس لئے اس نے موقع غنیمت سمجھا ہو“..... یعقوب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ پال کیا وہی ہے۔ مادام ٹراں کا اسسٹنٹ“..... عمران نے پوچھا۔

”اوہ نہیں۔ اس کا تو صرف نام ہی سننے میں آتا ہے یہ پال تو پال کلب کا مالک ہے گراز کے علاوہ گا سکو اور دوسرے بڑے شہروں میں اس کے کلب اور جوئے خانے ہیں“..... یعقوب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں، ہم خود مس عافیہ سے بات کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے لئے کچھ کر سکے“..... عمران نے کہا۔

”مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ میں بھی مادام عافیہ کی منت کروں گا کہ وہ تمہاری مدد کر کے اس طرح تمہارا بچہ اور میری بیٹی بچے جانے والے احسان کا کچھ تو وزن اترے گا“..... یعقوب نے کہا۔

آخر کار وہ عافیہ کلب کی وسیع و عریض عمارت میں داخل ہو گئے۔ کلب واقعی بے حد وسیع و عریض تھا اور وہاں آنے جانے والے افراد اپنے لباس اور چال ڈھال سے اعلیٰ طبقے کے افراد ہی لگتے تھے۔ وہ یعقوب کی رہنمائی میں چلتے ہوئے کلب کے شمالی طرف پہنچ گئے۔ یہاں سے سیزہیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ لیکن سیزہیوں پر دو مسلح دربان موجود تھے۔

”میرا نام یعقوب شکاری ہے۔ مجھے تم جانتے ہی ہو۔ میں نے اپنے ساتھیوں سمیت ینجر کاشف سے ملنا ہے۔“ یعقوب نے ایک دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آپ جاسکتے ہیں جناب۔ ہم آپ کو اور آپ کی صاحبزادی کو اچھی طرح جانتے ہیں۔“ دربان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔“ یعقوب نے کہا اور سیزہیاں چڑھنے لگا۔ رنیر، عمران اور اس کے ساتھی بھی سیزہیاں چڑھتے ہوئے اوپر برآمدے میں پہنچ گئے برآمدے کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر ینجر کی سختی لگی ہوئی تھی۔ یعقوب نے دروازے پر دستک دی۔

”کون ہے۔ اندر آ جاؤ۔“ اندر سے ایک نرم سی آواز سنائی دی اور یعقوب نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا۔ جیسے بہترین فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ ایک سائیڈ پر بڑی سی میز کے نیچے ایک ادھیر عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

”اوہ یعقوب۔ تم۔ خیریت۔ رنیر بھی ساتھ ہے اور یہ لوگ“

..... ادھیر عمر آدمی نے یعقوب اور اس کے نیچے آنے والے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

”یہ میری بیٹی ہے رنیر اور یہ میرے دوست ہیں اور یہ جناب کاشف ہیں۔ عافیہ کلب کے ینجر۔“ یعقوب نے گول مول سا تعارف کراتے ہوئے کہا اور کاشف نے سب سے ہاتھ ملانے کی بجائے صرف یعقوب سے مصافحہ کیا اور باتوں کو ہاتھ سے اکٹھا سلام کر کے اس نے بیٹھنے کے لئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے صوفوں پر بیٹھ گئے۔

”دوستوں کو آپ نے تفصیلی تعارف نہیں کرایا۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے۔“ کاشف نے اچھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تعارف بھی ہو جائے گا اور پی بھی لیں گے۔ ہم نے دراصل فوری طور پر مادام عافیہ سے ملنا ہے۔“ یعقوب نے کہا۔

”مادام سے۔ اوہ سوری۔ آپ تو جانتے ہیں کہ وہ کسی سے نہیں ملا کرتیں۔“ کاشف نے چونک کر کہا۔

”ہمارا ملنا بے حد ضروری ہے کاشف صاحب۔“ یعقوب نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”دوری سوری جناب۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔“ کاشف نے دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا مادام عافیہ موجود ہیں۔“ عمران نے پہلی بار بولتے ہوئے

کہا۔

"ہاں۔ کیوں"..... کاشف نے چونک کر کہا تو عمران صوفے سے اٹھا اور دوسرے لمحے کاشف کی آنکھیں خوف سے پھیلنے لگیں۔ کیونکہ عمران کے ہاتھ میں سائینسر لگا رہا اور نظر آ رہا تھا۔

"کہاں ہیں مادام عافیہ۔ ہمیں بے چلور نہ ایک لمحے میں کھوپڑی میں سوراخ کر دوں گا"..... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ اسی لمحے جو انا صوفے سے اٹھا اور اس نے بھی سائینسر لگا رہا اور نکالا اور اس کی پشت پر آکر کھڑا ہو گیا۔

"یہ۔ یہ سب کیا کر رہے ہیں آپ مم۔ مم۔ مادام تو"..... یعقوب نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ خاموش رہیں ورنہ آپ کی لاش سب سے پہلے وجود میں آ جائے گی"..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور یعقوب کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

"بولو..... چلتے ہو ہمارے ساتھ یا"..... عمران نے مڑ کر کاشف سے کہا جس کا چہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ چکا تھا۔ ظاہر ہے وہ عام سا کاروباری آدمی تھا۔ اس لئے اس کے اوسان اپنی طرف اٹھے ان خوفناک اور لمبی نال والے دوریو اوروں کو دیکھ کر اور عمران کا سرد لہجہ اور جو انا کے قد و قامت اور اس کے انداز سے خطا ہو رہے تھے۔

"وہ۔ وہ۔ وہاں نہیں جاسکتے۔ کوئی نہیں جاسکتا..... راستہ ہلاک ہے۔ مادام خود ہی اندر سے کھول سکتی ہیں ورنہ۔ ورنہ نہیں جایا

جاسکتا"..... کاشف نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"او۔ کے۔ اسے فون کر دو اور کہو کہ یعقوب شکاری اپنی بیٹی اور ساتھیوں کے ساتھ فوری طور پر اس سے ملنا چاہتا ہے"..... عمران نے کہا تو کاشف نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو تین نمبر پریس کر دیے۔ عمران کے کان رسیور سے نکلنے والی آواز پر لگے ہوئے تھے دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"کاشف بول رہا ہوں مادام۔ یعقوب شکاری اپنی بیٹی رسیہ ایک مقامی عورت اور پانچ مردوں کے ساتھ آیا ہے اور یہ لوگ فوری طور پر آپ سے ملنا چاہتے ہیں"..... کاشف نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یعقوب شکاری۔ اوہ اوہ۔ کہاں ہیں یہ لوگ"..... دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اس کے لہجے میں ایسی حیرت تھی کہ عمران بھی چونک پڑا تھا۔

"مم۔ مادام میرے دفتر میں موجود ہیں"..... کاشف نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا وہ شاید مادام کے اس رد عمل پر مزید گھبرا گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ فوراً انہیں میرے پاس بھجوا دو فوراً..... اور سنو تاتار سیکشن ان کو تلاش کر رہا ہے اس لئے پورے کلب میں ریڈ الارٹ کر دو

کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ یہ لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔
..... دوسری طرف سے تیز لچے میں کہا گیا اور کاشف کی آنکھیں حیرت
کی شدت سے پھیلنے لگیں۔

"یس مادام"..... کاشف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کون لوگ ہیں آپ۔ مادام تو خود آپ سے ملنے کے لئے
بے چین ہو رہی ہیں اور تاتار سیکشن۔ بہر حال میں آپ کو بھجواتا ہوں
اب مجھے ریڈ الرٹ کے لئے خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے".....
کاشف نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ریو الوور جیب میں ڈال لیا
اس کے ریو الوور جیب میں ڈالتے ہی جو انانے بھی ریو الوور جیب میں ڈالا
اور کرسی کی پشت سے ہٹ کر واپس صوفے کی طرف آگیا۔

"کیا۔ کیا مطلب کیا مادام آپ کو جانتی ہے میرے لئے تو کم از کم
اس قدر فوری آرڈر نہیں دے سکتیں اور پھر تاتار سیکشن تو آپ کی
تلاش میں ہے۔ میری تلاش میں تو نہیں"..... یعقوب شکاری نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تپہ نہیں۔ مادام کا تو نام بھی میں نے تم سے سنا ہے".....
عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کاشف نے جلدی سے
انٹرکام کا کریڈل دبا کر اس کا رابطہ مادام کے نمبر سے ختم کر کے دو نمبر
پریس کئے اور کسی کو فوری طور پر اپنے دفتر میں آنے کا کہہ کر اس نے
رسیور رکھ دیا..... چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر
داخل ہوا۔

"سلیم۔ مادام نے انہیں فوری طور پر اپنے پاس بلوایا ہے تم انہیں
سپیشل دے سے لے جاؤ اور مادام تک چھوڑ آؤ"..... کاشف نے
آنے والے نوجوان سے کہا۔

"یس باس"..... آنے والے نے کہا پھر وہ عمران اور اس کے
ساتھیوں سے مخاطب ہو گیا۔

"آئیے جناب"..... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس
دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی۔ یعقوب اور اس
کی بیٹی سب اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اور پھر کافی دیر
بعد تک بھول بھلیوں جیسے بنے ہوئے راستوں سے گزر کر وہ آخر کار
ایک بڑے سے ہال بنا کرے میں پہنچ گئے جہاں ایک خوبصورت اور
نوجوان لڑکی اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیر عمر آدمی موجود تھا
ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ کا بے حد شکریہ مادام کہ آپ نے مجھ جیسے حقیر آدمی کو ملاقات
کا وقت دیا ہے"..... یعقوب نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی
ممنون لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں"..... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا
اور پھر وہ ان کو ساتھ لانے والے آدمی سے مخاطب ہو گئی۔

"سلیم۔ یعقوب صاحب اور ان کی صاحبزادی کو گیسٹ روم پہنچا دو
میں ابھی وہاں آکر ان سے مزید بات چیت کرتی ہوں"..... مادام
عافیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ سے مل کر حقیقتاً مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ میں اور عافیہ آپ کے لئے بے حد پریشان تھے۔" ولیدوف نے کہا اور عمران مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا جب کہ ولیدوف نے عافیہ کا تعارف کرایا۔

"وہ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ آپ سے واقعی اس طرح ملاقات ہو جائے گی۔ مجھے تو یعقوب نے بتایا تھا کہ مادام عافیہ کے سیکشن چیف مادام ٹاں سے تعلقات ہیں۔ اس پر میں نے یہی پلان بنایا تھا کہ مادام عافیہ سے مل کر ان سے مادام ٹاں کا پتہ معلوم کروں گا اور کاشف کو بھی ہم نے ریوالور کی نال پر مادام عافیہ سے فون پر بات کرنے پر مجبور کیا تھا۔ ورنہ تو اس نے صاف جواب دے دیا تھا۔ اب ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ بھی یہاں موجود ہوں گے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے اور ولیدوف نے اسے تفصیل سے بتایا کہ اسے کس طرح تنوچن اور ماکل کی ہلاکت اور ان کے سیکشن کے نارجر ہاؤس سے فرار کی خبر ملی اور اس نے کس طرح انہیں تلاش کرایا۔ عافیہ کے محتلق بھی اس نے بتا دیا کہ عافیہ اس کی نمبر نو ہے اور عافیہ تک یہ پیغام پہنچ گیا تھا کہ آپ لوگ یعقوب شکاری کے پاس ہیں۔ لیکن پھر اچانک یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی فلاکر کے ہاتھوں اغوا اور آپ کے غائب ہونے کا پتہ چلا۔ پھر فلاکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کے اڈے سے ملیں۔ لیکن نہ ہی یعقوب شکاری اور نہ ہی آپ مل رہے تھے کہ اچانک کاشف کا

"مم۔ مم۔ میں ان کا تعارف کرادوں ان کا مجھ پر بڑا احسان ہے یہ..... یعقوب نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"میں جانتی ہوں انہیں آپ تشریف لے جائیں۔"..... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا تو یعقوب کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کا آشبار بہنے لگا۔

لیکن مادام نے اسے جس لمحے میں جانے کے لئے کہا تھا۔ وہ مزید کچھ نہ کہہ سکا اور رنسیہ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ جب یعقوب اور اس کی بیٹی کمرے سے باہر چلے گئے تو وہ ادھیز عمر آدمی نہکھت عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"خوش آمدید جناب۔ میرا نام ولیدوف ہے۔ آپ میں سے علی عمران کون صاحب ہیں۔"..... اس ادھیز عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار حقیقتاً عمران حیرت سے اچھل پڑا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ جس ولیدوف سے رابطہ کرنے کے لئے وہ اس طرح جہد و جہد کر رہا تھا وہ اس طرح اچانک یہاں مل جائے گا۔

"عمران تو پاکیشیا میں رہ گیا ہے یہاں تو میں عمر انوف ہوں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا تو ولیدوف بے اختیار ہنس پڑا اور اس نے آگے بڑھ کر بڑے گرجوشانہ انداز میں عمران کا ہاتھ تھام کر انتہائی پر خلوص انداز میں مصافحہ کیا۔

بہتر سمجھا۔

”میں دراصل بزرگوں کی بات کر رہا تھا..... بزرگوں کا قول ہے کہ خواتین کے سامنے دل کا حال نہیں کہنا چاہیے کیونکہ اس طرح سارا سکوپ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ خواتین کو پتہ چل جاتا ہے کہ اس کے پاس دل موجود ہے اور جس کے پاس خواتین کی موجودگی میں بھی دل موجود ہو۔ اس میں خواتین کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ خواتین کی دلچسپی کم ہو جائے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عافیہ بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑی جب کہ ولید وف صرف مسکرا دیا۔

”کیا تم یہی باتیں کرنے کے لئے یہاں آئے ہو“..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

”دل کی باتیں فضول کیسے ہو سکتی ہیں مس جو لیا نافذ وائر۔ لیکن مس عافیہ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا واقعی دل کی باتیں فضول ہوتی ہیں“..... عمران نے کہا۔

”آپ واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ میں مس جو لیا سے معذرت خواہ ہوں کہ میں نے ان کے متعلق ایسی بات کر دی“..... عافیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے یہاں آنے سے پہلے کوئی پلاننگ تو بنائی ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس سلسلے میں تفصیلی بات چیت کر لیں تو آنے والے حالات سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے کیونکہ جو

فون آیا کہ آپ لوگ اس کے دفتر میں موجود ہیں۔ اس کے جواب میں عمران نے روسیہ پہنچنے سے لے کر یہاں تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

”آپ کی کارکردگی واقعی بے مثال ہے ورنہ فلاکر کے اڈے میں اس طرح گھسنا اور ان کا خاتمہ کر کے نکل جانا یہاں کے کسی آدمی کے بس کا روگ نہ تھا۔ بہر حال میں نے آپ کے متعلق بہت کچھ سنا ہے۔ آج آپ سے ملاقات ہونے پر حقیقتاً مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے“..... عافیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے تو دل کی بات کر دی لیکن میں اپنے دل کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عافیہ چونک پڑی جب کہ عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی جو لیا کا چہرہ نکھٹ کھل اٹھا۔

”اوہ۔ تو مسز عمران بھی ساتھ ہیں“..... عافیہ نے شاید جو لیا کے چہرے پر مسرت کے آثار دیکھ کر اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

”مسز۔ آہ کیسا پر کشش لفظ ہے۔ لیکن کسی مس کو مسز بنانے کے لئے سات ظلم طے کرنے پڑتے ہیں اور جب پہلے ظلم کا دیو سامنے کی طرح ساتھ رہنا شروع کر دے تو پھر باقی ظلموں تک نوبت کہاں آ سکتی ہے“..... عمران نے اس بار دوسری طرف بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تو ولید وف اور عافیہ دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے شاید انہیں عمران کی یہ رمزی بات سمجھ نہ آ سکی تھی۔ اس بار انہوں نے کچھ کہنے کی بجائے شاید خاموش رہنا زیادہ

رپورٹیں مل رہی ہیں ان کے مطابق مادام ٹاں اپنی پوری قوت سے
تاتار ڈیگز کے خلاف کام کر رہی ہے اور اس نے میرے ایک سنور کو
بھی ٹریس کر کے اسے تباہ کر دیا ہے۔..... ولیدوف نے اچانک
اتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران کے چہرے پر بھی سنجیدگی کے
تاثرات پھیلنے چلے گئے۔

مادام ٹاں کار دوڑاتی راکاز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو
کہ شہر کے شمال مغرب میں ایک طرف ہٹ کر بنی ہوئی تھی۔ فلاکر کا
اڈہ اس کالونی میں تھا کہ اچانک کار کے ڈیش بورڈ سے ٹوٹوں کی تیز
آوازیں ابھریں تو مادام ٹاں بے اختیار چوتھ تک پڑی اس نے کار کو سائیڈ
پر کرنے کے لئے انڈیکیٹر دیا اور پھر آہستہ آہستہ وہ کار کو ایک سائیڈ پر
لے گئی۔ اس نے کار روکی اور پھر ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک
مائیک جس کے ساتھ تاریقی باہر نکلا۔ ٹوٹوں کی آوازیں مسلسل
سنائی دے رہی تھیں اس نے مائیک کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو
آوازیں بند ہو گئیں اور پال کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو ہیلو مادام۔ پال کاننگ۔ اوور۔..... پال کی آواز واضح تھی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں ایمر جنسی کال کی ہے اور....."

مادام نے چونکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ گاسکو سے چیف کی کال آئی ہے۔ وہ فوری طور پر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مجھے فوری آپ کو کال کرنا پڑا میں کال ملا رہا ہوں ان سے۔ اور..... پال کی موبائے آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ چیف سپیکنگ اور..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ ٹران بول رہی ہوں اور..... مادام ٹران نے موبائے لہجے میں کہا۔

"مادام ٹران۔ ان پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کا کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی اور یہاں اعلیٰ حکام میں تمہاری اس رپورٹ کے بعد کھلبلی سی مچی ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اور..... چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف میرے آدمیوں نے ان کا سراغ لگا لیا ہے۔ انہیں یہاں کے ایک مقامی شکاری نے چھپایا ہوا تھا۔ میرے آدمیوں نے معلوم کر لیا ہے۔ میں نے اس شکاری کے اعوا کا حکم دے دیا ہے اور اب اسی کے پاس جا رہی ہوں۔ اب ان کی موت میں صرف چند گھنٹے باقی رہ گئے ہیں۔ میں جلد ہی آپ کو رپورٹ دوں گی۔ اور..... مادام ٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری پوری رپورٹ دو۔ مختصر بات مت کرو۔ تمہیں اندازہ ہی

نہیں کہ مجھ پر اعلیٰ حکام کی طرف سے کس قدر دباؤ بڑھ رہا ہے کہ میں تمہیں فوری طور پر معقول کر کے ہیڈ کوارٹر کے سپر ایجنٹ وہاں بھیجوں۔ کیونکہ ان لوگوں کے جہارے اڈے سے اس طرح نکل جانے پر اعلیٰ حکام تمہاری کارکردگی سے مایوس ہو چکے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ تم میں کتنی صلاحیتیں ہیں۔ اور..... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"شکریہ چیف۔ آپ واقعی حقیقت پسند اور قدر دان ہیں۔ اگر میرے ذہن میں یہ خیال نہ آجاتا کہ میں ان لوگوں کو زندہ آپ کے حوالے کر دوں تو یہ کبھی بچ نہ نکلے۔ بہر حال میں آپ کو تفصیل بتاتی ہوں۔ اور..... مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فلاکر سے ہونے والی ساری بات حیت دوہرا دی۔

"اوہ گڈ۔ یہ واقعی درست فیصلہ ہے۔ لیکن اب میری بات سن لو تم نے انہیں فوری طور پر ختم کر دینا ہے ایک لمحے کی بھی دیر نہ کرنا۔ ورنہ اگر وہ اس بار تمہارے ہاتھوں سے بچ گئے تو پھر مجھے مجبوراً ہیڈ کوارٹر سے ایجنٹ بھیجنے پڑیں گے۔ اور..... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ اس بار ایسا نہ ہوگا اور..... مادام نے کہا۔

"او۔ کے۔ مجھے فوراً رپورٹ دینا اور ایڈ آف..... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مادام نے مائیک کا بٹن آف کیا اور پھر اسے ڈیش بورڈ کے نیچے واپس اس کی

نکال کر اس نے باہر رکھی اور پھر کار کے نیچے جیک لگانے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے ہاتھ واقعی تیز چل رہے تھے لیکن پھر بھی بہر حال اسے بیس پچیس منٹ سے زیادہ وقت لگ ہی گیا۔

”لیجئے مادام۔ کوئی اور خدمت“..... برسٹ شدہ ٹائر اس آدمی نے کار کی ڈگی میں رکھ کر چابی مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
 ”یہ ٹائر کیوں برسٹ ہو گیا ہے۔ بالکل ہی نیا ٹائر ہے“..... مادام نے چابی لیتے ہوئے کہا۔

”مادام شیشے کی کرچ لگی ہے اس میں“..... آدمی نے جواب دیا اور مادام نے سر ہلا دیا اور کار کا ڈیش بورڈ کھول کر اس نے ایک نوٹ نکالا اور اس آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ آدمی نے سلام کیا اور اپنے سامان کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ مادام نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور تیزی سے کار آگے بڑھانے لگی۔

”نجانے کیا مصیبت ہے۔ مسلسل رکاوٹیں ہی آرہی ہیں راستے میں“..... مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن راکاز کالونی تک پہنچنے میں مزید کوئی رکاوٹ سامنے نہ آئی اور مادام نے کار فلا کر کے اڈے کے گیٹ پر جا کر روکی اور زور زور سے ہارن بجانا شروع کر دیا۔ لیکن جب تین چار بار ہارن بجانے کے باوجود کوئی باہر نہ آیا تو مادام ہوٹ مٹھنے ہوئے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتری اور کال بیل کے بٹن کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ بے اختیار چونک پڑا۔ پچانک پوری طرح بند نہ تھا صرف بھرا ہوا تھا۔ مادام نے آگے بڑھ کر اسے دھکیلا تو پچانک کھلتا چلا

جگہ بہنچا کر اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے تیزی سے موڑ کر سڑک کی طرف لے آنے لگی تھی کہ یکھت دھماکہ ساہوا اور اس کے ساتھ ہی کار بری طرح ڈول گئی۔ مادام ٹران نے جلدی سے بریک لگائی اور پھر کار روک کر نیچے اتری اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر ناگواری کے اثرات پھیلنے چلے گئے۔ کیونکہ کار کا عقبی ٹائر فلیٹ ہو چکا تھا۔

”یہ سب کچھ ابھی ہونا ہے“..... مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹیکسی کے لئے ادھر ادھر دیکھنے ہی لگی تھی کہ اچانک ایک ویگن کار کے قریب آکر رکی اور ویگن پر موجود تحریر دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرا دی۔ ویگن پر اس کمپنی کا نام موجود تھا جو موبائیل آٹوز کے طور پر کام کرتی تھی۔ راہ میں غراب ہونے والی کاروں کی فوری مرمت کے لئے یہ کمپنی فون ملنے پر حرکت میں آجاتی تھی۔

”مادام۔ میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ آپ کی کار کا ٹائر برسٹ ہونے کا سن کر میں چونکا اور پھر میں نے ویگن موڑی کہ آپ کو میری ضرورت ہے“..... ویگن سے ایک آدمی نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔
 ”اوہ ہیس۔ تم واقعی بروقت آئے ہو۔ مجھے بے حد جلدی ہے بہر حال ٹائر بدل دو لیکن جلد سے جلد“..... مادام نے کہا۔

”صرف پانچ منٹ لوں گا مادام“..... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ویگن کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ویگن کا عقبی دروازہ کھول کر اس میں سے ٹائر بدلنے کا سامان نکالا اور پھر مادام سے چابی لے کر اس نے کار کی ڈگی کھولی اور اس میں موجود مشین

گیا اور پھر مادام نے پھانک جیسے ہی کھولا اسے دور کھڑی سٹیشن ویگن کے ساتھ پڑی ہوئی لاشیں نظر آ گئیں اور وہ بری طرح اچھل پڑی دوسرے لمحے وہ دم دم کرتی تقریباً دوڑتی ہوئی پورچ کی طرف بڑھتی گئی اور چند لمحوں بعد جب اس نے راہداری میں پڑی ہوئی فلاکر کی لاش دیکھی تو اس کا چہرہ ایک لمحے کے لئے سیاہ پڑ گیا۔

"اوه - اوه - ویری بیڈ - یہ کیا ہو گیا"..... مادام نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھی اور تھوڑی دیر بعد اس نے پوری کو ٹھیچک کر لی لیکن فلاکر اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ وہاں اور کوئی موجود نہ تھا۔

"یہ سب کیا ہے - کس نے ایسا کیا ہے - کیا اس یعقوب شکاری نے - مگر وہ تو اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہے -" مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے ایک کمرے میں موجود ٹیلی فون کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ریسور اٹھا یا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس - پال سپیکنگ..... دوسری طرف سے پال کی آواز سنائی دی۔

"مادام بول رہی ہوں - وہ صوفیہ پہنچ گئی ہے - کیا معلوم ہوا اس سے..... مادام نے پوچھا۔

"نو مادام - وہ کہیں نہیں مل رہی - اس کی رہائش گاہ بھی بند پڑی ہے - اس کی تلاش جاری ہے -"..... پال نے جواب دیا۔

"میں فلاکر کے اڈے راکاز کالونی سے بول رہی ہوں - فلاکر نے

مجھے اطلاع دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو یعقوب شکاری نے چھپا رکھا ہے اس یعقوب شکاری نے جس کی بیٹی رنیر سے تم شادی کرنا چاہتے ہو - میں نے اسے کہا کہ وہ یعقوب اور اس کی بیٹی کو اغوا کر کے اپنے اس اڈے میں لے آئے - میں خود آکر ان سے پوچھ گچھ کروں گی - لیکن اب میں یہاں پہنچی ہوں تو یہاں پر اڈے میں فلاکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نکھری پڑی ہیں - یعقوب اور اس کی بیٹی غائب ہیں - حالانکہ مجھے یقین ہے کہ فلاکر انہیں اغوا کر کے لے آیا تھا اور اس کے بعد اس کے اڈے پر حملہ ہوا ہے -"..... مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام - لیکن فلاکر نے یقیناً آپ سے غلط بیانی کی ہے - یعقوب یا اس کی بیٹی ایسے نہیں ہیں - میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں فلاکر دراصل ایک بار یعقوب سے لڑ پڑا تھا اور اس نے اسے دھمکی دی تھی کہ وہ اس سے انتقام لے گا - میں نے اسے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ انہیں کچھ نہ کہے - مجھے یقین ہے کہ اس نے صرف ان سے انتقام لینے کی خاطر آپ کو یہ کہانی سنائی ہوگی -"..... پال نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر اس کے اڈے پر کس نے حملہ کیا ہے اور انہیں کس نے قتل کیا ہے"..... مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ معلوم کرنا پڑے گا مادام - ہو سکتا ہے یہ کام کسی غنڈہ گروپ کا ہو -"..... پال نے کہا۔

"سنو پال - مجھے چیف نے ابھی کال کر کے یہی کہا ہے کہ اگر فوری

چلتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے اسے کہا ہے کہ وہ فوری طور پر وہاں ان کا سراغ لگائے۔..... پال نے کار سے اتر کر مادام کے قریب آتے ہوئے کہا۔

”بالید و مارکیٹ کے قریب۔ وہاں وہ کس لئے جا سکتے ہیں اور وہ بھی پیدل“..... مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پال کوئی جواب دیتا اس کی جیب میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں آنے لگیں اور پال نے چونک کر جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا فکس فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ”وازیں اسی ٹرانسمیٹر میں سے آ رہی تھیں۔“

”ہیلو ہیلو جیکسن کاننگ باس۔ اور“..... پال کے بٹن دباتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

”یس۔ پال انڈنگ یو۔ اور“..... پال نے سر دلچے میں جواب دیا۔

”باس۔ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی کے بارے میں مزید معلومات ملی ہیں۔ انہیں آر تھر مارکیٹ میں دیکھا گیا ہے۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اور“..... پال نے پوچھا۔
 ”آر تھر مارکیٹ کے دوسرے چوک پر سہاں ہی انہیں دیکھا گیا تھا ان کا رخ تیسرے چوک کی طرف تھا۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو ٹریس کر کے ختم نہ کیا گیا تو پھر وہ مجھے اور جہیں دونوں کو ختم کر کے ہیڈ کوارٹر سے ایجنٹ سہاں بھیجنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کیونکہ روسیہ کے اعلیٰ حکام پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہمارے ہاتھوں فرار ہو جانے پر بے حد برا فروختہ ہیں۔ اس لئے تم اپنی یہ جذباتیت فی الحال ایک طرف رکھو۔ ہم نے فوری طور پر کام آگے بڑھانا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یعقوب شکاری چونکہ مسلمان ہے اور ماکل بھی شکاری تھا اور مسلمان تھا اس لئے لامحالہ ماکل نے یعقوب کا حوالہ سیکرٹ سروس کو دیا ہو گا۔ اسی لئے خالی جیب بھی اس کے ریسٹوران کے قریب کھڑی پائی گئی ہے۔ میں یعقوب شکاری کے ریسٹوران جا رہی ہوں۔ تم فوراً ایکشن گروپ کے چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر وہاں پہنچو تاکہ اس کا سراغ لگایا جاسکے۔..... مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کرپڈل پر ہیٹ دیا۔

”نانسنس۔ جذباتی چکر میں پھنسا ہوا ہے۔ میں اس یعقوب اور اس کی بیٹی کی بوئیاں نوچ دوں گی۔..... مادام نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس بھانگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کی کار ایک بار پھر کالونی کے بیرونی چوک کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی اور پھر جب وہ یعقوب کے ریسٹوران پہنچی تو اسی لمحے سیاہ، ننگ کی ایک بڑی سی کار میں پال بھی وہاں پہنچ گیا۔

”مادام۔ ایکشن گروپ کے ایک آدمی نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ اس نے یعقوب اور اس کی بیٹی کو بالید و مارکیٹ کے قریب پیدل

مادام نے اپنی کار کی طرف بھیج دیا اور خود وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ پال نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار مرکز تیزی سے آر تھر مارکیٹ کی طرف بڑھنے لگی جو بالید و مایکٹ سے ملحقہ تھی۔ آر تھر مارکیٹ کے دوسرے چوک پر جیسے ہی پال نے ایک سائیڈ پر کار روکی ایک آدمی تیزی سے چلتا ہوا کار کی طرف بڑھا اور اس نے انتہائی مودبانہ انداز میں پال اور مادام کو سلام کیا۔

”کچھ مزید معلوم ہوا ان کے متعلق جیکسن“..... پال نے پوچھا۔
 ”ابھی تک مزید کوئی اطلاع نہیں ملی باس“..... جیکسن نے جواب دیا۔

”کیا وہ دونوں اکیلے تھے یا ان کے ساتھ اور افراد بھی تھے“.....
 پال نے پوچھا۔

”صرف ان دونوں کو ہی چیک کیا گیا ہے۔ ویسے تو یہاں آپ رش دیکھ رہی ہیں مادام۔ اگر ان کے ساتھ اور افراد ہوں گے تو ان کا پتہ نہیں چل سکتا“..... جیکسن نے جواب دیا۔

”چلو پال۔ عافیہ کلب چلو“..... مادام نے پال سے کہا اور پال نے جیکسن کو تلاش جاری رکھنے کا کہہ کر کار اگے بڑھا دی۔

”میں کار باہر روکتا ہوں مادام۔ کلب کا اسسٹنٹ مینجر میرا آدمی ہے میں اسے باہر لے آکر پوچھ گچھ کرتا ہوں وہ یعقوب اور اس کی بیٹی سے بھی واقف ہے“..... پال نے عافیہ کلب کے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور کار کلب کے کپاؤنڈ گیٹ سے چپلے ایک سائیڈ پر کر کے روک

”تم وہیں روکو میں اور مادام آرہے ہیں۔ اور اینڈ آف“۔ پال نے کہا اور بین دبا کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں رکھ لیا۔
 ”کہاں جاسکتے ہیں یہ لوگ“..... مادام نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

”مادام اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے کہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی مسلمان ہیں اور ریستوران کے مالک ہیں تو ایک ہی جگہ ذہن میں آتی ہے اور وہ ہے عافیہ کلب“..... پال نے کہا تو مادام بے اختیار چونک پڑی۔

”عافیہ کلب۔ لیکن مادام عافیہ تو حکومت کی ساتھی ہیں اور صدر مملکت کی کزن ہیں“..... مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہو سکتا ہے مادام عافیہ سے یہ براہ راست نہ ملیں۔ بلکہ وہاں موجود کسی بھی آدمی سے ان کا رابطہ ہو۔ ویسے میرا تو اب تک یہی خیال ہے کہ فلاکر نے آپ سے یقیناً غلط بیانی کی ہے“..... پال نے کہا۔

”تو پھر یہ چھپتے کیوں پھر رہے ہیں اور دوسری بات یہ کہ پھر فلاکر اور اس کے اڈے پر کس نے ریڈ کر کے انہیں وہاں سے نکالا ہے“..... مادام نے تلخ لہجے میں کہا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھنے لگی۔

”مادام آپ میری کار میں آجائیں۔ میرا آدمی آپ کی کار لے آئے گا“..... پال نے کہا تو مادام سر ہلاتے ہوئے اس کی کار کی طرف بڑھ گئی پال کی کار کی عقبی سیٹ پر تین مسلح افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ جنہیں

دی۔

”اپنے آدمی بھیج کر بلو او سہیں“..... مادام نے کہا اور پال مادام کی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جسے اس کے آدمی چلا رہے تھے۔ وہ تینوں کار سے باہر آگئے تھے اور پھر ایک آدمی تیزی سے چلتا ہوا کپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ مادام خاموش کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اس کے ذہن میں مسلسل چیف کے وہ فقرے گونج رہے تھے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد گرفتار یا ہلاک نہ ہوئے تو اسے معزول کر دیا جائے گا اور وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ان کے پیشے میں معزولی کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ پال اس کے ساتھ آکر کھڑا ہوا گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد پال کا بھیجا ہوا آدمی واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی تھا۔ اس نے قریب آکر پال کو انتہائی مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

”تم واپس کار میں جاؤ“..... پال نے اپنے آدمی سے کہا اور وہ خاموشی سے عقبی کار کی طرف چلا گیا۔

ریگر۔ یہ مادام ڈاں ہیں مری چیف..... پال نے مادام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ریگر پہلے تو چند لمحے حریت سے مادام کو دیکھتا رہا پھر اس نے محکمہ کراہتی احترام بھرے انداز میں اسے سلام کیا۔

”ریگر ہم تمہیں سیکشن میں کوئی اچھا سا عہدہ دینا چاہتے ہیں لیکن پہلے تمہارا ٹیسٹ ہوگا۔ ہمارے پاس سیکشن کی طرف سے مکمل اطلاعات موجود ہیں۔ اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر تم خود کچھ

سکتے ہو کہ کیا ہوگا“..... مادام نے نرم لہجے میں ریگر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”مادام..... مجھے آپ کے سامنے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے میں تو آپ کا دفنی سا خادم ہوں“..... ریگر نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

”یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی رئیسہ کو جانتے ہو۔ جو ریسٹوران چلاتے ہیں“..... مادام نے کہا۔

”یس مادام۔ اچھی طرح جانتا ہوں بلکہ ایک بار ایک ماہ تک ان کے ریسٹوران میں کام بھی کر چکا ہوں“..... ریگر نے جواب دیا۔

”او۔ کے۔ اب بتاؤ کہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی جو عافیہ کلب میں آئے تھے اب کہاں ہیں“..... مادام نے پوچھا۔

”وہ مادام عافیہ کے پاس ہیں“..... ریگر نے فوراً جواب دیا۔

”کیسے پہنچے وہ وہاں۔ تفصیل سے بتاؤ“..... مادام نے تیز لہجے میں پوچھا۔

”مادام۔ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی ایک مقامی عورت اور پانچ مقامی مردوں کے ہمراہ چیف نیجر کاشف کے کمرے میں گئے اور انہوں نے مادام عافیہ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی مگر چیف نیجر کاشف نے معذرت ظاہر کر دی تو ان کے دو ساتھیوں نے ریوالور نکال لئے اور چیف نیجر کاشف کو مجبور کیا کہ وہ مادام سے فون پر بات کرے چیف نیجر نے کال کی تو دوسری طرف مادام نے جیسے ہی یعقوب شکاری

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ تم جاسکتے ہو۔ بے فکر رہو کسی کو معلوم نہ ہوگا کہ ہمیں یہاں بلایا گیا ہے"..... مادام نے کہا اور ریگر سلام کر کے تیزی سے مڑا اور واپس کساؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"پال۔ فوراً پورے ایشن گروپ کو طلب کر کے پورے عافیہ کلب اور اس کے ارد گرد کے سارے علاقوں کی ناکہ بندی کرا دو۔ فوراً زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے کے اندر یہ کام ہو جانا چاہیے۔ اب میں پوری قوت سے یہاں ریڈ کروں گی اور چاہے مجھے پورے کلب کی اینٹ سے اینٹ نہ بجانی پڑے میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہر صورت میں کرنا ہے"..... مادام نے تیز آواز فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پال سر ہلاتا ہوا تیزی سے کاری طرف بڑھ گیا۔

اس کی بیٹی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سنا۔ انہوں نے فوراً انہیں اپنے پاس طلب کر لیا اور چیف اینجر کو حکم دیا کہ وہ کلب میں سب کو کہہ دیں کہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی یہاں نہیں آئے۔ مجھے بھی یہی کہا گیا اور اگر آپ مجھ سے یہ بات نہ پوچھتیں تو میں صاف انکار کر دیتا۔ لیکن آپ کے سامنے تو جھوٹ نہیں بولا جاسکتا..... ریگر نے جواب دیا تو مادام کے چہرے پر مسرت کے آثار پھیلنے چلے گئے جب کہ پال نے بے اختیار ہونٹ بھیج لئے۔

"اس وقت وہ لوگ کہاں ہیں"..... مادام نے پوچھا۔

"نیچے..... تہہ خانوں کے خاص حصے میں جے ریڈ پورشن کہا جاتا ہے اور جہاں مادام کی مرضی کے بغیر کوئی نہیں جاسکتا..... ریگر نے کہا۔

"اب جو کچھ میں پوچھوں اس کا سوچ مجھ کو جواب دینا یہ جہاری آخری آزمائش ہے اس کے بعد تم پال کے اسسٹنٹ ہوں گے اور تم جلتے ہو کہ یہ کتنا بڑا عہدہ ہے۔ کوئی ایسا راستہ بتاؤ جس سے ہم لوگ اور ہمارے مسلح ساتھی ان کے پاس اس طرح پہنچ جائیں کہ انہیں اس کا علم تک نہ ہو سکے"..... مادام نے کہا۔

"ایک راستہ ہے مادام۔ وہ ساتھ والے ریسیڑے کلب کے سنور میں سے جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے وہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ جیسے ہی آپ اس سنور میں داخل ہوں گے انہیں لازماً اس کی اطلاع مل جائے گی"..... ریگر نے جواب دیا۔

متعلق بھی بتا دیا ہے۔ وہ ویسے بھی پال کا خاص خنجر رہا ہے.....
 دوسری طرف سے کہا گیا تو عافیہ بری طرح اچھل پڑی۔
 ”اوہ تمہیں کیسے پتہ چلا۔ تفصیل بتاؤ“..... عافیہ نے ہونٹ
 کالچے ہوئے کہا۔

”میں کلب آ رہا تھا مادام کہ میں نے کپاؤنڈ گیٹ سے کچھ پہلے ریگر کو
 مادام ٹاٹاں اور پال کے ساتھ کھڑے پراسرار انداز میں باتیں کرتے
 دیکھا تو میں چونک پڑا۔ پھر جیسے ہی ریگر واپس آیا میں نے اسے پکڑا اور
 سپیشل روم میں لے جا کر میں نے اس کی پٹائی کی تو اس نے سب کچھ
 اگل دیا“..... رجلات نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اسے ان ساری باتوں کا کیسے علم ہوا تھا“..... عافیہ نے
 حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے بھی اس سے یہی بات پوچھی تھی مادام۔ اس نے کاشف
 کے دفتر میں خفیہ ٹیلی ویو آلہ چھپایا ہوا ہے اور وہ کاشف کی خفیہ
 نگرانی کرتا ہے۔ اس آلے کے رسیور پر اس نے ان افراد کے کاشف
 کے دفتر آنے اور پھر وہاں ہونے والے نہ صرف سارے مناظر دیکھے بلکہ
 ان کے درمیان ہونے والی ساری باتیں بھی سنی ہیں“..... رجلات
 نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وری بیڈ رجلات۔ یہ تو آستین کا سانپ ثابت ہوا ہے۔ مادام اور
 پال اب کہاں ہیں“..... عافیہ نے فحش لہجے میں پوچھا اور اس کی
 بات سن کر عمران اور ولیدوف دونوں ہی چونک کر اس کی طرف

عمران اور ولیدوف باتوں میں مصروف تھے کہ ایک طرف رکھے
 ہوئے انزکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ عافیہ نے اٹھ کر رسیور اٹھایا۔
 ”ہیں“..... عافیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

”رجلات بول رہا ہوں مادام“..... دوسری طرف سے ایک بھاری
 آواز سنائی دی۔

”اوہ تم۔ کیسے کال کی ہے“..... عافیہ نے چونک کر پوچھا۔
 ”مادام۔ اسسٹنٹ مینجر ریگر نے غداری کی ہے اس نے مادام ٹاٹاں
 اور اس کے نائب پال کو بتا دیا ہے کہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی
 اور اس کے ساتھ آنے والے آپ کے مہمان آپ کے پاس ریڈ پورشن
 میں موجود ہیں۔ اس نے انہیں ریجیمزے کلب والے خفیہ رستے کے

متوجہ ہو گئے۔

”لیکن اس طرح عمران صاحب میری اور میرے گھب کی حیثیت مشکوک ہو جائے گی۔ میں آپ کو جس جگہ بھجوا رہی ہوں وہاں آپ کے مطلب کی ہر چیز موجود ہے۔ یعقوب اور اس کی بیٹی کو میں کسی اور جگہ بھجوا دوں گی۔ باس بھی آپ کے ساتھ جائیں گے۔ آپ کی عدم موجودگی میں مادام ٹاں اور اس کے اسسٹنٹ پال کو میں ساری عمارت گھما دوں گی۔ اس طرح وہ کھل کر میرے خلاف کوئی الزام ثابت نہ کریں سکیں گے۔“..... عافیہ نے کہا۔

”او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔“..... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب خفیہ سرنگ منارا استوں سے گزر کر ایک کھرڈ شیشوں والی سٹیشن دیگن میں پہنچ گئے۔ جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ہماری جسم والا باریش نوجوان بیٹھا ہوا تھا اور دیگن تیزی سے مختلف سڑکوں پر سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

”کیا اس دیگن پر رشک نہ کیا جائے گا۔ ہو سکتا ہے وہ چینگ کرین اور اگر انہوں نے یعقوب اور اس کی بیٹی کو چیک کیا تو لازماً انہوں نے ہمیں بھی چیک کیا ہو گا اور ہمارے موجودہ حلیے بھی انہیں معلوم ہو گئے ہوں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”اس دیگن پر حکومت کے ایک خاص ادارے کا نام تحریر ہے اس لئے یہ ہر قسم کی چینگ سے مستثنیٰ ہے۔“..... ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے باریش ہماری جسم کے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

”وہ اب بھی باہر کھڑے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اپنی فورس طلب کی ہے وہ یقیناً اب یہاں ریڈ کریں گے۔“..... رجلات نے کہا۔

”او۔ کے۔ تم فی الحال ریڈر کو غائب کر دو اس سے بعد میں بات ہوگی۔ میں باہر آرہی ہوں۔ تم سپیشل وے تحری پر فوری طور پر بڑی سٹیشن دیگن لے کر پہنچ جاؤ اور مہمانوں کو اس میں سوار کر کے راسکوائے ہاؤس پہنچا دو۔ جلدی کرو۔“..... عافیہ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ پلٹی اور پھر کسی کی طرف سے ہونے والے سوال سے پہلے ہی اس نے ساری بات تفصیل سے بت دی۔

”اوہ۔ تو وہ یہاں تک پہنچ گئے۔“..... ولیدوف نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”آپ کے پاس میک اپ باکس تو ہوگا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ مگر وہ لوگ تو سارے علاقے کو گھیر لیں گے۔ مادام ٹاں انتہائی ظالم عورت ہے۔“..... عافیہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہم اب ایکشن میں آنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ان پر کوئی کاری وار کیا جائے۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ مادام ٹاں یا اس کے اسسٹنٹ پال کو اغوا کر لیا جائے اور پھر اس سے ان کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر کے وہاں ریڈ کیا جائے۔“..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

عمل سوچ لینا چاہیے جس سے تاتار ڈیگز کا تاتارستان کو روسیہ فیڈریشن سے آزاد کرانے کا مشن مکمل ہو سکے۔ آپ ہمیں بتائیں کہ یہ سب کیسے ہو گا اور ہم کس طرح آپ کی مدد کر سکتے ہیں..... عمران نے ولیدوف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”عمران صاحب جیسا کہ آپ سے پہلے ٹرانسمیر پر بات ہوئی تھی۔ تاتار ڈیگز کے قیام کا اصل مقصد تو تاتارستان کو نہ صرف روسیہ فیڈریشن سے آزادی دلا کر ایک خود مختار ریاست بنانا ہے بلکہ اسے مسلمان ریاست میں بھی ڈھالنا ہے۔ ہماری کوششوں کی وجہ سے یہاں کے تاتاری مسلمانوں میں بیداری کی ہر دوڑ لگی ہے اور گو پارلیمنٹ میں مسلم اقلیت میں ہیں لیکن پورے تاتارستان میں روسیائی فیڈریشن سے آزادی کی ہر دوڑ لگی ہے اور باقی غیر مسلم ممبرز پر بھی دباؤ بڑھ گیا ہے۔ ہماری خاص ٹیموں نے ان ممبرز سے بات کی ہے وہ ہمارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں لیکن روسیائی فیڈریشن ایسا نہیں چاہتی اور وہ تمام ممبرز پر دباؤ ڈال رہی ہے کہ وہ آزادی کی اس قرار داد کے خلاف ووٹ دیں چنانچہ ہم نے فقط ماتقدم کے طور پر پارلیمنٹ کے ان ممبرز کی نقلیں تیار کر لی ہیں اور پروگرام یہ ہے کہ ایک روز پہلے ان سارے مشکوک ممبرز کو اغوا کر کے ان کی جگہ اپنے آدمی وہاں بھجوا دیں گے اور اس طرح یقینی طور پر قرار داد پاس ہو جائے گی۔ لیکن مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ روسیہ کے اعلیٰ حکام بھی ایسا پلان سوچ رہے ہیں کہ ممبرز کی جگہ اپنے آدمی ڈال کر قرار داد کو مسترد کر

اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک بہت بڑے محل مکان کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ ڈرائیور نے کھڑکی کا شیشہ اتارا اور ہاتھ با نکال کر انگلیوں کو جوڑ کر مخصوص نشان بنایا اور گیٹ پر کھڑے افراد میں سے ایک تیزی سے مڑ کر ایک سائینڈ پرستے ہوئے کین طرف دوڑا اور چند لمحوں بعد پھانک بے آواز طور پر کھلتا چلا گیا۔ ڈرائیو سٹیشن دیگن کو اندر لے گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

”ہم کب تک یوں جھپٹے پھریں گے۔ یہ کیسا مشن ہے عمران“ تنویر کی قوت برداشت شاید اب جواب دے گئی تھی اس لئے وہ کمرے میں پہنچتے ہی پھٹ پڑا۔

”ہمارا یہ مشن ویسا مشن نہیں ہے تنویر۔ جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو ہم نے یہاں تاتارستان میں نہ ہی کوئی تخریبی کارروائی کرنی ہے اور کسی کو اغوا یا قتل کرنا ہے۔ نہ ہمارا مقصد کسی لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے اور نہ کسی فارمولے کا حصول ہمارا مقصد ہے۔ دراصل ہمارا مشن ایک لحاظ سے سیاسی مشن ہے اس لئے ہمیں خوب سوچ سمجھ کر آئندہ کی پلاننگ کرنی ہے“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تنویر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سیاسی مشن۔ پھر ہمارے یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ سیاستدان تو نہیں ہیں“..... تنویر ابھی تک برا فروختہ تھا۔

”ولیدوف صاحب۔ اب واقعی ہمیں بیٹھ کر آئندہ کا کوئی ایسا لائحہ

اگر غیر مسلم ممبرز کو اس طرح اغوا کر لیا جائے کہ اغواتا تار سیکشن اور روسیہ کی حکومت کی طرف سے اغوا معلوم ہو اور پھر ان ممبرز کو باقاعدہ روسیہ حکومت کے کسی مشہور سرکاری ادارے سے اس طرح برآمد کیا جائے کہ عالمی پریس کے نمائندے بھی وہاں موجود ہوں تو اس کا رد عمل یہ ہوگا کہ پورا تاتارستان روسیہ فیڈریشن کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا اور ممبرز بھی ہر قیمت پر آزادی کے حق میں ووٹ ڈالیں گے اور تاتارستان آزاد ہو جائے گا۔ لیکن ظاہر ہے ایسا ہونا ناممکن ہے۔ ولیدوف نے کہا۔

”گڈ۔ انڈیا تو اچھا ہے۔ لیکن یہ سب لوگ اکٹھے اغوا کیسے ہوں گے اور پھر انہیں رکھا کہاں جائے گا؟“..... عمران نے کہا۔

”دو روز بعد گاسکو میں ایک سرکاری تقریب ہے جس میں تاتارستان پارلیمنٹ کے سب ممبران شرکت کریں گے اور نہ صرف تاتارستان بلکہ وہ تمام ریاستیں جو فیڈریشن میں شامل ہیں ان سب کے ممبرز شامل ہوں گے اور یہ طے کیا گیا ہے کہ ہر ریاست کے ممبر کو علیحدہ علیحدہ عمارتوں میں رکھا جائے اس طرح تاتارستان کے تمام ممبرز اکٹھے ایک عمارت میں ہوں گے۔ لیکن وہاں حفاظت کے لئے فوج کے انتظامات ہوں گے اگر کسی طرح انہیں وہاں سے اغوا کر لیا جائے تو پھر انہیں گاسکو میں ایک خفیہ عمارت میں رکھا جاسکتا ہے۔ یہ خفیہ عمارت تاتار ڈیگرز کی ملکیت ہے اور اس سے قریب ہی روسیہ کا عظیم ہال ہے جسے سرکاری درجہ حاصل ہے۔ اس کے نیچے تہہ خانے

دیں اور اب پارلیمنٹ کے اجلاس میں صرف دو ڈھائی ہفتے باقی رہے ہیں۔“..... ولیدوف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ روسیہ کے حکام ایسا پلان سوچ رہے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”روسیہ کے اعلیٰ حکام میں ہمارے مخبر موجود ہیں۔ یہ پلان روسیہ سکیورٹی نے اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے اس بار۔ میں تفصیلی رپورٹ مرتب کر کے حکم دیا ہے۔ ان کے اس حکم سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لازماً اس پر عمل کریں گے اور ان کے لئے ہمارا نسبت اس پر عمل کرنا زیادہ آسان ہے ان کے ذرائع اتہائی وسیع ہیں۔“..... ولیدوف نے جواب دیا۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ کا اجلاس ہی ملتوی کر دے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ اس کا قانونی طور پر اعلان ہو چکا ہے اور اب اسے کسی صورت میں ملتوی نہیں کیا جاسکتا اور ایجنڈے پر صرف یہی قرارداد ہے اجلاس تو بہر حال ہو گا چاہیے قرارداد مسترد ہو یا منظور۔“..... ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر آپ کی نظروں میں اس کا اور کیا حل ہے؟“..... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ایک اور حل ہے۔ لیکن وہ کام تقریباً ناممکن ہے۔“..... ولیدوف نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”کون سا حل؟“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

حل نہیں آیا۔..... جو یانے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔
 "میرا خیال ہے۔ کیپٹن شکیل صاحب کا مقصد یہ ہے کہ پہلے
 سیاست سے کام لیا جائے اور آخر میں ایکشن کیا جائے۔ میں نے جو تجویز
 پیش کی تھی وہ بھی یہی ہے۔" ولیدوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "سوری جناب۔ آپ کی تجویز ناقابل عمل ہے جب کہ کیپٹن شکیل
 کا پیش کردہ حل انتہائی سادہ اور بہترین انداز میں قابل عمل ہے۔"
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ وضاحت تو کریں۔" صفدر نے کہا۔
 "میرا مطلب تھا کہ کچھ سیاست کی جائے اور کچھ ایکشن۔ یہاں
 اکیلی سیاست کام کرے گی اور نہ اکیلا ایکشن۔..... کیپٹن شکیل
 کہتا۔

"میں وضاحت کر رہا ہوں۔ کیپٹن شکیل کا مقصد یہ ہے کہ ہم
 پاکیشیا سیکرٹ سروس والے تاتار سیکشن کے خلاف کھل کر کام کریں
 اور ان کے ایکشن کا جواب فل ایکشن میں دیں کہ نہ صرف تاتار سیکشن
 بلکہ روسیہ سیکورٹی بھی سب کچھ بھول کر ہمارے پیچھے ملگ جائے اس
 طرح انہیں اپنے اس میدان میں عمل کرنے کا وقت ہی نہ ملے گا اور
 سیاست کا جواب سیاست سے مطلب ہے کہ تاتار ڈیگز پرس کو ایسے
 خطوط جاری کرے۔ شہر کی دیواروں پر ایسے پوسٹرز چسپاں کرے جس
 میں یہ درج ہو کہ روسیہ فیڈریشن تاتارستان کی آزادی کی قرار داد کو
 روکنے کے لئے غیر مسلم ممبرز کو جبراً اغوا کرنے یا ان کی جگہ جعلی افراد

میں اگر ہم اپنی والی عمارت سے سرنگ لگائیں تو آسانی سے اس عمارت
 کے تہہ خانوں تک پہنچ سکتے ہیں اور پھر ان ممبرز کو وہاں سے برآمد کرایا
 جاسکتا ہے۔..... ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت لمبی پلاننگ ہے اور تقریباً ناقابل عمل ہے۔ حکومت اس
 اغوا کا ملہ تاتار ڈیگز پر بھی ڈال سکتی ہے اور اس عمارت سے ان کا
 سراغ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ کیوں نہ ایک سیدھا کام کیا جائے۔.....
 کیپٹن شکیل اچانک بول پڑا اور عمران اور ولیدوف سمیت سب چونک
 کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا۔..... عمران نے تجسس بھریے لہجے میں پوچھا۔
 "سیاست کا جواب سیاست میں دیا جائے اور ایکشن کا جواب ایکشن
 میں۔..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار
 مسکرا دیا۔

"گڈ۔ تم صرف کیپٹن کہلانے کے ہی نہیں بلکہ کیپٹن کینٹن کے
 بھی اہل ہو۔ بہت صاف اور سیدھا حل ہے۔..... عمران نے تحسین
 آمیز لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں تو نہیں آیا یہ حل۔..... تنویر نے مٹھ بناتے
 ہوئے کہا۔

"کیوں کیا تم ایکشن کا جواب ایکشن میں نہیں دے سکتے۔ یہ حصہ
 تو خاص جہارے لئے ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے ہماری سمجھ میں واقعی یہ صاف اور سیدھا

پارلیمنٹ میں بھجوانے کے منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ ساتھ ہی ایسے پوسٹرز کہ روسیاء فیڈریشن نے تاتارستان کے مسلمانوں کے وسیع پیمانے پر قتل و غارت کرانے کا منصوبہ بنایا ہے اور اس نے تاتار سیکشن کو اس کی ہدایات بھجوا دی ہیں۔ ایسے جعلی خطوط بھی تیار ہو سکتے ہیں جو روسیاء کے اعلیٰ حکام کی طرف سے تاتار سیکشن کو بھجوائے گئے ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ پروپیگنڈا بھی کیا جاسکتا ہے کہ روسیاء فیڈریشن کے اعلیٰ حکام آئل فیلڈ پر فوج کے قبضے کی پلاننگ کر رہی ہے تاکہ اگر تاتارستان پارلیمنٹ آزادی کی قرار داد پر رضا مندی ظاہر کرے تو تاتارستان میں قتل عام روسیاء ہی فوج کے ذریعے کرایا جائے۔ میں نے یہ چند مثالیں دی ہیں۔ اس طرح کے سینکڑوں کام تاتار ڈیگرز کی طرف سے کئے جاسکتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رائے عامہ روسیاء فیڈریشن کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی اور غیر مسلم ممبرز پر دباؤ ڈالے گی کہ قرار داد منظور کر کے تاتارستان کو آزاد کرایا جائے۔ اسے سیاست کا جواب سیاست میں کہا جاسکتا ہے۔..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب میرے ذہن میں مفہوم تو یہی تھا لیکن آپ نے جس قدر تفصیل سے یہ سب بات کی ہے۔ اس قدر تفصیل بہر حال میرے ذہن میں بھی نہیں تھی.....“ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ واقعی بہترین تجویز ہے عمران صاحب۔ آپ لوگ واقعی بے حد

ذہین ہیں۔ حالانکہ ہم طویل عرصے سے یہ کام کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارے ذہنوں میں بھی ایسی تجویز نہیں آسکی تھیک ہے میرے پاس ایسے کاموں کے لئے وسیع ٹیم موجود ہے۔ ہم لوگ سیکرٹ ایجنٹوں کے طور پر تربیت یافتہ نہیں ہیں اور نہ ہم نے اس ٹاسپ کی تنظیم بنائی تھی۔ اس لئے تاتار سیکشن کا مقابلہ بہر حال ہم اس طرح کھل کر نہیں کر سکتے جس طرح آپ حضرات کر سکتے ہیں سیاست کا کام ہم پر چھوڑ دیں۔ آپ صرف تاتار سیکشن کو سنبھال لیں تو یہ آپ کا ہم پر بلکہ پورے تاتارستان پر احسان ہوگا“..... ولیدوف نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

”گڈ..... میں بھی یہی چاہتا تھا کہ ہمیں بجائے چھپنے اور بھاگنے کے آگے بڑھ کر ان پر حملہ کر دینا چاہیے“..... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہمارا اب تک یہ پرابلم صرف اس لئے رہا تھا کہ یہاں ہمارے پاس ضروری اسلحہ، کاریں، لباس، میک اپ کا سامان اور کوئی اچھی رہائش گاہ نہ تھی۔ آپ ہمیں یہ سب کچھ مہیا کر دیں اور پھر تاتار سیکشن اور روسیاء سیکورٹی کی طرف سے بے فکر ہو جائیں۔ اللہ ہمارا اور آپ کا رابطہ ٹراسمیر پر رہے گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے جناب۔ جہاں تک جگہ۔ سامان اور اسلحہ کا تعلق ہے۔ یہ غمراہ انتہائی محفوظ ہے یہ مادام عافیہ کا خاص اڈہ ہے۔ اس پر اس نے بے پناہ محنت کی ہوئی ہے۔ انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی

آلات یہاں موجود ہیں۔ گائیڈ کے لئے رجلات کافی ہے۔ وہ یہاں کی ایک ایک انچ زمین کے بارے میں جانتا ہے۔ گرازیں رہنے والے ہر آدمی سے واقف ہے اور اس عمارت کا انچارج ہے یہاں کاریں بھی ہیں میک اپ کا سامان بھی۔ آپ جو چاہیں لے سکتے ہیں۔“..... ولیدوف نے جواب دیا۔

”یہ رجلات وہی صاحب ہیں جو ویگن ڈرائیو کر کے ہمیں لائے تھے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”جی ہاں۔ اسی کا نام رجلات ہے۔ انتہائی نڈر اور دلیر آدمی ہے۔“ مجھے یہ نہیں جانتا۔ اس لئے میں عافیہ کو فون پر ساری تفصیل بتا دوں گا۔ وہ رجلات کو احکامات دے دے گی۔ میں اپنے دوسرے خفیہ اڈے میں چلا جاؤں گا۔ تاکہ وہاں بیٹھ کر اطمینان سے سیاسی کام کر سکوں۔“..... ولیدوف نے کہا اور عمران کے سر ملانے پر وہ اٹھا۔ اس نے ایک طرف رکھی ہوئی ٹکڑی کی الماری کھولی اور اس کے نچلے حصے میں سے اس نے ایک ڈبہ اٹھایا۔ ڈبہ کھول کر اس نے اس میں سے دو چھوٹے چھوٹے ریوٹ کنٹرول نمائے نکالے اور ایک عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ خصوصی ٹرانسمیٹر ہیں۔ ان کی کال کچ نہیں ہو سکتی اور نہ اس پر کوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت ہے اور نہ بار بار اور کہنے کی۔ فون کے انداز میں کام کرتا ہے۔ آپ اس کا ایک بٹن دبائیں گے تو میرے پاس موجود دوسرے سیٹ پر کال آجائے گی۔ بٹن آف کریں

گے تو سیٹ بند ہو جائے گا۔“..... ولیدوف نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور سیٹ جیب میں رکھ لیا۔

”اب مجھے اجازت دیجئے۔ اب انشاء اللہ پارلیمنٹ کے انتخاب کے بعد ملاقات ہوگی اور ہم آزاد تاتارستان کی فضا میں ملیں گے۔“..... ولیدوف نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”انشاء اللہ۔“..... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر بڑے گرجوشانہ انداز میں اس نے ولیدوف سے مصافحہ کیا۔ ولیدوف نے سوائے جولیا کے عمران کے باقی سب ساتھیوں سے مصافحہ کیا اور جولیا کو سر جھکا کر سلام کرتا ہوا وہ تیزی سے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

”اب ہمیں اپنا پلان مرتب کر لینا چاہیے۔“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سب ساتھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بات کی تو عافیہ نے ایسے کسی آدمی کی موجودگی سے نہ صرف صاف انکار کر دیا تھا بلکہ اس نے فوراً انہیں تگلاشی لینے کی بھی آفر کر دی اور پھر واقعی پال نے اپنے ساتھیوں سمیت عافیہ کلب کے ایک ایک کمرے ایک ایک تہہ خانے اور خاص طور پر ریڈ پورشن کو چھان مارا لیکن نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد وہاں ملے اور نہ یعقوب شکاری اور نہ اس کی بیٹی رشیہ۔ عافیہ نے یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی کے ملنے کا اقرار کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ اس سے مالی امداد حاصل کرنے آئے تھے۔ جو اس نے کر دی اور وہ واپس چلے گئے۔ بہر حال ان کا چھاپہ مکمل طور پر ناکام رہا تھا۔ اس لئے مادام ڈاں عافیہ سے معذرت کر کے پال سمیت بے نیل و مرام واپس سب ہیڈ کوارٹر آ گئی۔ یہ سب ہیڈ کوارٹر پال کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

"مادام کیوں نہ اسے انخوا کر کے اس پر سختی کی جائے"..... پال نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں اور اس کا انخوا ہمارے لئے عذاب بن جائے گا"..... مادام ڈاں نے جواب دیا اور پال خاموش ہو گیا۔

"ولیدوف کا بھی کہیں سہ نہیں چل رہا۔ اس کا صرف ایک چھوٹا سا سنڈریافت ہو سکا۔ وہاں سے بھی کچھ نہیں ملا۔ اب آخر کیا کیا جائے۔ چیف کو کیا جواب دوں"..... مادام نے انتہائی پریشان سے لہجے میں پال سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ یعقوب شکاری کو کوئی تعلق نہ ہو گا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے"..... کرسی پر بیٹھے ہوئے پال نے کہا تو مادام جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی بے اختیار چونک پڑی۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن بہر حال پاکیشیا سیکرٹ سروس وہیں کلب میں موجود تھی۔ عافیہ نے انہیں فرار کر دیا ہے"..... مادام ڈاں نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اس وقت سب ہیڈ کوارٹر کے ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ عافیہ کلب میں داخل ہونے سے پہلے پال نے پورے عافیہ کلب بلکہ اس کے ارد گرد کی عمارتوں تک کی نگہ ناکہ بندی کرائی تھی اور پھر وہ دونوں عافیہ کلب پہنچ گئے تھے۔ مادام عافیہ اپنے دفتر میں موجود تھی اور جب مادام ڈاں نے اس سے

بہنچائی جا چکی تھی وہ مادام کو سی آف کرنے ساتھ آیا اور جب مادام اپنی کار میں بیٹھ کر سب ہیڈ کو آرٹر سے باہر چلی گئی تو پال نے ایک طویل سانس لیا اور سیوہاویس اپنے دفتر میں آگیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ عافیہ کیسے اصل بات نہیں اگلی".....
پال نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس - شمار کلب"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شیروف سے بات کراؤ میں پال بول رہا ہوں"..... پال نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ - یس سر - ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"شیروف بول رہا ہوں باس"۔ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔
"پال بول رہا ہوں شیروف - عافیہ کلب کی مادام عافیہ کو جلتے ہو"۔
پال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس - اچھی طرح جانتا ہوں"..... دوسری طرف سے شیرف نے جواب دیا۔

"میں اسے فوری طور پر اس طرح اغوا کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کو

"مادام آپ ہیڈ کو آرٹر میں بیٹھ کر صرف رپورٹیں لیں اور مجھے پوری طرح آزادی دے دیں۔ میں ایکشن گروپ کو ساتھ لے کر پورے گرازی جینٹنگ کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں کہیں نہ کہیں سے ان کا سراغ حاصل کر لوں گا۔

"کتنے دن جاہیں تمہیں اس کام کے لئے"..... مادام ٹران نے ٹھٹھکت اس کی تجویز پر رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک ہفتہ مادام"..... پال نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ مادام اب گھبرا کر خود ہی انڈر گراؤنڈ جانا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ مادام کی نفسیات اور فطرت سے بخوبی واقف تھا۔ اس سے فیصلہ کا کام نہ ہوتا تھا وہ صرف ذہنی جنگ کرنے کی ماہر تھی۔

"او - کے - میں آرڈر کر دیتی ہوں ایک ہفتے تک تم سیکشن کے مکمل اور باختیار انچارج ہو گے"..... مادام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پال بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اب ہیڈ کو آرٹر جا رہی ہوں۔ میں وہاں سے آرڈر کروں گی اور چیف کی کال آتی تو اسے بھی بتا دینا کہ ایک ہفتے کے اندر ہم کام مکمل کر لیں گے۔ لیکن تم نے مجھے اہم واقعات کی رپورٹیں کرنی ہیں،..... مادام نے کہا اور پال نے اثبات میں سر ہلادیا اور مادام تیزی سے قدم بڑھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پال اس کے پیچھے کمرے سے باہر آیا اور پھر خفیہ راستے کے اختتام پر جہاں مادام کی مخصوص کار

کسی کو یہ خبری نہ ہو سکے کہ اسے اغوا کیا گیا ہے اور میرے خیال میں اس کام کے لئے تم مناسب ترین آدمی ہو۔ لیکن یہ کام میں فوری طور پر چاہتا ہوں..... پال نے اسے بوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ شریف کا تعلق براہ راست سیکشن کے فیلڈ ہجمنٹوں سے نہ تھا۔ بلکہ گرازی میں اس کا اپنا ذاتی گروہ تھا۔ جو ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا تھا اور سیکشن کسی بھی کام کے لئے عارضی طور پر اس کی خدمات حاصل کر لیتا تھا وہی ان خدمات کے عوض اسے ہر ماہ باقاعدگی سے بڑا بھاری معاوضہ سیکشن کی طرف سے ادا کیا جاتا تھا۔ اس لئے شریف پال کو باس کہہ کر ہی پکارتا تھا۔ حالانکہ وہ خود اپنے گروہ کا باس تھا اور فلاکر کی طرح گرازا کا نامی گرامی غنڈہ تھا۔

”یس باس۔ میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ عافیہ کو اغوا کر کے آپ کہاں پہنچوانا چاہتے ہیں.....“ شریف نے پوچھا۔

”تمہارے کسی ایسے اڈے پر جس میں اس کی موجودگی کا علم کم سے کم افراد کو ہو۔ میں سیکشن کے افراد کو بھی اس کے اغوا سے لاعلم رکھنا چاہتا ہوں.....“ پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ جلد ہی میں آپ کو رپورٹ دوں گا.....“ دوسری طرف سے شریف نے کہا اور پال نے او۔ کے کہہ کر سیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد شریف کی کال آگئی۔

”باس میں نے اسے اغوا کر لیا ہے اور سوائے میرے اور کسی کو

بھی معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کس نے اغوا کیا ہے۔ کیا یہ کام کر سکتے ہو پال نے تیز لہجے میں کہا۔

”آپ حکم دیں تو شریف سب کچھ کر سکتا ہے باس۔ لیکن مادام عافیہ تو.....“ شریف نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں جانتا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ لیکن ایسا کرنا سیکشن کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جو انتہائی خطرناک ترین تنظیم ہے اس کی ٹیم ایک آدمی علی عمران کی سربراہی میں یہاں تاتار ڈیگرز کی حمایت میں پہنچی ہوئی ہے۔ ہم نے انہیں روسیہ پہنچنے ہی ٹریس کر لیا تھا۔ لیکن مادام ٹاں انہیں زندہ روسیہ حکام کے حوالے کرنے کے چکر میں پڑ گئی اور وہ نارہر ہاؤس کے انچارج آند رے کو ہلاک کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے اور اب تک ان کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ اب حتمی طور پر یہ اطلاع ملی ہے کہ ان لوگوں کو عافیہ نے کہیں چھپا رکھا ہے پہلے اطلاع ملی کہ وہ اس کے کلب کے نیچے تہہ خانوں میں موجود ہیں مادام ٹاں اور میں نے وہاں چھاپہ مارا لیکن وہ لوگ وہاں نہ مل سکے اور مادام ٹاں کو اس سے معافی مانگنی پڑی لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر عافیہ سے سختی سے پوچھ گچھ کی جائے تو اس سے ان لوگوں کا پتہ چلا یا جاسکتا ہے۔ لیکن عافیہ کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ اگر ہم نے اسے ویسے ہی اغوا کیا یا اس پر سختی کی تو پورا سیکشن عتاب میں آ سکتا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اسے اس طرح اغوا کیا جائے کہ

کی طرف جا رہی ہے جو جھیل سمرن کے پاس جا کر ختم ہوتی ہے۔
جھیل سمرن پر آپ پہنچ جائیں۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔..... شیروف
نے کہا۔

”او۔ کے۔ میں آ رہا ہوں۔..... پال نے پرجوش لہجے میں کہا اور
رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد
اس کی کار تہائی تیز رفتاری سے جھیل سمرن کی طرف بڑھی چلی جا رہی
تھی۔ جھیل سمرن پہنچ کر اس نے جیسے ہی کار روکی ایک طرف سے
ایک درمیانے قد اور چہرے جسم کا نوجوان نکل کر تیزی سے کار کی
طرف بڑھنے لگا۔ اس کا پہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کہیں زیادہ
بھاری تھا اور پھرے پر زخموں کے بھی کئی نشانات تھے۔ کار کے قریب
پہنچ کر اس نے پال کو سلام کیا اور پھر سائیڈ کا دروازہ کھول کر وہ فرنٹ
سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”کدھر چلتا ہے شیروف۔..... پال نے اس کے بیٹھتے ہی پوچھا اور
پھر شیروف اسے راستہ بتاتا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑیوں کے اندر
بنے ہوئے ایک لکڑی کے کیمپن تک پہنچ گئے کیمپن خاصا بڑا تھا اور اس
کے ایک حصے میں دو کاریں موجود تھیں جب کہ دوسرے حصے میں
باقاعدہ تین بڑے بڑے کمرے بنے ہوئے تھے۔ ایک کمرے میں جیسے
ہی پال داخل ہوا اس نے ایک کرسی پر عافیہ کو بے ہوش پڑے ہوئے
دیکھا۔

”گڈ شیروف۔..... تم نے واقعی کار نامہ سرانجام دیا ہے۔ اب

بھی اس کے اغوا کا علم نہیں ہے اور یہ سب کچھ ہوا بھی اتفاق سے ہی
ہے۔ میں نے معلوم کر لیا کہ عافیہ اس وقت کہاں ہے تو مجھے معلوم
ہوا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر ہے۔ میں نے اس کی رہائش گاہ کی نگرانی
شروع کرادی تو مجھے رپورٹ ملی کہ عافیہ اپنی کار میں بیٹھ کر اپنی
رہائش گاہ سے نکلی ہے اور اس کا رخ زارات پہاڑیوں کی طرف ہے۔
میں کار لے کر زارات پہاڑیوں کے دامن میں ایک خاص جگہ پہنچ گیا۔
یہ جگہ انتہائی ویران ہے اور پھر مجھے عافیہ کی کار آتی نظر آئی۔ عافیہ واقعی
اس میں اکیلی تھی اور خود اسے ڈرائیو کر رہی تھی۔ میں نے فائر کر کے
کار کا ٹائر برسٹ کیا اور پھر عافیہ جیسے ہی باہر نکلی میں نے اس پر گیس
فائر کر کے اسے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد میں نے اسے اپنی کار کی
عقبی سیٹوں کے درمیان ڈالا اور اسے نزدیک ہی اپنے ایک خفیہ
اڈے میں لے گیا۔ جو خالی پڑا رہتا تھا۔ میں نے اسے وہاں چھوڑا اور
پیدل واپس جا کر میں نے پہلے اس کی کار کا برسٹ ٹائر تبدیل کیا اور پھر
کار لے کر میں واپس اپنے اڈے میں آ گیا اور اب اس کی کار بھی یہیں
موجود ہے اور وہ بھی اور سوائے۔۔۔ کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ
کہاں ہے۔..... شیروف نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
”دیری گڈ شیروف۔ جلدی بتاؤ کہ جہاز ایہ اڈہ کہاں ہے۔.....
پال نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”زارات پہاڑیاں جہاں سے شروع ہوتی ہیں۔ وہاں سے پہلے پاور
ہاؤس ہے۔ پاور ہاؤس سے شمال کی طرف ایک سڑک اندر پہاڑیوں

اتارا اور اسے تہہ کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے عافیہ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہ رسیوں سے بندھی ہوئی تھی اس لئے اٹھنے کی بجائے صرف کسمسا کر ہی رہ گئی۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ضرور ہوا کہ اس کی آنکھوں میں فوراً شعور کی چمک ابھرائی۔

”کک۔ کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اودہ۔ اودہ۔ یہ تم پال اور تم شیرف۔ کیا مطلب۔“ عافیہ نے بات کرتے کرتے غور سے پال اور اس کے ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے شیرف کو غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ واقعی شیرف ہے مس عافیہ اور میں بھی پال ہوں اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ تم اس وقت ایسی جگہ پر ہو جہاں سے چاروں طرف پچاس کلومیٹر تک کوئی آبادی نہیں ہے اور تمہارے یہاں آنے کا ہم دونوں کے علاوہ پوری دنیا میں اور کسی کو علم نہیں ہے۔“ پال نے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیوں۔ تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔“ عافیہ کے لہجے میں حیرت تھی۔

”اس لئے تاکہ تم سے پوچھا جاسکے کہ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کہاں چھپا رکھا ہے اور تمہیں یہ بتانا پڑے گا۔“ پال نے سرد لہجے میں کہا۔

اسے ہوش میں لے آؤ لیکن پہلے اسے باندھ دو تاکہ یہ کوئی جدوجہد نہ کر سکے۔“ پال نے کہا۔

”میں باس۔“ شیرف نے کہا اور تیزی سے ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ پال خاموش کھڑا غور سے عافیہ کو دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد شیرف واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ اس نے عافیہ کے جسم کو سیدھا کر کے رسی کی مدد سے اچھی طرح کرسی کے ساتھ جکڑ دیا اور پھر جیب سے اس نے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور شیشی اس نے عافیہ کی ناک سے لگا دی۔ بعد ازاں اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر جگھے ہٹ گیا۔ پال اب کرسی پر بیٹھ چکا تھا اس نے شیرف کو بھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور شیرف خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک ماسک نکالا اور اسے اپنے سر اور پہرے پر چڑھا لیا۔

”یہ مجھے اچھی طرح پہچانتی ہے باس اس لئے مجھے ماسک لگانا پڑا ہے۔“ شیرف نے ماسک چڑھا کر پال سے کہا۔

”اب یہ زندہ تو واپس جائے گی ہی نہیں اس لئے اگر پہچانتی ہے تو پہچانتی رہے اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔“ پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ کا یہ ارادہ ہے تو پھر واقعی اس کی ضرورت نہیں ہے۔“ شیرف نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے ماسک

"میں درست کہہ رہی ہوں پال میرا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے"..... عافیہ نے کہا۔

"او۔ کے۔ شیروف مری طرف سے اجازت ہے۔ مجھے وہ جگہ چاہیے جہاں عافیہ نے ہمارے دشمنوں کو چھپایا ہوا ہے"..... پال نے اٹھ کر کرسی پر پیچھے کھسکاتے ہوئے کہا۔

"ابھی بولے گی یہ معصوم اور خوبصورت چڑیا"..... شیروف نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے عافیہ کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ مکرہ عافیہ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

"ابھی سے چیخ رہی ہو"..... شیروف نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر جیسے اس نے عافیہ کے چہرے پر بھرپور تھپڑوں کی بارش کر دی۔

"بولو۔ بولو۔ کہاں ہیں وہ بتاؤ"۔ شیروف نے چپختے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ نہیں معلوم۔ نہیں معلوم"..... عافیہ نے چپختے ہوئے کہا۔

"میں خنجر لے آتا ہوں باس"..... شیروف نے غصیلے لہجے میں کہا اور مڑ کر دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"بتا دو عافیہ۔ اسی میں جہادری بہتری ہے۔ ورنہ جہادری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی جائے گی"۔ پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب میں جانتی ہی نہیں تو کیا بتاؤں"..... عافیہ نے استہائی غصیلے لہجے میں کہا اسی لمحے شیروف واپس کمرے میں داخل ہوا۔ اس

"تم مادام ٹاں کے ساتھ آئے تھے اور مادام ٹاں تو میرے ساتھ موجود رہی تھی جب کہ تم نے اپنے آدمیوں کے ساتھ میرے پورے کلب کی تلاشی لی تھی اسکے بعد تمہارا یہ سوال کیا اہمیت رکھتا ہے..... اس بار عافیہ کے لہجے میں تلخی تھی۔

"تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ درست ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم نے انہیں چھپا رکھا ہے۔ مادام ٹاں تمہارا لحاظ کرتی ہے۔ اس لئے مجبوراً مجھے شیروف کی مدد سے تمہیں اغوا کرانا پڑا اور سنو عافیہ میں نے ہر قیمت پر تم سے یہ سب کچھ اگوانا ہے۔ ہر قیمت پر۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنے خوبصورت جسم اور چہرے کو بدنام اور مکروہ ہونے سے بچا لو"..... پال کا لہجہ استہائی کرخت ہو گیا۔

"میرا خیال ہے۔ تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو۔ میں نہ تو مجرم ہوں اور نہ جرائم پیشہ اور نہ میرا تعلق کسی سیکرٹ تنظیم یا ایجنسی سے ہے۔ پھر میرا کسی سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"..... عافیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ آسانی سے سب کچھ نہیں بتائے گی۔ آپ وقت ضائع نہ کریں اور مجھے حکم دیں پھر دیکھیں یہ کس طرح بولتی ہے"..... شیروف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں چاہتا کہ اس کا حسن اور جوانی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جائے۔ لیکن اگر یہ نہ مانی تو پھر مجبوری ہے"..... پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ایک ہاتھ میں میڈیکل باکس کھینچا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں پانی کی بوتل۔ اس نے دونوں چیزیں نیچے رکھیں اور پھر باکس کھول کر اس نے پیسٹک کا سامان نکالا اور پانی سے اس نے عافیہ کے خون آلودہ چہرے پر موجود زخم صاف کئے اور پھر اس نے پیسٹک کرنی شروع کر دی۔ جب اس کا ہاتھ رکا تو عافیہ کے چہرے پر صرف آنکھیں باقی رہ گئی تھیں۔ باقی پورا چہرہ پیسٹک کے نیچے چھپ گیا تھا۔ گردن اور بازوؤں پر موجود زخموں پر پیسٹک کرنے کے بعد اس نے بوتل میں موجود باقی ماندہ پانی عافیہ کا منہ کھول کر اس کے حلق کے اندر انڈیلنا شروع کر دیا اور بے ہوش عافیہ کراہتی ہوئی ہوش میں آگئی تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

”تم بے حد سخت جانی کا مظاہرہ کر رہی ہو عافیہ۔ اس لئے اب میں نے دوسرا طریقہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں مجبوراً ایسا کر رہا ہوں ورنہ ذاتی طور پر میں اس قسم کے حربے کے خلاف ہوں۔“..... پال نے سر دھچکے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہی ہوں کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔“..... عافیہ نے درد بھرے لہجے میں کہا۔

”جہیں سب کچھ معلوم ہے اس لئے تمہیں ہر صورت میں بتانا ہوگا۔“..... پال نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”خواہ مخواہ ضد کر رہے ہو پال۔ مجھے چھوڑ دو۔“..... عافیہ نے تکلیف سے پر لہجے میں کہا۔

کے ہاتھ میں لمبے پھل والا شکاری چاقو تھا۔

”آخری بار کہہ رہا ہوں بتا دو۔“..... شیروف نے قریب آکر کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔“..... عافیہ نے کہا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے اہتہائی کر بناک چیخ نکل گئی۔ تیز دھار چاقو نے اس کے ایک گال پر لمبا زخم ڈال دیا تھا۔ پھر تو جیسے شیروف پر پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا اور کمرہ عافیہ کی اہتہائی کر بناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا پورا چہرہ زخموں سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ بار بار بے ہوش ہوتی لیکن شیروف مسلسل چاقو کے وار کئے چلا جا رہا تھا اور عافیہ کی حالت لمحہ بہ لمحہ خستہ سے خستہ تر ہوتی چلی گئی لیکن اس کے منہ سے نہیں معلوم کے الفاظ ہی نکل رہے تھے۔

”رک جاؤ شیروف۔ اب یہ مرجائے گی اور اگر یہ مر گئی تو پھر کون بتائے گا۔“..... پال نے نیچت ہاتھ اٹھا کر شیروف سے کہا اور شیروف نے ہاتھ رکھا اور پیچھے ہٹ کر اس طرح ہانپنے لگا۔ جیسے میلوں دوڑ لگا کر آ رہا ہو۔ عافیہ ایک بار پھر بے ہوش ہو چکی تھی۔

”باس یہ اس قدر سخت جان ہو گئی میں سوچ بھی نہ سکتا تھا۔“.....

شیروف کے لہجے میں حیرت تھی۔

”دوسرے کمرے میں میڈیکل باکس میں نے دیکھا تھا۔ وہ اٹھا لاؤ

اور اس کے زخموں کی پیسٹک کرو اور اسے پانی پلاؤ۔ یہ واقعی ہمارے

تصور سے بھی زیادہ سخت جان نکلی ہے اب اس پر دوسرا طریقہ استعمال

کرنا پڑے گا۔“..... پال نے کہا اور شیروف خون آلود خنجر اٹھائے واپس

کریچھے ہٹ گیا۔

"وہ - وہ لوگ راسکوائے ہاؤس میں ہیں"..... عافیہ نے ایک طویل سانس لیٹے ہوئے کہا۔

"پورا پتہ بتاؤ"..... پال نے پوچھا۔

"راسکوائے روڈ پر راسکوائے ہاؤس اکیلی عمارت ہے".....

عافیہ نے جواب دیا۔

"کیا یہ عمارت تمہاری ملکیت ہے"..... پال نے پوچھا اور عافیہ نے اثبات میں سر ملادیا۔

"باس میں نے دیکھی ہوئی ہے وہ عمارت - وہاں تو اتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں" - اچانک شیروف نے کہا تو پال چونک پڑا۔

"کیا تم عمران کو اکیلے یہاں بلوا سکتی ہو - سنو اگر تم نے اسے اکیلے یہاں بلوا لیا تو پھر تمہیں زندہ جھوڑ دوں گا - ورنہ تمہاری موت تو بہر حال یقینی ہے"..... پال نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں کو شش کر سکتی ہوں وعدہ نہیں"..... عافیہ نے کہا۔

"یہاں فون تو ہو گا شیروف"..... پال نے شیروف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہے تو ہی - وائر لیس فون ہے - لیکن باس اس طرح تو اسے اس ٹھکانے کا علم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے وہ اکیلانہ آئے".....

شیروف نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں بیٹھ کر ان کا انتظار تو نہیں کریں گے - ہم باہر پہاڑیوں

"شیروف - مادام خوبصورت اور حسین خاتون ہے اور تمہارا شہرت بھی عورتوں کے شکاری کے لحاظ سے دور دور تک پھیلی ہو ہے - اس لئے میری طرف سے اجازت ہے کہ تم مادام کی عمت فرا کر سکتے ہو"..... پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ - اوہ باس - آپ کا بے حد شکریہ - یہ تو میرے لئے حسین ہے"..... شیروف نے ہوس سے پرلحجے میں کہا۔

"تم - تم - ایسا نہیں کرو گے - ایسا نہیں کرو گے - مجھے مار ڈال گولی مار دو - مگر ایسا مت کرو"..... عافیہ نے نکھٹ بری طرح چڑھوئے کہا اور پال سبھی اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے معلوم ہے عافیہ کہ مسلمان عورتیں اپنی عمت کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ کرتی ہیں اس لئے جب تم نے اس قدر سخت تشدد کے باوجود زبان نہیں کھولی تو مجھے مجبوراً اس حربے کا حکم دینا ہے اب بھی وقت ہے کہ مجھے وہ پتہ بتا دو اور اپنی عمت بچالو"..... پال نے شیطانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم - مجھے نہیں معلوم - میں کہہ رہی ہوں مجھے نہ معلوم"..... عافیہ نے چپختے ہوئے کہا اسی لمحے شیروف نے آگے بڑھ کر اس کے گریبان پر ہاتھ ڈال دیا - اس کے چہرے پر شیطا مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں شیطانی چمک۔

"رک جاؤ - رک جاؤ - میں بتاتی ہوں - رک جاؤ"..... عافیہ - نکھٹ چپختے ہوئے کہا اور پال کے اشارے پر شیروف اس کا گریبان چھ

"یس۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی اور پال چونک پڑا اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

"عافیہ بول رہی ہوں علی عمران صاحب۔ میں آپ سے ایک انتہائی ضروری بات کرنا چاہتی ہوں تا تاؤ ڈیگر زکے متعلق کیا آپ اکیلے سمرن جھیل آسکتے ہیں فوراً..... عافیہ نے کہا۔

"سمرن جھیل تو کیا۔ میں آپ سے ملنے کے لئے دنیا کے دوسرے کنارے تک بھی آسکتا ہوں۔ لیکن کیا یہ بات فون پر نہیں ہو سکتی..... دوسری طرف سے مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اگر ایسا ہو سکتا تو مجھے آپ کو یہاں جھیل پر بلوانے کی کیا ضرورت تھی لیکن پلیر آپ اکیلے آئیں اور کسی کو ساتھ نہ لے آئیں ورنہ میری جان اور عزت دونوں خطرے میں پڑ جائیں گی اور آپ مسلمان ہیں اس لئے آپ اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ ایک مسلمان عورت کے لئے اپنی عزت جانے سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اس لئے پلیر آپ فوراً آجائیں اور اکیلے..... عافیہ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام عافیہ میں آ رہا ہوں لیکن جھیل سمرن میں نے دیکھی ہوئی نہیں آپ ذرا اس کا حدودار بعد بتا دیں..... دوسری طرف سے عمران کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"زارات پہاڑیوں کے درمیان میں یہ جھیل ہے۔ ہر طرف ویران اور خشک پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ قدرتی جھیل ہے آپ راسکوائے

کی اوٹ لے کر انہیں چیک کریں گے اور وہ ہمارے نشانے سے ک صورت بھی نہیں بچ سکتے۔ چاہے ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ..... پال نے کہا۔

"یس باس۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ میں فون لے آتا ہوں..... شیرف نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لم بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں دائر لیس فون پیس تھا۔

"نمبر بتاؤ..... پال نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا اور عافیہ نمبر بتا دیے۔ پال کے اشارے پر شیرف نے عافیہ کے بتائے ہو نمبر پر لیس کر دیئے۔

"لاؤ ڈر کا بنن آن کر دو۔ میں بھی گفتگو سننا چاہتا ہوں..... نے کہا۔

"لیکن میں اسے کیا بتاؤں گی کہ وہ کہاں آئے..... عافیہ ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"سمرن جھیل بتا دو..... پال نے جواب دیا اور عافیہ نے اشبہ میں سر ہلادیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس۔ راسکوائے ہاؤس..... ایک آواز سنائی دی۔

"عافیہ بول رہی ہوں زلان۔ علی عمران صاحب سے میری : کراؤ..... عافیہ نے کہا۔

"یس مادام..... دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی او خاموشی چھا گئی۔

کے ساتھ روسیاء ہی حکام کے حوالے کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ جیسے وہ اپنی خیر خواہ سمجھتے ہیں وہی اصل غدار ہے۔..... پال نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ شیروف خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا اور عافیہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لے کر سر جھکالیا۔

ہاؤس کے کسی بھی آدمی سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں آپ جھیل پر پہنچ جائیں میرے آدمی وہاں سے آپ کو لے لیں گے ان میں سے ایک کا نام پال ہے اور دوسرے کا شیروف۔ یہ دونوں میرے انتہائی اعتماد کے آدمی ہیں۔ اس لئے آپ بلا خطر ان کے ساتھ آ سکتے ہیں۔..... عافیہ نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔..... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور شیروف نے جو فون پیس کو پکڑے کھڑا تھا عمران کی بات سنتے ہی بن آف کیا اور فون پیس کو عافیہ کے کان سے پیچھے ہٹا لیا۔

”گڈ۔ تم نے واقعی انتہائی عقلمندی سے بات کی ہے خاص طور پر ہمیں اپنا آدمی بتا کر تم نے ہماری بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے۔ اب ہم آسانی سے اس پر ہاتھ ڈال سکتے ہیں۔..... پال نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”آؤ شیروف۔ مجھے یقین ہے کہ یہ آدمی اب یکے ہوئے بھل کی طرح ہماری جھولی میں آگرے گا اور پھر ہم آسانی سے اس کی ساری ٹیم کا خاتمہ کر سکیں گے۔..... پال نے فحش انداز لہجے میں شیروف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اس کا کیا کرنا ہے گولی مار دوں اسے۔..... شیروف نے کرسی سے بندھی عافیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں اسے زندہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کی لاٹوں

جو اسے واپس لے جانے کے لئے ایک طرف کھڑا تھا۔

”رجلات موجود ہے“..... عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ تو جناب آپ کے ساتھ آنے والے مہمان کو چھوڑنے گیا ہوا ہے۔ ابھی تک واپس نہیں آیا“..... نوجوان نے جواب دیا۔

”یہاں تفصیلی نقشہ تو ہو گا گرازا“..... عمران نے پوچھا۔
”یس سر“..... نوجوان نے جواب دیا۔

”وہ لے آؤ۔ جلدی کرو“..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

”کیا بات ہے تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو گئے ہو“..... جو لیا نے پوچھا۔

”عافیہ کو تاتار سیکشن کے پال نے پکڑ لیا ہے اور اسی نے یہاں فون کرایا ہے۔ عافیہ بے حد ذہین خاتون ہے اس نے واقعی انتہائی ذہانت سے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ پال نے یقیناً عافیہ کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی دھمکی دے کر اسے یہاں فون کرنے پر مجبور کیا ہے اور وہ مجھے وہاں اکیلا بلوانا چاہتا ہے اس کے ساتھ ایک اور آدمی شیرو ف بھی ہے“..... عمران نے کہا تو جو لیا اور سب ساتھیوں کے چہروں پر تشویش کے آثار نمودار ہو گئے۔

”اگر ایسی بات ہوتی تو وہ یہاں پوری قوت سے حملہ نہ کر دیتے۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی“..... جو لیا نے کہا تو عمران نے عافیہ کے

عمران اور اس کے ساتھی ولیدوف کے جانے کے بعد اس کمرے میں بیٹھے مختلف پلاننگ بنانے اور اس پر بحث کرنے میں مصروف تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک کارڈ فیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

”مادام کی کال ہے علی عمران صاحب کے لئے“..... نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور فون پیس اس نوجوان کے ہاتھ سے لے لیا۔ دوسری طرف واقعی عافیہ تھی اور جیسے جیسے ان کی گفتگو آگے بڑھتی گئی عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر عمران نے بھی فون پیس آف کیا اور فون پیس اس نوجوان کی طرف بڑھادیا

”او۔ کے۔ اب تم جاؤ اور جا کر دو کاریں۔ پانچ مشین گمنوں اور ایک مشین پٹل کا بندوبست کرو۔ مشین پٹل ایک گاڑی میں اور مشین گنیں دوسری گاڑی میں رکھ کر تجھے اطلاع دو“..... عمران نے کہا اور زلان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا اور عمران سمیت سارے ساتھی نقشے پر جھک گئے۔

”اب سنو۔ میں ایک کار میں وہاں اکیلا جاؤں گا۔ عافیہ نے ان دونوں کو اپنے انتہائی اعتماد کے آدمی بنا کر انہیں مطمئن کر دیا ہو گا کہ میں زندہ ان کے ہاتھ آسکوں۔ اس لئے وہ یقیناً تجھے زندہ پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ میرے ذریعے تم لوگوں کا آسانی سے شکار کر سکیں۔ تم نے دوسری کار میں جانا ہے اور تم اس راستے سے گزرتے ہوئے ان پہاڑیوں کے عقبی طرف پہنچو گے۔ وہاں سے تم گروپوں میں تقسیم ہو کر پیدل پہاڑیوں پر چڑھتے ہوئے اوپر پہنچو گے اور پھر جمیل کے علاقے کو دو اطراف میں رہ کر کور کرو گے۔ لیکن تم نے اس وقت تک مداخلت نہیں کرنی جب تک میں اشارہ نہ دوں میں کوشش کروں گا کہ ان دونوں کو زندہ گرفتار کر سکوں“..... عمران نے کہا۔

”اشارہ آپ کس چیز سے دیں گے“..... صفدر نے پوچھا۔
 ”اوہ ہاں..... زلان سے کہہ کر زبردستی واپس ٹرانسمیٹر بھی ساتھ لے لیتے ہیں ریڈ کاشن سے اشارہ دوں گا“..... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد دو کاریں راسکوائے ہاؤس

کے ہوئے فقرے دوہرا دیئے۔ کیونکہ جو کچھ عمران نے کہا تھا وہ تو یہ سب لوگ سن رہے تھے لیکن دوسری طرف سے آنے والی عافیہ کی آواز ان کے کانوں تک نہ پہنچ سکی تھی۔

”عمران صاحب کا اندازہ سو فیصد درست ہے۔ عافیہ نے واقعی انتہائی ذہانت سے سب کچھ بتا دیا ہے“..... صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی سر ہلادیئے۔

”اسی لمحے وہ نوجوان جو فون پیس لے کر آیا تھا۔ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ موجود تھا۔ اس نے نقشہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”دو کاریں مل جائیں گی اور اسلحہ وغیرہ“..... عمران نے نوجوان سے پوچھا۔

”ہر چیز مل جائے گی جناب۔ آپ کے ساتھ تعاون کا مادام نے حکم دے رکھا ہے“..... نوجوان نے جواب دیا۔

”کیا نام ہے تمہارا“..... عمران نے رول شدہ نقشہ کھولتے ہوئے کہا۔

”میرا نام زلان ہے جناب اور راسکوائے ہاؤس کا انچارج ہوں..... نوجوان نے جواب دیا۔

”زارات پہاڑیاں اور سرن جمیل کہاں ہے نقشے میں“..... عمران نے پوچھا تو زلان نے جھک کر نقشے کو ایک لمحے کے لئے دیکھا اور پھر اس نے ایک حصے پر انگلی رکھ دی۔

کے بڑے گیٹ سے نکلیں اور تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئیں ایک چوک پر ان دونوں کے راستے علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور عمرا اطمینان سے کار چلاتا ہوا سرن جھیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس مشین پسٹل کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا تھا اور زلزلان سے خاصہ شدہ زبردستی ٹرانسمیٹر وائچ اس کی کلائی پر موجود تھی سڑک بالک سنان پڑی ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑیوں کے درمیان ہوئی ایک قدرتی جھیل کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور نیچے کر وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے کسی کی تلاش ہو اور اچانک ایک چٹان کی اوٹ سے ایک درمیانے قدر اور چھریں سے جسم نوجوان نمودار ہوا اور تیز قدم اٹھاتا عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ عمرا نے دیکھا کہ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کہیں زیادہ چو اور بھاری تھا چہرے پر زخموں کے کئی مندرمل نشانات بھی موجود۔ اور وہ اپنے چہرے مہرے اور حلیے کے انداز سے کوئی عام سے غنڈہ لگا رہا تھا۔

یہ سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پال نہی ہے شیروف ہے عمران نے سوچا اور اسی لمحے وہ نوجوان قریب آگیا۔

”میرا نام شیروف ہے اور تجھے مادام عافیہ نے بھیجا ہے۔ جہارا:..... اس نوجوان نے قریب آکر ساٹ لپے میں کہا۔

”میرا نام علی عمران ہے۔ ویسے تجھے جہارا نام زیادہ پسند آیا ہے ایسا شیرجو دھاڑنے کی بجائے اف اف کرتا پھرے“..... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھادیا۔

”میری سمجھ میں تو تمہاری کوئی بات نہیں آتی۔ بہر حال آؤ چلو۔ مادام تمہارا انتظار کر رہی ہیں“..... شیروف نے اکتائے ہوئے انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکرایا۔

”وہ پال نہیں آیا۔ مادام نے تو کہا تھا کہ وہ بھی تمہارے ساتھ آئے گا“..... عمران نے کہا۔

”وہ بھی آجائے گا“..... شیروف نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور پھر وہ شیروف کے ساتھ پیڈل چلتا ہوا پہاڑیوں میں بڑھتا چلا گیا۔ ایک بیچ دار راستے سے گزرتے ہوئے جیسے ہی عمران ایک موڑ مڑا اچانک اس کی ناک سے کوئی چیز نکل گئی اور عمران کو بس استیادارہ گیا کہ وہ بے اختیار اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹا تھا لیکن پھر کیا ہوا اسے معلوم نہ تھا اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیل گئی تھی۔ پھر جسم میں دوڑنے والے درو کی شدت نے اس کے ذہن پر پڑی سیاہ چادر کو سر کا ناشروع کر دیا اور پھر تیزی سے اس کے ذہن میں روشنی پھیلی چلی گئی اور چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک وسیع و عریض ہال مناکرے میں موجود پایا۔ اس کا جسم ایک دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا اس کے دونوں ہاتھ اوپر دیوار میں نصب لوہے کے کنڈوں میں پھنسنے ہوئے تھے۔ جب کہ دونوں پیروں کو بھی اسی طرح پھیلا کر لوہے کے کنڈوں میں پھنسا دیا گیا تھا۔ اس کے بازوؤں میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا اور وہ سمجھ گیا کہ بے ہوشی کی وجہ سے اس کا جسم نیچے

"تم اس لئے مسکرا رہے ہو کہ تمہیں ابھی معلوم نہیں کہ تم موت کے منہ میں پہنچ چکے ہو اور مجھے یقین ہے کہ تمہارے ساتھی بھی اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ کاش ایسا نہ ہوتا دیکھو یہ زخم مجھ پر اس بے رحمانہ تشدد کا نتیجہ ہیں جو پال اور شیرف نے تم لوگوں کا پتہ پوچھنے کے لئے کیا ہے۔ لیکن میں نے سب کچھ برداشت کرنے کے باوجود زبان نہ کھولی تھی۔ ان وحشیوں نے میری عزت خراب کرنے کا فیصلہ کر لیا اور مجبوراً مجھے زبان کھولنا پڑی اور پھر میں نے کوشش کی کہ کسی طرح تمہیں خطرے سے آگاہ کر سکوں۔ مبرا خیال تھا کہ تم اس قدر ذہین تو ہو گے کہ میری بات سمجھ سکو لیکن..... عافیہ نے مایوسانہ لہجے میں کہا یہ شاید شدید ترین ذہنی دباؤ یا انتہائی مایوسی کا نتیجہ تھا کہ وہ عمران کو آپ کی بجائے تم سے مخاطب کر رہی تھی۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی جلدی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں جو پھل آہستہ آہستہ پکتا ہے وہی بیٹھا ہوتا ہے۔ پہلے مجھے پوری طرح پکنے تو دو۔ پھر کھٹاس یا مٹھاس کا بھی فیصلہ کر لینا..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عافیہ کوئی بات کرتی۔ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک سرخ موجود تھی۔

"ارے۔ تمہیں تو خود بخود ہوش آگیا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں تو تمہیں ہوش دلانے کے لئے آیا تھا..... اس نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کو ڈھکا رہا ہوگا۔ اس طرح اس کے جسم کا بوجھ اس کے بازوؤں پر پڑا ہوگا۔ اس نے نظریں گھمائیں تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا ساتھ ہی ایک کرسی پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ کرسی لوہے کی تھی اور اس کے پائے زمین میں نصب تھے۔ اس عورت کے بازو کرسی کے بازوؤں پر موجود لوہے کے کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے جب کہ پیروں کو بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ لوہے کے کڑوں میں جکڑ دیا گیا تھا۔ لیکن اس عورت کے چہرے، گردن اور بازوؤں پر اس قدر پینڈنج موجود تھیں کہ اس کا پورا چہرہ چھپ گیا تھا۔ صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں اور وہ عمران کی طرف دیکھ رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں اتنا مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے اور عمران اس کی آنکھیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ عافیہ ہے۔

"تم۔ عافیہ۔ یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عافیہ نے بے اختیار مایوسی بھرا طویل سانس لیا۔

"میں نے کوشش تو کی تھی کہ تمہیں خطرے سے خبردار کر دوں۔ لیکن تم تو پکے ہوئے پھل کی طرح ان کی جھولی میں آ گئے..... عافیہ نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"پھل پک جائے تو درخت سے نیچے خود بخود گرتا ہے اور میں تو ابھی درخت نہ سہی دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا ہوں۔ لیکن یہ تمہاری حالت..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”میں بے ہوش دوسروں کے ہاتھوں سے ہوتا ہوں لیکن ہوش مجھے خود آجاتا ہے۔ تاکہ بے ہوش کرنے والے پر کم از کم اتنا تو احسان ہو جائے کہ میں نے اس کا خرچہ بچایا ہے جو ہوش میں لانے پر ہوتا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم یا تو انتہائی بہادر آدمی ہو یا انتہائی احمق کہ اس حالت میں بھی ایسی باتیں کر رہے ہو“..... اس نوجوان نے کہا۔

”عافیہ کا بھی یہی خیال ہے کہ میں احمق ہوں اس لئے تم بھی یہی سمجھ لو۔ اس طرح کم از کم خوبصورت عورتوں سے شادی کا سکوپ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ خوبصورت عورتیں احمق شوہر پسند کرتی ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تم واقعی احمق ہو“..... اس نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

”ارے۔ ارے کیا ہوا۔ اتنی جلدی بایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو مجھ سے بھی زیادہ احمق بن جاؤ“..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن وہ نوجوان کچھ کہے بغیر دروازے سے باہر نکل گیا اور دروازہ اس کے باہر جاتے ہی خود بخود بند ہو گیا۔

”یہ کون سی جگہ ہے اور تم اس کے ہاتھوں میں کیسے آگئیں“..... عمران نے مڑ کر عافیہ سے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم یہ کون سی جگہ ہے۔ بہر حال پہلے جو جگہ تھی یہ وہ نہیں ہے۔ میں کار پر اپنے ایک خاص اڈے کی طرف جا رہی تھی کہ

اچانک میری کار کا ٹائر برسٹ ہوا اور پھر مجھے بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد مجھے ہوش آیا تو میں ایک لکڑی کے کپین میں کرسی پر بندھی بیٹھی تھی۔ پھر مجھ پر تشدد ہوا اور مجھ سے جبراً فون کرایا گیا۔ اس کے بعد وہ دونوں باہر چلے گئے۔ لیکن پھر ان میں سے پال واپس آیا اور پھر اس نے میرے سر پر ضرب لگا کر مجھے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد مجھے ہوش آیا تو میں یہاں کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی اور تم دیوار کے ساتھ جکڑے ہوئے بے ہوش کھڑے تھے“..... عافیہ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ان لوگوں نے تم پر جو تشدد کیا ہے اس کا نتیجہ ہر حالت میں انہیں بھگتنا پڑے گا۔ میرے ذہن میں بہر حال یہ بات نہ تھی کہ یہ اس طرح اچانک میری ناک پر کوئی چیز مار کر مجھے بے ہوش کر دیں گے“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ عافیہ کوئی جواب دیتی اچانک دروازہ کھلا اور شیروف اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک مشین گن سے مسلح آدمی تھا۔

”جہارے ساتھی ابھی تک ہاتھ نہیں لگے اس لئے ابھی تک تم زندہ ہو“..... شیروف نے آگے بڑھ کر عمران کے سامنے آکر رکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”تم لوگ انہیں کہاں دھونڈ رہے ہو“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

”باس پال ایکشن گروپ کے ساتھ گیا ہے پہلے وہ ان پہاڑیوں میں

انہیں تلاش کرے گا اور اگر وہ وہاں نہ ملے تو پھر اسکو اپنے ہاؤس پر حملہ کیا جائے گا۔ بہر حال اب جہارے ساتھیوں کا خاتمہ یقینی امر بن چکا ہے..... شیروف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”کیا یہ تمار سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”ارے نہیں۔ یہ تو میرا ایک خفیہ اڈہ ہے اور جہاں ہمیں پہلے لے جایا گیا تھا وہ بھی میرا ہی اڈہ تھا۔ میرا نام شیروف ہے اور گراؤ کی زیر زمین دنیا پر میری ہی حکومت ہے“..... شیروف نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

”فلاکر بھی یہی کہتا تھا۔ نبھانے ہر تھرڈ کلاس بد معاش کو یہ غلط فہمی کیوں ہو جاتی ہے کہ وہ سب سے بڑا غنڈہ ہے“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شیروف بے اختیار اچھل پڑا۔

”فلاکر۔ اودہ تو فلاکر کے اڈے پر تم نے حملہ کیا تھا۔ تم نے“..... شیروف نے اور آگے بڑھتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ تھا۔

”وہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی رنیمہ کو اغوا کر کے لے گیا تھا اس لئے اسے موت کے گھاٹ اتارنا پڑا اور تم نے بھی عافیہ پر غیر انسانی اور بے رحمانہ تشدد کیا ہے اور اس کی عورت پر ہاتھ ڈالا ہے اس لئے جہارا انجام بھی یہی ہوگا“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”اودہ۔ تم۔ تم حقیر کیڑے اور مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ مجھے شیروف کو۔ جہاری یہ جرأت“..... شیروف نے غصے سے چیختے ہوئے

کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھومنا اور عمران کے ہجرے پر پڑنے والے تھپکی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

”بندھے ہوئے آدمی پر ہاتھ اٹھانا بزدلی کا بدترین مظاہرہ ہوتا ہے“..... عمران نے خراتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر زوردار تھپکے گونج اٹھا۔

”تم۔ تم مجھے بزدل کہہ رہے ہو مجھے“..... شیروف نے جنونیوں کے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”اگر تم میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ میرے دونوں ہاتھ اور پیر کھول سکو۔ تو ایسا کرو کہ صرف ایک ہی ہاتھ کھول دو اور پھر اگر تم نے مجھے تھمدار کر دکھا دیا تو میں تمہیں بہادر مان جاؤں گا“..... عمران نے چیخ بھرے لہجے میں کہا۔

”مسکات“..... شیروف نے اچانک مڑ کر اپنے مسلح ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں باس“..... مسکات نے فوراً جواب دیا۔

”اس چڑیا کے بچے کے دونوں ہاتھ اور پیر بھی کھول دو میں دیکھتا ہوں یہ کتنی درز زندہ رہ سکتا ہے“..... شیروف نے چیختے ہوئے کہا۔

”ویل ڈن۔ اسے کہتے ہیں بہادری“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب کہ مسکات تیزی سے دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بورڈ کو ایک سانیٹھ سے الماری کے پٹ کی طرح کھولا اور پھر نیچے موجود ایک سوئچ پینل پر اس نے

عمران کا جسم فضا میں گھومتا ہوا پوری قوت سے اس سے جا نکر آیا تھا اور جب مسکٹ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اس وقت تک عمران اس کے ہاتھوں میں موجود مشین گن، چھپت کر ایک سائیڈ پر جا کھڑا ہوا تھا اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ساتھ مسکٹ اور شیروف دونوں کے حلق سے نکلنے والی جیتوں سے گونج اٹھا۔ مسکٹ کے توپینے پر برسٹ لگا تھا جب کہ شیروف کے ہاتھ سے وہ ریوالور نکل گیا تھا جو اس نے اٹھتے ہوئے انتہائی پھرتی سے جیب سے نکالا تھا۔

”بہادر خالی ہاتھ لڑا کرتے ہیں شیروف“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشین گن ایک طرف پھینک کر وہ مسکراتا ہوا شیروف کی طرف بڑھا۔

”یہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ اسے گولی مار دو۔ گولی مار دو“..... عافیہ نے جواب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس بار چیخ کر بولی۔

”نہیں..... اس نے ایک مسلمان عورت کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے عافیہ۔ اس لئے آسان موت اس کے مقدر سے مٹا دی گئی ہے۔“..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جب شیروف نے

دیکھا کہ عمران مشین گن پھینک چکا ہے تو وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور اس نے واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں عمران پر حملہ کر دیا۔ لیکن جیسے ہی اس کا جسم عمران تک پہنچا۔ عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور شیروف بری طرح بچتا ہوا بجھتا اس طرح چھت کی طرف اٹھتا چلا آیا۔

یکے بعد دیگرے چار بٹن پریس کر دیئے۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازوؤں اور پیروں کے کڑے خود بخود کھلتے چلے گئے۔

”واہ۔ تم تو واقعی شریف بننے جا رہے ہو۔ ویری گڈ“..... عمران نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے اپنی دونوں کلائیوں کو باری باری مسلتے ہوئے کہا۔

”بس۔ اب سنبھلو اور دیکھو کہ شیروف کیسے جہاری ایک ایک ہڈی توڑتا ہے“..... شیروف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کسی سینڈھے کی طرح لٹکتا اچھل کر عمران پر حملہ کر دیا۔ عمران تیزی سے گھوما اور اس نے اپنے آپ کو شیروف کے حملے سے بچانے کے لئے اپنے جسم کو گھومتے ہوئے سائیڈ پر کیا اور دوسرے لمحے کمرہ شیروف کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے گھومتے ہوئے اپنی لات اپنی پشت کی طرف گھماتے ہوئے سائیڈ سے نکلے ہوئے شیروف کے جسم پر اس طرح مارا تھا کہ شیروف بچتا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا اور دور تک کروٹیں بدلتا چلا گیا۔

”ارے۔ ارے یہ کیا کر رہے ہو۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور اپنے آپ کو بہادر ثابت کرو“..... عمران نے تیزی سے گھوم کر کہا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا عمران کا جسم فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے مسکٹ جو ہاتھ میں مشین گن پکڑے حیرت بھرے انداز میں یہ لڑائی دیکھ رہا تھا لٹکتا بچتا ہوا عقبی دیوار سے پوری قوت سے جا نکر آیا۔

اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

”ہپ۔ہپ۔ہپ۔ ہال کا کہنا تھا کہ جب جہارے۔ اتھی پکڑے جائیں گے تو پھر تم سب کو اکٹھے موت کے گھاٹ اتارا جائے گا اور پھر تمہاری لاشوں کے ساتھ عافیہ کو زندہ حکومت کے حوالے کیا جائے گا۔“..... شیروف نے جواب دیا۔

”باہر جہارے کتنے ساتھی ہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”دس۔۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔۔ میرا خاص اڈہ ہے۔“..... شیروف نے جواب دیا تو عمران نے پیر کو پوری قوت سے موڑ دیا شیروف کی ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح نکلا اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے پارے کی طرح تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنی زندگی کے سب سے ہولناک عذاب سے گزر کر موت کی وادی میں داخل ہوا ہے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھالی۔

”میں ابھی آ رہا ہوں مطمئن رہو۔“..... عمران نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں اور اوپر ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران محتاط انداز میں مگر تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ دروازے کے قریب رک کر اس نے ایک لمحے کے لئے باہر سے آنے والی آوازوں کا اندازہ لگایا لیکن باہر خاموشی تھی عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا تو یہ ایک اور راہداری تھی

جیسے کسی بچے نے گیند آسمان کی طرف اچھال دی ہو۔ شیروف کا سر پوری قوت سے چھت سے نکل آیا اور ایک بار پھر وہ بری طرح جھٹکتا ہوا نیچے ایک دھماکے سے آگرا۔ اس کا جسم بری طرح تپنے لگا ہی تھا کہ عمران نے آگے بڑھ کر پیر اس کی گردن پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی پیر کو ذرا سا گھما دیا شیروف کے دونوں ہاتھ جو عمران کی ٹانگ کو پکڑنے کے لئے تیزی سے اٹھے تھے یکٹ بے جان ہو کر نیچے گرے اور اس کا جسم بھی ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ یکٹ مسخ ہو گیا اور آنکھیں باہر کو نکل آئیں اور حلق سے خرخرہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کی حالت ایک لمحے میں اس قدر خستہ ہو چکی تھی جیسے کسی نے اس پر گھنٹوں مسلسل تشدد کیا ہو۔

”کہاں ہے پال۔ بولو۔“..... عمران نے پیر کو ذرا سا بچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

”ہپ۔ہپ۔ہپ۔ پیر ہٹالو۔ یہ۔ یہ کیسا عذاب ہے۔۔۔۔۔۔ مم۔ مم۔ میری روح تڑپ رہی ہے پلیز۔ پلیز پیر ہٹالو۔“..... شیروف نے خرخراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ۔ ورنہ۔“..... عمران نے پیر کو ذرا سی بات دیتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

وہ راسکوائے ہاؤس گیا ہے۔ حملہ کرنے۔ ایمیشن گروپ کے ساتھ شیروف نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے اب تک کیوں زندہ رکھا تھا تم نے بولو۔“..... عمران نے

جو خالی پڑی ہوئی تھی اور دائیں طرف آگے جا کر گھوم جاتی تھی۔

عمران باہر آیا اور پھر تیزی سے دائیں ہاتھ پر آگے بڑھتا چلا گیا۔ موڑ کے بعد ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف ایک بڑا ہال بنا کرہ تھا۔ جس میں آٹھ افراد ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے ٹہل رہے تھے۔ ان سب کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

”باس واپس نہیں آیا۔ کافی دیر ہو گئی ہے حالانکہ وہ کہہ گیا تھا کہ وہ قیدیوں کی پوزیشن دیکھ کر آ رہا ہے۔“ ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔

”آجائے گا۔ وہ عورت عافیہ جو وہاں موجود ہے۔“ دوسری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہلکا سا قہقہہ بھی سنائی دیا۔

عمران دروازے کی اوٹ میں کھڑا یہ باتیں سن رہا تھا۔ دوسرے لمحے وہ آگے بڑھا اور مشین گن پکڑے سیدھا ہال کمرے کے دروازے میں جا کھڑا ہوا۔

”ارے ارے یہ تو قیدی۔ قیدی۔“ مختلف آوازیں سنائی دیں اور ان لوگوں کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے کمرہ سیٹ سیٹ کی بھینٹک آوازوں اور آنکھوں آدمیوں کے حلق سے نکلنے والی کرناک جیٹوں سے گونج اٹھا عمران نے ایک ہی برسٹ میں ان آنکھوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ ہال کمرے کے ایک

کونے میں دروازہ نظر آ رہا تھا عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ٹکھٹ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو آدمی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں پھر اس سے پہلے کہ وہ ٹھٹھک کر رکتے عمران نے فائر کھول دیا اور وہ دونوں بھی جھپٹے ہوئے اور گولیوں کی بوچھاڑ میں رقص کرتے ہوئے اچھل کر نیچے گرے۔ عمران لاشیں پھلانگتا ہوا اس کھلے دروازے سے دوسری طرف نکل گیا۔ اب اس کے پہرے پر اطمینان تھا اسے اصل خطرہ ان دو آدمیوں کی طرف سے ہی تھا کیونکہ شریف اسے بتا چکا تھا کہ باہر دس آدمی مزید ہیں اور اس ہال میں آٹھ افراد تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ دو آدمی ہال سے باہر ہوں گے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سن کر آئے تھے اور اب اس عمارت کے محل وقوع سے عمران سرے سے ہی واقف نہ تھا۔ اس لئے مسلح افراد کی کسی بھی طرف سے آمد اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ لیکن یہ ان دونوں کی حماقت تھی کہ وہ فائرنگ کی آوازیں سن کر بغیر کچھ سوچے کھجے دوڑتے ہوئے اندر آ گئے تھے۔ اس طرح دونوں آسانی سے نشانہ بن گئے۔

دوسری طرف ایک برآمدہ تھا اور باقی لان کے بعد پھانگ بند تھا۔ عمران ایک بار پھر ساری عمارت گھوم گیا اور پھر وہ تیزی سے واپس پلٹا کہ عافیہ کو رسیوں کی بندش سے آزاد کر سکے۔

”کہا ہوا“ عمران کے اس کمرے میں داخل ہوتے ہی عافیہ

بھلانگ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں باہر برآمدے میں آ گئے۔

”یہ مشین گن لے کر تم ادھر اوٹ میں کھڑی ہو جاؤ تاکہ اگر اچانک کوئی آجائے تو اسے میرے آنے تک روک سکو۔ میں نے اپنا وایچ ٹرانسمیٹر تلاش کرنا ہے۔“..... عمران نے مشین گن عافیہ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑا اور واپس اسی ہال میں آگیا پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے سے ایک مشین پستل اور زبرد تھری ٹرانسمیٹر تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا اسے دراصل تلاش اپنے وایچ ٹرانسمیٹر کی ہی تھی تاکہ وہ اپنے ساتھیوں سے رابطہ قائم کر سکے۔ اس نے وایچ ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا لیکن کافی دیر تک کال دینے کے باوجود جب دوسری طرف سے کال انڈنہ کی گئی تو عمران کے چہرے پر شدید ترین تشویش کے آثار پھیلنے چلے گئے۔ اس نے بٹن آف کیا اور پھر وایچ ٹرانسمیٹر کو اس نے کلائی پر بٹھایا اور مشین پستل جیب میں رکھ کر وہ واپس باہر برآمدے میں آگیا۔

”میرا ساتھیوں کے ساتھ رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔ نہ جانے وہ کس جگہ میں پھنس گئے ہیں اس لئے مجھے واپس انہی ذرات پہاڑوں میں ہی جانا ہوگا۔“..... عمران نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عافیہ کوئی جواب دیتی وایچ ٹرانسمیٹر کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے چونک کر وایچ ٹرانسمیٹر کو دیکھا اور پھر جلدی سے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

نے پوچھا۔

”آج کل تو سب کچھ آسانی سے ہو جاتا ہے۔ بس ٹریگر دباننا پڑتا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عافیہ نے بے اختیار ایک اطمینان بھرا سانس لیا۔

”تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ تم نے جس طرح شیرف کو اکسا کر اپنے آپ کو آزاد کرایا ہے اور جس طرح اس کا خاتمہ کیا ہے میں واقعی حیران رہ گئی ہوں۔“..... عافیہ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”ابھی شیرف کو مجھے آسان موت مارنا پڑا ہے۔ کیونکہ صورت حال ایسی تھی کہ اس کا کوئی بھی آدمی اچانک آسکتا تھا۔ لیکن بہر حال پال اتنی آسان موت نہ مرے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی کی پشت پر موجود رسی کی بڑی گانٹھ کھول دی اور چند لمحوں بعد اس کے جسم کے گرد موجود ساری رسیاں کھل گئیں اور عافیہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”آؤ۔ جلدی کرو۔ پال اور اس کے ساتھی کسی بھی لمحے آسکتے ہیں۔“

عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”یہاں تو تم نے قتل عام کر ڈالا ہے۔“..... عافیہ نے عمران کے پیچھے ہال میں داخل ہوتے ہوئے چونک کر کہا۔ کیونکہ ہال کمرے میں ہر طرف لاشیں اور خون پھیلا ہوا تھا۔

”یہ سب چھوٹے درجے کے بد معاش ہیں عافیہ۔ اصل آدمی ہاتھ آئیں گے تب قتل عام کا بھی لطف آئے گا۔“..... عمران نے لاشیں

”میں تمہارے ساتھ جاؤں گی اگر وہ واقعی پال ہے تو وہ تاتار سیکشن کا اہم ترین مہرہ ہے۔ اس سے میری موجودگی میں پوچھ گچھ تمہارے لئے فائدہ مند رہے گی“..... عافیہ نے جواب دیا۔

”او۔ کے۔ پھر آؤ پہلے یہ چیک کریں کہ ہم کہاں موجود ہیں“.....

عمران نے کہا اور تیزی سے دائیں ہاتھ پر مڑ گیا۔ یہاں اس نے ایک گیراج میں کار کھڑی دیکھی تھی۔ گیراج کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے اندر کھڑی ہوئی کار اسے دور سے نظر آگئی تھی اور پھر چند لمحوں بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے اس عمارت سے باہر آگئے۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ صفدر کالنگ اوور“..... شن دیتے ہی واچ ٹرانسمیٹر سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

”یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ میں نے پہلے تمہیں کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کال کنکٹ ہی نہیں ہو سکی“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر کال کنکٹ نہ ہونے کی وجہ سے پریشانی کے جو آثار پہلے موجود تھے وہ صفدر کی کال آجانے پر اطمینان میں تبدیل ہو گئے تھے۔

”ہم اس وقت ایکشن میں تھے عمران صاحب۔ بہر حال آپ اب کہاں موجود ہیں۔ ہم نے آٹھ آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ایک نوجوان جو ان کا بیڑ تھا پکڑ لیا ہے۔ اور“..... دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہاں یہ ایکشن کیا ہے تم نے۔ اور“..... عمران نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے انسا سوال کر دیا۔

”انہی زارات پہاڑیوں میں ایک برا سا کھڑی کا کیمپن ہے۔ اور“..... دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا۔

”تم لوگ وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں۔ اور اینڈ آل“..... عمران نے کہا اور واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”کار گیراج میں موجود ہے اور میرے ساتھیوں نے شاید پال کو پکڑ لیا ہے اس لئے مجھے وہیں پہاڑیوں میں جانا ہوگا۔ آپ اب کہاں جائیں گی“..... عمران نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہی تو اس کی بری عادت ہے کہ ہمیں وہ بس دوڑاتا رہتا ہے اور اصل کام خود کر لیتا ہے۔“ تنویر نے عصیلے لہجے میں کہا۔

”اب وہ کیا کرتا۔ کال جو اسے کیا گیا تھا۔“ جو لیانے عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور تنویر کا بے اختیار منہ بن گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اوپر چوٹی تک پہنچ گئے سہتاروں کی اوٹ سے انہوں نے جیسے ہی دوسری طرف دیکھا انہیں واقعی نیچے گہرائی میں ایک قدرتی جھیل نظر آگئی۔ لیکن وہاں کوئی کار یا آدمی موجود نہ تھا۔

”اب یہ پتہ نہیں کہ عمران کہاں پہنچا ہی نہیں یا پہنچ کر آگے نکل گیا ہے۔“ تنویر نے نیچے جھانکتے ہوئے کہا۔

”تم جو انا کے ساتھ ادھر بائیں طرف دوسری پہاڑی کی اوٹ لے لو میں کیپٹن شکیل اور جو لیانے یہاں رہیں گے۔“ صفدر نے ہدایت دیتے ہوئے کہا اور تنویر جو انا کو لے کر بائیں طرف کو بڑھتا ہوا چٹانوں کی اوٹ میں غائب ہو گیا۔ اب وہاں جو لیانے، صفدر اور کیپٹن شکیل باقی رہ گئے تھے اسی لمحے انہیں دور سے عمران کی کار جھیل کی طرف آتی دکھائی دی۔

”وہ تو اب پہنچ رہا ہے تنویر خواہ مخواہ شکوہ کر رہا تھا۔“ جو لیانے کار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب والا راستہ طویل تھا۔ اس لئے وہ چلتے تھے کہ جب ہم پہاڑی کی چوٹی پر پہنچیں گے تب وہ جھیل تک پہنچیں گے تنویر نے اس بات کا اندازہ ہی نہ لگایا تھا اس لئے اس نے بات کر دی۔“

صفدر اور اس کے ساتھی پہاڑیوں کے عقبی طرف ایک خاص مقام پر پہنچ کر کار سے اترے اور پھر اسلحہ لے کر وہ سب پہاڑیوں پر چڑھتے ہوئے اوپر چوٹی کی طرف بڑھنے لگے۔ چونکہ نقشے کو چیک کرتے ہوئے وہ یہ سارے مقام اچھی طرح ذہن نشین کر چکے تھے اس لئے انہیں یقین تھا کہ وہ سرن جھیل پر آسانی سے پہنچ جائیں گے۔

”ہمیں تو وہاں تک پہنچنے کافی وقت لگ جائے گا عمران کو چاہیے تھا کہ وہ بعد میں ادھر جاتا۔“ جو لیانے کہا۔

”عمران ہوشیار ہے۔ اس لئے وہ آسانی سے سچویشن کو کنٹرول کر لے گا اور میرا خیال ہے کہ ہمیں ایکشن میں ہی آنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔“ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ نظر نہیں آئے۔ میرا خیال ہے عمران خطرے میں ہے۔ ہمیں نیچے اترا کر انہیں چیک کرنا چاہیے۔..... تنویر نے قریب آکر تیر لہجے میں کہا۔

”تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے ہمیں چیک کرنا چاہیے۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں عام مجرم نہیں ہیں۔..... جولیانے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
”او۔ کے۔ تم اور جونا نیچے جا کر چیک کرو۔ لیکن خیال رکھنا جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر صورت حال خطرناک نہ ہو تو ہرگز مداخلت نہ کرنا۔..... صفدر نے مجبور ہوتے ہوئے کہا۔

”میں بھی ساتھ جاؤں گی۔..... جولیانے کہا اور اٹھ کر اس طرف کو بڑھنے لگی جدھر سے تنویر آیا تھا اور صفدر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ جولیاء کے ساتھ جانے کا سن کر تنویر کا چہرہ کھل اٹھا اور وہ تیزی سے مڑ کر جولیاء کے پیچھے چل دیا۔

”یہ لوگ نہ جانے اس قدر جذباتی کیوں ہو جاتے ہیں۔..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”عمران کے متعلق جولیاء کے جذبات اور جولیاء کے متعلق تنویر کے جذبات ان کے بس سے باہر ہیں یہ مجبور ہیں۔..... صفدر نے مسرت سے ہوتے کہا اور کیپٹن شکیل نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا۔ اب وہ دونوں وہاں اکیلے رہ گئے تھے پھر تقریباً نصف گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد جونا انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔
”ماسٹر کو غائب کر دیا گیا ہے صفدر صاحب سہاں سے نیچے کچھ دور

..... صفدر نے کہا اور جولیاء نے اثبات میں سر ہلادیا۔ عمران کی کار جمیل کے قریب پہنچ کر رک گئی اور پھر عمران کا سر سے نیچے اتر کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک چٹان کی اوٹ سے ایک نوجوان نکل کر عمران کی طرف بڑھتا نظر آیا۔ ان دونوں کے درمیان کچھ دیر تک باتیں ہوتی رہیں اور پھر عمران اس نوجوان کے ساتھ چلتا ہوا ایک طرف کو بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں چٹانوں کی اوٹ میں آ جانے کی وجہ سے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

”ہمیں انہیں نظریں رکھنا چاہیے۔..... جولیاء نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ عمران نے کہا ہے کہ وہ ضرورت کے وقت ریڈ کاشن دے گا اور ویسے بھی زیرو تھری واچ ٹرانسمیٹر سے ضرورت کے وقت کال بھی کر سکتا ہے۔ ہمارے آگے بڑھنے کی وجہ سے کہیں عمران کا پلان نہ خراب ہو جائے اس لئے ہمیں ان کے کاشن یا کال کا انتظار کرنا ہوگا۔..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیاء خاموش ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد تنویر دوڑتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا اور وہ سب اسے اس طرح دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک پڑے۔

”کیا ہوا تنویر۔ خیریت۔..... صفدر نے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

”وہ شخص عمران سمیت کہیں غائب ہو گیا ہے۔ میں نے اور جونا

وہ سب اس طرف کو چل پڑے۔

"میرا خیال ہے صفدر یہ لوگ تعداد میں زیادہ تھے اور انہیں ہماری یہاں موجودگی کا کسی طرح علم ہو گیا۔ اس لئے وہ خاموشی سے عمران کو لے گئے ہیں"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

میں کو شش کرتا ہوں کہ واچ ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہو سکے..... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا بٹن کھینچا اور سونیوں کو مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کر کے اس نے ونڈ بٹن کو مزید کھینچ لیا۔ ڈائل پر چار کا ہندسہ تیزی سے جلنے لگنے لگا۔ صفدر نے کال دینا شروع کر دی لیکن دوسری طرف سے لنک مل ہی نہ رہا تھا اور کچھ در بعد صفدر نے بٹن آف کر دیا۔

"عمران یقیناً بے ہوش ہے ورنہ وہ لازماً کال انڈ کر تا"..... صفدر نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"..... جولیا نے استہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اب عمران کو شہر میں تو تلاش نہیں کیا جاسکتا۔ نجانے وہ اسے کہاں لے گئے ہوں۔ ایک ہی صورت ہے کہ ہم اس کین کے گرد اور اس رستے پر جس پر کاریں گئی ہیں باہر کی چیکنگ کرتے رہیں۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ اور آدمی لے کر ہمارے خاتے کے لئے آئیں۔ تو ہم انہیں کو کر سکتے ہیں۔ اگر ان کا ایک آدمی بھی ہاتھ لگ جائے تو پھر اس کی مدد سے عمران کا کھوج نکلا جاسکتا ہے یا دوسری صورت میں ہم یہاں

لکڑی کا بنا ہوا ایک بڑا سا کین ہے جس میں تین کرے ہیں وہاں ایسے آثار ملے ہیں جیسے کسی کوریسیوں کی مدد سے کرسی سے باندھا گیا ہو۔ وہاں میڈیکل باکس اور اسلحہ وغیرہ بھی موجود ہے اور ایسے آثار بھی ملے ہیں کہ وہاں دو کاریں موجود تھیں۔ لیکن اب وہ قطعی خالی پڑا ہوا ہے اور ہم نے ارد گرد کا سارا علاقہ چیک کر لیا ہے۔ ماسٹر سمیت کوئی آدمی نظر نہیں آیا"..... جو انانے قریب آکر تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

تنویر اور مس جولیا کہاں ہیں"..... صفدر نے ہونٹ جباتے ہوئے پوچھا۔

"وہیں کین میں ہیں"..... جو انانے جواب دیا۔

"آؤ کیپٹن شکیل صورت حال واقعی کچھ پریشان کن نظر آ رہی ہے"..... صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ جو انانے کے ساتھ اس کین کی طرف چل پڑے کین بھیل سے کافی دور پیچ راستوں پر واقع تھا اور جو کچھ جو انانے بتایا تھا۔ پوزیشن بالکل ویسی ہی تھی۔

میرا خیال ہے ان لوگوں نے عمران کو بے ہوش کر کے اغوا کر لیا ہے"..... تنویر نے صفدر کے پہنچنے ہی کہا۔

"بغیر بے ہوش کئے تو عمران اغوا ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ گئے کہاں سے ہیں"..... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ادھر ایک راستہ ہے جو ہماری نظروں میں نہیں آسکتا تھا اور وہاں کار کے ٹائروں کے نشانات بھی موجود ہیں"..... تنویر نے کہا اور پھر

کہا اور وہ سب دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے۔ جدھر سے تنویر آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں نیچے انہیں دور سے دو کاریں ایک تنگ سے رستے پر کینیں کی طرف بڑھتی نظر آ رہی تھیں۔

"کیپٹن شکیل اور تنویر تم تیزی سے نیچے جاؤ۔ میں اور جو لیا یہاں رہیں گے ان میں سے ایک آدمی کو ہم نے زندہ پکڑنا ہے۔ فائر میں کھولوں گا۔ جس پر میں فائر نہ کروں اسے تم نے زندہ پکڑنا ہوگا۔"

..... صفدر نے کہا اور وہ دونوں سرھلاتے ہوئے تیزی سے پٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔ صفدر اور جو لیا عین اس جگہ بلندی پر موجود تھے جہاں کینیں کا اس رستے کی طرف اختتام ہو رہا تھا۔ دونوں کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئیں اس کینیں کے قریب آ کر رک گئیں اور پھر آگے والی کار سے ایک آدمی اتر اور بڑے عمتاء انداز میں دوڑتا ہوا کینیں کے اندر غائب ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اب صفدر نے غور سے کاروں کو دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرائے۔

یہ کاریں تو بلٹ پروف ہیں اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ پوری تیاری سے آئے ہیں..... صفدر نے کہا تو جو لیا نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے اس کے چہرے پر شدید ترین تشویش کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔

"کچھ دیر بعد وہی آدمی کینیں سے نکلا اور کار کے قریب پہنچ گیا۔ کار کا دروازہ کھلا اور وہ تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ بند ہو گیا۔"

انتظار کریں عمران کوئی بچہ نہیں ہے کہ وہ لوگ آسانی سے اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ لازماً وہ اسے ہوش میں لے آئیں گے اور اس سے پھر پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کریں گے اور عمران جیسے ہی ہوش میں آیا وہ چوٹن کنٹرول کر لے گا اور پھر وہ خود ہی ہم سے رابطہ کر لے گا..... صفدر نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"صفدر کی رائے بالکل درست ہے ہمیں یہ جگہ بہر حال نہیں چھوڑنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے عمران ان کے جنگل سے نکل کر آئے تو وہ بھی لازماً ہمیں واپس آئے گا..... کیپٹن شکیل نے صفدر کی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور پھر جو لیا اور تنویر نے بھی اس تجویز پر صاف کیا اور اس کے بعد وہ اس کینیں سے نکل کر واپس پہاڑیوں پر چڑھتے چلے گئے۔ تنویر کو آگے اس رستے کی طرف بھیج دیا گیا جس رستے سے کاریں گئی تھیں اور وہ خود کینیں سے ذرا اٹ کر اوپر بلندی میں پٹانوں کی اوٹ میں چھپ گئے۔ جب کہ جوانا کی ڈیوٹی جمیل کی طرف لگائی گئی تھی کہ اگر وہ لوگ اس رستے سے آئیں تو جوانا انہیں چیک کر سکے پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد تنویر دوڑتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا اور وہ سب چونک بڑے۔

"دو کاریں آ رہی ہیں صفدر۔ ان کا رخ اس کینیں کی طرف ہے۔" تنویر نے تیر لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آؤ۔ میرا خیال درست نکلا کہ ان لوگوں نے ہمیں چیک کر لیا تھا اور اب وہ ہمارے خاتمے کے لئے آ رہے ہیں..... صفدر نے

کار چونکہ بلٹ پروف تھی اس لئے گولیاں اس پر معمولی سافٹن ہن ہی ڈال سکی تھیں۔ چونکہ راستہ کافی تنگ تھا اور پچھلی خالی کار نے ٹکر کھا کر گھوم کر راستہ اس طرح بند کر دیا تھا کہ اب پچھلی کار کو ہٹانے بغیر راستہ کسی طور بھی نہ بن سکتا تھا اس لئے کار بری طرح پھنس کر رہ گئی تھی۔ صفدر اور جولیا اس دوران تیزی سے جٹانوں کو پھلانگتے ہوئے نیچے اترنے لگے تھے اس لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی جٹانوں کی اوٹ سے نکل کر کار کی طرف دوڑتے دکھائی دیئے۔

”اے دیکھو یہ دوسری طرف سے نکل رہا ہے۔“..... صفدر نے چیخ کر کہا کیونکہ بلندی کی وجہ سے اس نے کار کی دوسری طرف کا دروازہ کھلتے چیک کر لیا تھا اور تنویر اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے کار کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے یکھت ان پر فائر ہوا لیکن گولیاں براہ راست ان کو لگنے کی بجائے جٹانوں سے ٹکرائیں اور وہ دونوں جھپٹ کر جٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ صفدر اور جولیا بھی فائرنگ ہوتے ہی اچھل کر جٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے تھے۔

”وہ۔ وہ اندر گیا ہے۔“..... اچانک صفدر نے جھپٹے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جولیا تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اوٹ سے نکل کر کار کی طرف دوڑنے لگے۔

”میں دوسری طرف جا رہا ہوں یہ ادھر سے نہ نکل جائے۔“..... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کہیں کی چھت کی طرف رخ کیا اور بے تحاشا انداز میں بھلائے لگا۔ اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ واچ

تھوڑی دیر بعد کار کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار آگے والی کار میں سے تین افراد نیچے اتر آئے ان میں سے ایک نے ہاتھ اٹھا کر عقبی کار والوں کو اشارہ کیا تو عقبی کار میں سے پانچ افراد نیچے اتر آئے ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ بے حد چوکننا اور مستعد نظر آ رہے تھے وہ آدمی جس نے انہیں اشارہ کیا تھا نے تیزی سے انہیں ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر وہ اکیلا ہی کاروں کے پاس رہ گیا تھا باقی سات افراد تیزی سے جٹانوں پر چڑھتے ہوئے اوپر کو آنے لگے۔

”اس آدمی کو جس نے اشارہ کیا تھا۔ زندہ پکڑنا ہے اس لئے صرف اوپر آنے والوں پر فائر کھلنا ہے۔“..... صفدر نے جولیا سے کہا اور پھر جولیا کے سر ہلانے پر اس نے مشین گن سیدھی کی اور پھر فضا یکھت مشین گنوں کی مخصوص آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ اوپر آنے والوں میں سے چار تو پہلے برسٹ میں ہی ختم ہو گئے اور اچھل کر لڑھکتے ہوئے نیچے جانے لگے جب کہ تین افراد نے جٹانوں کی اوٹ لے لی۔ جب کہ لیڈر نے یکھت کار کے کھلے دروازے کے اندر چھلانگ لگا دی۔ لیکن اسی لمحے نیچے سے مشین گن کا فائر ہوا اور باقی تین بھی پھپھتے ہوئے جٹانوں کی اوٹ سے نکل کر نیچے گرے اور تپتے ہوئے اور لڑھکتے ہوئے ایک نیچے جا کر اجب کہ دو گڑھوں میں گر گئے۔ اسی لمحے وہ کار جس میں لیڈر سوار ہوا تھا تیزی سے بیک ہونے لگی لیکن پیچھے کار موجود تھی اس لئے وہ اس سے ٹکرائی لیکن پھر وہ اسے دھکیلتی ہوئی تیزی سے پیچھے ہٹنے لگی ہی تھی کہ یکھت کار پر گولیوں کی بارش ہونے لگی لیکن

ٹرانسمیٹر پر کال آ رہی ہے لیکن اس وقت پوزیشن ایسی تھی کہ وہ نہ رک سکتا تھا اور نہ کال انڈر کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے کال کی پرواہ نہ کی اور جھپ لگا کر کہیں کی میز پر جھت پر کود گیا اور پھر دوڑتے ہوئے وہ اس کے دوسرے رخ کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ گو جھت میز پر ہونے کی وجہ سے اسے بھاگنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی لیکن اس کے باوجود وہ بھاگتے ہوئے دوسری طرف کے کنارے پر پہنچ گیا۔ ادھر کوئی آدمی نہ تھا اس لئے وہ جھت پر لیٹ کر دوسری طرف کی جینکنگ میں مصروف ہو گیا۔ کال آتی بند ہو گئی تھی۔ اسی لمحے اسے نیچے سے مسین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ فائرنگ کہیں کے اندر ہو رہی تھی اور یہ آوازیں سننے ہی صفدر سمجھ گیا کہ نیچے اس آدمی کے ساتھ اس کے ساتھیوں کا ٹکراؤ ہو چکا ہے اس لئے وہ تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا سائین پر موجود پہاڑی چٹانوں کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ اگر چاہتا تو سلسلے کے رخ سے نیچے براہ راست چھلانگ لگا سکتا تھا لیکن چونکہ نیچے کی صورت حال کا اسے علم نہ تھا اس لئے براہ راست نیچے جانے کی وجہ سے وہ ہٹ بھی ہو سکتا تھا۔ جھت سے اس نے ایک چٹان پر چھلانگ لگائی اور پھر سنبھل کر وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا دوڑتا ہوا کہیں کے دوسرے رخ سے سلسلے کے رخ نیچے اترتا چلا گیا۔

"آجاء صفدر اس آدمی کو پکڑ لیا گیا ہے"..... اسی لمحے کہیں سے تنویر کی تیز آواز سنائی دی اور صفدر نے نیچے چھلانگ لگا دی اور پھر دوڑتا ہوا کہیں کے اندر داخل ہو گیا۔ ایک کمرے میں وہی آدمی فرش پر پڑا

ہوا تھا اس کی ایک ٹانگ سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ بے ہوش تھا۔ اس کے قریب صفدر کے ساتھی موجود تھے لیکن کیپٹن شکیل موجود نہ تھا۔ اسی وقت کیپٹن شکیل میڈیکل باکس اٹھا لے کرے میں داخل ہوا۔ "جب میں جھت پر کودنے کے لئے دوڑ رہا تھا تو واج ٹرانسمیٹر پر کال آئی تھی۔ لیکن اس وقت چونکہ ایسی تھی کہ میں کال انڈر نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اب میں عمران کو کال کر لوں۔ وہ یقیناً عمران کی کال ہوگی"..... صفدر نے کہا اور جو لیا کچھ ہلکتا گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ جلدی ملاؤ کال"..... جو لیا نے بے چین سے لہجے میں کہا اور صفدر نے مسکراتے ہوئے ونڈ بنن کھینچا اور سونیاں مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کرنی شروع کر دیں اور پھر ونڈ بنن مزید کھینچا تو ڈائل پر ہندسہ تیزی سے چلنے لگنے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ صفدر کالنگ اوور"..... صفدر نے کال دینا شروع کر دی اور پھر یلخت جلتا بھٹا ہوا ہندسہ مسلسل چلنے لگ گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ دوسری طرف کال لکھ ہو گئی ہے۔

"ہیں۔ عمران بول رہا ہوں۔ میں نے پہلے تمہیں کال کرنے کی کوشش کی تھی"..... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور پھر جب صفدر نے اسے یہاں کی چونکہ تفصیل سے بتائی تو عمران نے انہیں وہیں رکنے کے لئے کہا۔ اس نے کہا کہ وہ خود وہیں آ رہا ہے۔

"جوانا دہاں اوپر موجود ہوگا۔ تنویر تم جادو اور اسے ساتھ لے کر اس

جھیل پر پہنچ جاؤ تاکہ جب عمران وہاں پہنچے تو جو انا سمیت اسے بھی یہاں لے آسکو..... صفدر نے کہا اور تنویر سر ملاتا ہوا بیرونی طرف کو بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل نے اس دوران اس زخمی آدمی کی پیٹنڈج کر دی تھی لیکن وہ بدستور بے ہوش تھا۔

”اسے رسی سے باندھ دو تاکہ عمران کے آنے تک اس سے ابتدائی پوچھ گچھ مکمل کر لی جائے“..... صفدر نے کہا۔

”میں اسے اس کمرے میں لے جاتا ہوں وہاں کرسی اور رسی موجود ہے“..... کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر کے سر ملانے پر اس نے جھک کر اس بے ہوش آدمی کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر اندرونی طرف کو چل پڑا۔ صفدر اور جولیا اس کے پیچھے تھے۔ اس کمرے میں اسے کرسی پر بٹھا کر کیپٹن شکیل نے صفدر کی مدد سے اسے اچھی طرح رسیوں میں جکڑ دیا اور پھر صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

”کیپٹن شکیل تم عقبی طرف کاروں کے پاس اوپر کسی چٹان کی اوٹ میں جا کر بیٹھ جاؤ۔ ہو سکتا ہے۔ اس کے کچھ ساتھی بعد میں آئیں ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک ہم پر ریڈ کر دیں“..... صفدر نے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل سر ملاتا ہوا تیزی سے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”تم اس سے پوچھ گچھ کرو میں سامنے جا کر چیکنگ کرتی ہوں۔

ہمیں ہر طرف سے چوکنار مٹا ہوگا“..... جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جولیا کی بے چینی کی وجہ سمجھتا تھا۔ جولیا کے باہر جاتے ہی اس آدمی نے کرلہٹتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر شعور کی چمک پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ البتہ اس کے پہرے پر تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔ ظاہر ہے اس کی ٹانگ زخمی تھی اور جس انداز میں وہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا خون کا دوران زخم کی طرف ہی تھا اس لئے اسے لازماً تکلیف محسوس ہو رہی ہوگی۔ لیکن پوری طرح ہوش میں آنے کے بعد اس نے کراہنا بند کر دیا تھا اور ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ہونٹ ہنچ گئے۔

”تم۔ تم۔ تم لوگوں کو کیسے علم ہو گیا تھا کہ ہم اس طرف سے واپس آئیں گے“..... اس آدمی نے اب سامنے خاموش کھڑے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

”پہلے یہ بتاؤ مسٹر“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن مسٹر کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔

”پال۔ پال۔ پال۔ پال۔“..... پال نے صفدر کی توقع کے عین مطابق عادت کے مطابق اپنا نام بتایا لیکن شاید دوسرے ہی لمحے اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس سے غلطی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا۔

"تو تم پال ہو۔ تاتار سیکشن کی چیف مادام ٹاں کے اسسٹنٹ اور عملی طور پر تاتار سیکشن کے چیف۔ وری گڈ"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی یہ سن کر بے حد مسرت ہو رہی تھی کہ تاتار سیکشن کا اہم ترین مہرہ ہاتھ آگیا ہے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میرا کسی سیکشن سے کیا تعلق۔ میں تو شیروف کا آدمی ہوں"..... پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو گے..... ویسے واقعی تم سے حماقت ہوئی ہے کہ تم پہلے ہمارے آدمی کو اغوا کر کے لے گئے اور پھر واپس ہمارے خاتمے کے لئے آدمی لے کر یہاں آئے۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم احمقوں کی طرح اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے تمہارا انتظار کرتے رہیں گے"..... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ تم اگر یہاں آؤ گے بھی تو کینن کے سامنے والی طرف ہی ہو گے۔ بہر حال اب تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے..... پال نے اس بار انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ناکہ تم سے سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکے"..... صفدر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"سنو اگر تم اپنے ساتھی عمران کی زندگی چاہتے ہو تو تمہیں مجھے آزاد کرنا ہو گا۔ ورنہ"..... پال نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم لوگ واقعی احمقوں کا ٹولہ ہو۔ خواہ خواہ تاتار ڈیگر زوالے تم سے خوفزدہ تھے"..... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اگر تم نے مجھے فوراً رہا نہ کیا تو عمران کو ہلاک کر دیا جائے گا اور میں جانتا ہوں کہ اس کی تمہارے نزدیک کیا اہمیت ہے"..... پال نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو کہ اس طرح ہنس رہے ہو۔ میں درست کہہ رہا ہوں عمران مارا جائے گا اور اس بات کو تم سمجھ سکتے ہو کہ مردہ زندہ نہیں ہو سکتا"..... پال نے انتہائی سمجھتلانے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پاگل میں نہیں تم ہو پال کہ جو عمران کے بارے میں ایسی بات کر رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اتنی آسانی سے تمہارے ہاتھوں مارا جائے گا"..... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ اس وقت زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور وہاں سے اس کی روح تو میرے آدمیوں کی مرضی کی بغیر رہا ہو سکتی ہے۔ اس کا جسم نہیں اور میں اپنے ساتھیوں سے کہہ کر آیا ہوں کہ اگر میں ایک گھنٹے تک واپس نہ آؤں یا میری کال نہ آئے تو وہ اسے گولیوں سے بھون دیں اور ایک گھنٹہ گزرنے والا ہو گا"..... پال نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمارا صرف ساتھی ہے مسٹر پال۔ ہماری ٹیم کا ممبر نہیں ہے اس لئے ہمیں اس کی اتنی پرواہ نہیں ہے جتنی تم سمجھ رہے ہو۔ مرتا ہے تو مرتا رہے۔ تم اپنی بات کرو۔ کیا تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں خود

ہی بتاؤ گے یا تم پر تشدد کیا جائے۔..... اس بار صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو پال کے چہرے پر بے اختیار مایوسی کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔

”تو۔ تو کیا واقعی تمہیں اس کی پرواہ نہیں ہے یہ کیسے ممکن ہے ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ اصل آدمی ہی وہی ہے۔..... پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر وہ اصل آدمی ہے تو پھر تم اسے کیسے ہلاک کر سکتے ہو۔ اس لئے اس کی بات چھوڑو اپنی بات کرو۔..... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ اب میں سمجھا کہ تمہیں اس کی موت کا یقین کیوں نہیں آ رہا۔ لیکن سنو میں درست کہہ رہا ہوں اگر میں چاہوں تو وہ اب بھی بچ سکتا ہے۔ چلو اس طرح کرو ہوا کر لو۔ تم مجھے رہا کر دو میں عمران کو رہا کر دیتا ہوں۔..... پال نے ایک بار پھر کہا۔

”اس کی رہائی کے لئے کسی سودے بازی کی ضرورت ہی نہیں پڑتی مسٹر پال۔ وہ ایسی شخص میں جیسی تم بتا رہے ہو پہلی بار نہیں پھنسا لاکھوں نہیں تو کم از کم ہزاروں بار تو لازماً اس کے ساتھ اس سے بھی خطرناک شخص پر پیش آئی ہوں گی اور ہمیشہ وہ کسی سودے بازی کے بغیر بچ نکلتا ہے اور ویسے اگر اس کی موت کا وقت آگیا ہے تو پھر تم تو کیا دنیا کی کوئی طاقت بھی اسے نہیں بچا سکتی۔ اس لئے کسی سودے بازی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔..... صفدر نے بڑے مطمئن

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے تم لوگ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔ تمہیں کسی بات پر کوئی تشویش ہی نہیں ہے۔ بہر حال اب تمہارا جو جی چاہے کرو۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔..... پال نے یقین لہجے کو سرد بناتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے مت بتاؤ۔..... صفدر نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا تو پال ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ واقعی صفدر کی اس بے نیازی سے ذہنی طور پر بے حد دلچسپ لگتا تھا۔

”عمران آ رہا ہے صفدر۔..... اسی لمحے جو لیا نے اندر آتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کون۔ کیا کہہ رہی ہو تم۔..... پال نے یقین چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ پال ہے جو لیا۔ تمار سیکشن کا عملی چیف۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر ہم نے اسے نہ چھوڑا تو عمران صاحب ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ مجھ سے سودا کرنا چاہتا تھا کہ اسے میں چھوڑ دوں اور یہ عمران کو رہا کر دے گا۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔ جس پر یہ انتہائی حیران ہو رہا ہے کہ ہمیں عمران کی پرواہ ہی نہیں ہے۔..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جو لیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

”عمران کے بدلے میں تم جیسے کیڑے کوڑوں کا تبادلہ نہیں ہو

جب کہ کرسی پر بندھے بیٹھے پال کا چہرہ لکھت تارک یک پڑ گیا۔

”یہ پال صاحب ہیں بہت خوب“..... عمران نے پال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”پال یہ پال ہے۔ ان لوگوں نے اسی کمرے میں مجھ پر تشدد کیا تھا“..... عمران کے ساتھ آنے والی بیٹیوں میں لپٹی ہوئی عورت نے کہا اور صفدر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اب آواز سے وہ پہچان گیا تھا کہ بولنے والی عافیہ ہے۔ جس کے کلب میں وہ یعقوب شکاری کے ساتھ پہنچے تھے۔

”اس شیرف کو تو حالات کے مطابق آسان موت مل گئی لیکن اب پال کو انتہائی عبرت ناک موت مرنا پڑے گا۔ میں ایسے کسی آدمی کو آدمی ہی تسلیم نہیں کرتا جو عورتوں کی عزت پر بری نظریں رکھے“..... عمران کا بوجھ لکھت سرد پڑ گیا۔ جو لیا کا چہرہ عمران کی اس بات سے کھل اٹھا۔

”میں۔ میں تو خود اس کا قاتل نہیں ہوں۔ میں تو صرف دھمکیاں دے رہا تھا۔ پوچھ لو مس عافیہ سے پوچھ لو“..... پال نے فوراً ہی بولنے ہوئے کہا۔

”ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کیا کر رہے تھے اور کیا نہیں۔“ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

”تم اس سے پوچھ گچھ کر کے میرے حوالے کر دو۔ میں اس کا وہ حشر کروں گی کہ ایک دنیا عبرت لے گی“..... عافیہ نے کہا۔

سکتا مسٹر پال..... وہ فضاؤں میں اڑنے والا شہباز ہے اور تم نالیوں میں رہنے والے کیرے“..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پال کا چہرہ لکھت سرخ پڑ گیا۔ اسے یقیناً جو لیا کے اس فقرے پر بے حد غصہ آ گیا تھا۔

میں تم سب کو جیو نیٹوں کی طرح روند ڈالوں گا۔ میں پال ہوں پال..... پال نے غراتے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ۔ اب اگر بکواس کی توجہ توڑ دوں گی“..... جو لیا نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گئی پال نے ہونٹ جھنجھٹے۔

”عمران تمہارے ساتھیوں کی قید سے رہا ہو کر یہاں آ رہا ہے۔ اس کی کال میں نے اس وقت انڈی کی تھی جب تم بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر نے کہا۔

”تو۔ تو وہ شیرف۔ اس کے ساتھی۔ وہ اڈہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو آہنی کڑوں میں جکڑا ہوا تھا۔ وہ کال نہ کیسے کر سکتا ہے۔ اس کی کلائی پر موجود واچ ٹرانسمیٹر تو میں نے پہلے ہی اتار لیا تھا“..... پال نے خود کلائی کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ تفصیل تو دہی بتا سکتا ہے“..... صفدر نے کہا اور چند لمحوں بعد باہر سے قدموں کی آوازیں ابھریں اور پھر کمرے میں عمران کے ساتھ ایک خاتون داخل ہوئی۔ جس کے چہرے گردن اور بازوؤں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور صفدر اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ضرورت ہے پوچھ گچھ کرنے کی صفدر مہاں کوئی خبر یا کوڑا وغیرہ لازماً ہوگا۔ وہ مس عافیہ کو لا دو اور پھر ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ مس عافیہ جانے اور یہ پال..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا تم اس سے پوچھ گچھ نہیں کرو گے..... عافیہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"نہیں یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے اس پر تشدد بے کار ہوگا۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ باقی رہا سیکشن کا ہیڈ کوارٹر۔ تو اس کا ایک اہم کلیو مجھے مل گیا ہے۔ ہم خود ہی اسے تلاش کر لیں گے..... عمران نے کہا۔

"یہ لو کوڑا۔ یہ ادھر کمرے میں موجود تھا..... اسی لمحے کیپٹن ہیکل نے کہا، اس دوران ساتھ والے کمرے سے کوڑا اٹھالایا تھا۔ "ٹھیک ہے۔ لاؤ مجھے دو..... عافیہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کیپٹن ہیکل کے ہاتھ سے کوڑا لے لیا۔ جو کیا کے چہرے پر اب انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"آؤ ہم یہاں سے چل دیں۔ او۔ کے مس عافیہ۔ کار باہر موجود ہے جب یہ مرجائے تو آپ جہاں جانا چاہیں جاسکتی ہیں۔ لیکن خیال رکھنا اسے آسان موت نہیں مرنا چاہیے..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ واقعی مجھے مار ڈالے گی۔ رک جاؤ۔ مجھے

سے سودا کر لو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں مجھے جھوڑو..... بھگت خاموش بیٹھ ہوئے پال نے بذیانی انداز میں جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہوتا پال تو آج اچھے سلوک کی توقع بھی رکھ سکتے تھے۔ بہر حال مس عافیہ اس نے آپ کے دشمنوں کی پیمنڈج کرادی تھی اس لئے میری درخواست ہے کہ پہلے سو کوڑے اسے آپ ذرا آہستہ ماریں..... عمران نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تم آخر کیا کر رہے ہو اس سے..... جو کیا سے شاید نہ رہا جاسکا تو وہ بول ہی پڑی تھی۔

"یہ مس عافیہ کا مسئلہ ہے جو کیا اور مس عافیہ انتہائی سمجھدار خاتون ہیں..... عمران نے جو کیا کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا۔

سنو پال تم نے واقعی میری پیمنڈج کر کے مجھ پر مہربانی کی تھی اور مجھے جہارے وہ الفاظ بھی یاد ہیں کہ تم نے کہا تھا کہ تم میری عزت پر ہاتھ مجبوراً ڈال رہے ہو اس لئے میں تمہیں معاف کر سکتی ہوں اگر تم اپنے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دو..... عافیہ نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑے کو ہوا میں زور سے پھٹایا۔

"کیا ضرورت ہے مس عافیہ اس سے پوچھنے کی۔ آپ فکر نہ کریں میں خود تلاش کر لوں گا..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں اسے ایک موقع دینا چاہتی ہوں..... عافیہ نے کہا

اور پال کے حلق سے نکلنے والی کر بناک بجھوں سے گونج اٹھا۔
 "وی ہے۔ وی ہے۔ وی ہے۔ وہی سب ہیڈ کو ارثر ہے۔ میرا ہیڈ کو ارثر۔
 میں بچا کہہ رہا ہوں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ مت مارو مجھے چھوڑ دو میں وعدہ
 کرتا ہوں کہ میں گا سکو چلا جاؤں گا۔ مجھے مت مارو"..... پال نے
 ہڈیانی انداز میں جھنجھٹے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ مس عافیہ اب اگر یہ بچا بولنے پر آ ہی گیا ہے تو اسے
 محاف بھی کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ یہ مزید تھوڑا سا بچ بول دے کہ
 پارلیمنٹ کے اجلاس اور قرارداد آزادی کو روکنے کے لئے مادام ٹاؤن اور
 روسیای حکومت نے کیا پلاننگ کر رکھی ہے"..... عمران نے ہاتھ
 اٹھا کر عافیہ کو روکنے ہوئے کہا۔

"ہم۔ ہم نے کرنل تحاف کو پلاننگ دی تھی کہ ایک رات پہلے
 دعوت کے دوران اصل ممبرز کو اغوا کر لیا جائے اور ان کی جگہ میک
 اپ میں اپنے آدمی اجلاس میں بھیج دیئے جائیں۔ یہ پلاننگ اعلیٰ حکام
 کو پسند آگئی ہے اس لئے اس پر عمل ہو گا"..... پال نے تیز تیز لہجے
 میں کہا۔

"یہ آدمی کہاں ہیں اور انہیں کون تیار کر رہا ہے"..... عمران
 نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ مادام ٹاؤن تیار کر رہی ہے۔ ایک رات پہلے دعوت ہو
 گی اور اس میں اصل ممبرز کو اغوا کر لیا جائے گا اور صبح ہمارے آدمی
 اجلاس میں شامل ہو جائیں گے"..... پال ٹیپ ریکارڈر کی طرح بج

اور اس کے ساتھ ہی کرہ پال کے حلق سے نکلنے والی کر بناک جھج
 گونج اٹھا۔ عافیہ نے بات کرتے ہوئے ٹیگٹ کو ڈا پوری قوت سے
 اس کے ہجرے پر مارا تھا۔

"ارے۔ ارے ابھی سے۔ یہ تو صرف ٹریڈ ہے اصل فلم تو ابھی
 چلے گی"..... عافیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وری گڈ۔ ایک ایک ہڈی تو دو دینا اس کی۔ کوئی ضرورت نہیں
 پوچھ گچھ کی۔ آؤساتھیو ہم چلیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
 اور ایک بار پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں میرا ہیڈ کو ارثر تھری تھری ہنگور روڈ پر
 ہے۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہیں خود وہاں لے جاؤں گا۔ ٹیگٹ پال نے
 جھنجھٹے ہوئے کہا۔

"جھوٹ مت بولو پال ہمیں معلوم ہے کہ تمہارا ہیڈ کو ارثر بناک
 روڈ پر تیرہ نمبر عمارت میں ہے"..... عمران نے مڑتے ہوئے ٹیگٹ
 تیز لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ تو سپیشل آفس ہے کبھی کبھی مادام وہاں جا کر بیٹھتی ہے
 پال نے جواب دیا۔

"تمہاری مرضی مت بتاؤ۔ بولتے رہو جھوٹ۔ مس عافیہ جانے
 اور تم جانو"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو۔ مجھ سے"..... عافیہ نے
 غصے سے جھنجھٹے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کرہ سڑاک سڑاک کی آوازیں

رہا تھا۔

"کہاں یہ لوگ تیار ہو رہے ہیں....." عمران نے پوچھا۔
 "مادام کو پتہ ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم یہ مادام کے ذمہ ہے۔"
 پال نے جواب دیا۔

"مادام کا ہیڈ کو آرٹر کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا۔
 "اس نے اپنا ہیڈ کو آرٹر خفیہ رکھا ہوا ہے۔ کسی کو معلوم نہیں
 ہے۔ مجھے بھی نہیں معلوم"..... پال نے جواب دیا اور عمران اس
 کے لہجے ہی سے پہچان گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اس سے رابطہ کس فون نمبر پر ہوتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔
 "اس کے ہیڈ کو آرٹر میں مخصوص آلے لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے
 اس کا نمبر ٹریس نہیں کیا جاسکتا۔ ویسے نمبر میں بتا دیتا ہوں".....
 پال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔

"ٹرائسمیٹر فریکوئنسی بھی بتا دو۔ اس کے بعد تم فارغ"..... عمران
 نے کہا تو پال نے فریکوئنسی بتا دی۔

"او۔ کے۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے اس لئے اب یہ جہاز احق
 بن گیا ہے کہ تم آسان موت مرد"..... عمران نے کہا اور دوسرے
 لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پشٹل موجود
 تھا اور ابھی پال نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر
 دبا دیا اور چند لمحوں میں گولیاں پال کے سینے میں ترازو ہو گئیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام ٹاں نے ہاتھ
 بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"..... مادام ٹاں نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی
 دی اور مادام ٹاں چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"یس چیف"..... مادام ٹاں نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تاتار ڈیگرز کے متعلق"
 چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"پال پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر رہا ہے باس۔ اس
 نے ان کے خاتمے کے لئے ایک ہفتے کی مہلت طلب کی ہے اور میں

نے اسے مہلت دے دی ہے۔ مجھے اس کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے کہ وہ لازماً ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔" مادام نے کہا۔

"اور تاتار ڈیگرز۔" جنہیں معلوم ہے کہ آج کل گراز میں کیا ہو رہا ہے۔ "..... چیف کا بچہ یلکھت انتہائی سرد ہو گیا۔

"میں باس۔" مجھے پورٹیں مل رہی ہیں۔ تاتار ڈیگرز کی طرف سے خفیہ پوسٹرز دیواروں پر لگائے جا رہے ہیں۔ رائے عامہ ہمارے خلاف کی جا رہی ہے۔ جھوٹی ظلم و ستم کی داستانیں ان پوسٹرز پر درج کی جا رہی ہیں لیکن اس سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا چیف۔ کیونکہ ہماری خفیہ پلاننگ کے مطابق بہر حال ہمارے آدمی اجلاس میں قرار داد کی مخالفت کریں گے۔" مادام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جن آدمیوں نے ان ممبرز کی جگہ لینی ہے ان کی ٹریننگ کی کیا پوزیشن ہے۔"..... چیف نے پوچھا۔

"وہ پوری طرح تیار ہیں لیکن چونکہ ابھی اجلاس میں دو ہفتے در ہے اس لئے انہیں مسلسل ریہرسل کرائی جا رہی ہیں۔"..... مادام نے جواب دیا۔

"کیا جنہیں یقین ہے کہ وہ پوری طرح تیار ہو چکے ہیں۔ کوئی جھوٹ تو نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اجلاس کے دوران جب عالمی برادری وہاں موجود ہو تو ان کی قلعی کھل جائے۔ جانتی ہو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔"..... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں چیف آپ بے فکر رہیں۔ ٹاسک انہیں ٹریننگ دے رہا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ٹاسک ان معاملات میں کس قدر ماہر ہے۔ ویسے بھی تمام ممبرز کے چلنے پھرنے۔ بولنے۔ اٹھنے بیٹھنے کی باقاعدہ ویڈیو فلمیں بنائی گئی ہیں اور ٹاسک نے ان ویڈیو فلموں کی مدد سے ان کی ٹریننگ کی ہے۔"..... مادام نے کہا۔

"واقعی ٹاسک بے حد ٹرینڈ ہے۔ کیا تم ٹاسک سے میری بات کرا سکتی ہو۔" چیف نے کہا۔

"میں چیف مگر..... مادام نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو حکومت روسیہ تاتار ڈیگرز کے اس نئے سیاسی حربے پر بے حد پریشان ہے۔ اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو اعلیٰ حکام کو یقین ہے کہ اجلاس ہونے تک لازماً رائے عامہ مکمل طور پر روسیہ فیڈریشن کے خلاف ہو جائے گی اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر ہماری پلاننگ دھری کی دھری رہ جائے گی۔" ادھر پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یہاں کام کر رہی ہے اور نہ ہی وہ مارے جاسکے ہیں اور نہ پکڑے جاسکے ہیں اس لئے اعلیٰ حکام بے حد پریشان ہیں۔ انہوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر پارلیمنٹ کے ممبر کی جگہ لینے والے پوری طرح تیار ہوں تو یہ اجلاس جو دو ہفتے بعد ہونا ہے دو روز بعد اچانک کرایا جاسکتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہماری پلاننگ کے تحت قرار داد مسترد کر دی جائے گی اور یہ سیاسی خطرہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد اطمینان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تاتار ڈیگرز کے خلاف کام کیا جاسکتا ہے۔

..... چیف نے شاید مادام کی ہنگامہ کو محسوس کرتے ہوئے تفصیل بتادی۔

"یس باس واقعی بہترین تجویز ہے"..... مادام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹاسک سے خود بات کر کے تسلی کر لینا چاہتا ہوں تاکہ میں اعلیٰ حکام کو حتیٰ پرورث دے سکوں"..... چیف نے کہا۔

"یس باس۔ میں بات کراتی ہوں آپ کی۔ آپ ہولڈ کریں۔" مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کے ساتھ لگا ہوا ایک بین دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ٹاسک انڈنگ"..... ایک بھاری آواز دوسری طرف سے سنائی دی۔

"مادام ٹاس بول رہی ہوں ٹاسک"..... مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام حکم فرمائیں"..... دوسری طرف سے ٹاسک کا لہجہ بے حد مودبانہ ہو گیا تھا۔

"جن آدمیوں نے پارلیمنٹ ممبر کی جگہ لینے ہے ان کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا وہ مکمل طور پر تیار ہو چکے ہیں یا نہیں"..... مادام نے پوچھا۔

"یس مادام ہر طرح سے تیار ہیں"..... ٹاسک نے جواب دیا۔

"چیف اس معاملے میں تم سے خود بات کرنا چاہتے ہیں".....

مادام نے کہا اور ساتھ ہی اس بین کو ایک بار پھر پریس کر دیا۔

"ہیلو چیف کیا آپ لائن پر ہیں"..... مادام نے کہا۔

"یس"..... چیف کی آواز سنائی دی۔

"ٹاسک لائن پر ہے بات کر لیں"..... مادام نے کہا اور ساتھ والا بین دبا کر اس نے جھلے والے بین کو ایک بار پھر پریس کر دیا۔

"ہیلو"..... اسی لمحے رسیور میں سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس سر ٹاسک بول رہا ہوں"..... ٹاسک کی آواز سنائی دی اور مادام اب خاموش بیٹھی ہوئی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔

"چیف آف سیکورٹی کرنل تحاف بول رہا ہوں"..... چیف نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"یس چیف حکم فرمائیے"..... ٹاسک نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جن افراد کو تم تیار کر رہے ہو ان کی کیا پوزیشن ہے"..... چیف نے پوچھا۔

"وہ مکمل طور پر تیار ہیں چیف"..... ٹاسک نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر دو روز بعد انہیں شوکرنا پڑے تو کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں"..... چیف نے پوچھا۔

"ایک گھنٹے کے نوٹس پر بھی کر سکتے ہیں چیف۔ دو روز تو بہت وقت ہے"..... ٹاسک نے جواب دیا۔

"گڈ۔ مادام تمہیں مطلع کر دیں گی"..... چیف نے مسرت

بھرے لہجے میں کہا اور مادام نے جلدی سے فون کے نیچے موجود بٹن پر پریس کر دیئے۔

”ایلو چیف اب کیا حکم ہے“..... مادام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

آج سڑے ہے تم ٹاسک کو کہہ دو کہ اجلاس اب تھر سڈے کو ہو گا اور دعوت چونکہ ایک رات پہلے ہو گی اس لئے ایک رات پہلے تم لوگوں نے پلاننگ پر پوری طرح عمل کر دینا ہے“..... چیف نے کہا۔

”کیا یہ تاریخ حتی طور پر طے ہو چکی ہے“..... مادام نے کہا۔

”صرف میری رپورٹ کا انتظار ہے اعلیٰ حکام کو۔ ورنہ سپیشل نوٹیفیکیشن تیار کر لیا گیا ہے۔ میں ابھی رپورٹ دے دیتا ہوں اور ایک گھنٹہ بعد نوٹیفیکیشن ہو جائے گا“..... چیف نے کہا۔

”چیف اس نوٹیفیکیشن کو ابھی نشر نہ کریں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ کوئی جکر چل جائے اس کا اعلان اگر اجلاس سے ایک روز پہلے کیا جائے اور پھر فوری طور پر دوسرے روز اجلاس کر دیا جائے تو پھر معاملات بالکل ہماری مرضی کے عین مطابق ہو جائیں گے“..... مادام نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

”گلد۔ جہاڑی تجویز واقعی بہترین ہے۔ ٹھیک ہے اب ایسا ہی ہو گا دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مادام نے مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر

ٹاسک کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

”ٹاسک سپیننگ“..... دوسری طرف سے ٹاسک کی آواز سنائی دی۔

”مادام بول رہی ہوں۔ سنو ٹاسک حتی فیصلہ ہو چکا ہے۔ تھر سڈے کو اجلاس ہو گا اور اس سے ایک رات پہلے دعوت اور اس دعوت کے دوران ساری کارروائی ہو جانی چاہیے۔ کیا تم پوری طرح تیار ہو“..... مادام نے کہا۔

”ییس مادام آپ قطعی بے فکر رہیں۔ سب کچھ فول پروف طریقے سے ہو جائے گا“..... ٹاسک نے جواب دیا۔

”او۔ کے۔ مادام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ اب اسے یقین تھا کہ اجلاس میں قرار داد لازماً مسترد کر دی جائے گی۔ اس طرح تاتار ڈیگریز کا سارا مشن اپنی موت آپ مر جائے گا اور ابھی وہ بیٹھی ان خیالات میں غرق تھی کہ مخصوص ٹرانسمیٹر کی آواز سنائی دینے لگی اور مادام چونک کر سیدھی ہوئی اور اس نے میز کی دراز کھولی اور اس کے سب سے نچلے خانے میں موجود ایک خاص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے باہر میز پر رکھا۔ آواز اسی سے نکل رہی تھی۔ مادام نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

”پال کالنگ اوور“..... پال کی آواز سنائی دی اور مادام بے اختیار چونک پڑی۔

”یس مادام انٹنگٹک یو۔ مگر ٹرانسمیٹر کال کیوں کی ہے۔ فون کیوں نہیں کیا ہے اور.....“ مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”مادام میں اس وقت تھراپہاڑیوں سے آپ کو نکال کر رہا ہوں۔ یہاں فون نہیں ہے اس لئے مجبوراً مجھے کال کرنا پڑی۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تاتار ڈیگز کے ہیڈ کو ارٹرو دونوں کا سراغ لگایا ہے۔ مجھے حتیٰ خراب مل چکی ہے کہ تاتار ڈیگز کا ہیڈ کو ارٹر تھراپہاڑی سلسلے کے اندر ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی وہاں موجود ہے۔ میں نے ایکشن گروپ کے ساتھ ان پہاڑیوں کو گھیر رکھا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی آپ کو عظیم خوشخبری سنائوں گا اور.....“ پال کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

”تھراپہاڑی سلسلے میں۔ اوہ ویری بیڈی۔ تو انتہائی غلط کام ہو گیا اور.....“ مادام کا چہرہ ٹھٹھک زرد پڑ گیا تھا۔ اس کے لہجے سے شدید پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

”اوہ کیا ہوا مادام آپ پریشان کیوں ہو گئی ہیں اور.....“ پال کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ اوہ بہت بڑا مسئلہ بن گیا پال۔ تمہیں معلوم نہیں کہ صورت حال کیا ہے اور.....“ مادام نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”کیسی صورت حال مادام میں سمجھا نہیں اور.....“ پال کے لہجے کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

”سنو تمہیں معلوم ہے کہ جہازی ہی پیش کر وہ تجویز کے مطابق پارلیمنٹ کے اجلاس میں تاتارستان کی روسیہ فیڈریشن سے آزادی کی قرار داد کو مسترد کرایا جانا تھا اور اس کے لئے ہم نے خصوصی انتظامات کئے ہیں اور.....“ مادام نے کہا۔

”یس مادام مجھے معلوم ہے اور.....“ پال نے جواب دیا۔
 ”لیکن تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اس تجویز پر عملدرآمد کے لئے میں نے گاسکو سے مشہور ٹرینر فاسک کو بلوایا ہوا ہے۔ وہ ٹریننگ دے رہا ہے اور جس جگہ ٹریننگ دی جا رہی ہے وہ تھراپہاڑیوں کے قریب کرگن قصبے میں واقع ہے۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ تاتار ڈیگز کا ہیڈ کو ارٹر بھی تھراپہاڑیوں میں ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی وہیں موجود ہے اور.....“ مادام نے کہا۔

”تو کیا ہوا مادام کرگن تو پہاڑیوں سے کافی دور ہے اور ایکشن گروپ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر بہر حال انہیں تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دے گا۔ میں نے پہاڑی لوگوں کی بھی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ ویسے مجھے معلومات بھی ایک پہاڑی آدمی سے ہی ملی تھیں اور وہ حتیٰ ہیں اور.....“ پال نے کہا۔

”نہیں۔ جہازی کال آنے سے پہلے صورت حال اچانک تبدیل ہو گئی ہے۔ چیف کافون آیا تھا۔ اعلیٰ حکام میں تاتار ڈیگز کے سیاسی پوسٹرز کی وجہ سے تشویش مچ گئی ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اجلاس اچانک اور وقت سے پہلے بلایا جائے۔ ورڈ دو ہفتوں کے

گروپ کے ساتھ کرگن پہنچ جاؤ میں ٹاسک کو فون کر کے تمہارے متعلق بتا دیتی ہوں۔ کوڈ سپر پلان ہوگا۔ سمجھ گئے اور..... مادام نے کہا۔

”میں مادام۔ لیکن کرگن تو خاصہ بڑا قصبہ ہے اور.....“ پال نے کہا۔

”اوہ ہاں میں وہ اڈہ تو تمہیں بتانا بھول ہی گئی تھی سنزل پارک کے دائیں طرف سڑک پہاڑیوں کی طرف جا رہی ہے اس سڑک پر سیاہ پتھروں کی بنی ہوئی وسیع و عریض عمارت ہے جس پر معدنیات کی کمپنی کے گودام کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ یہی وہ عمارت ہے۔ اب سمجھ گئے ہو اور..... مادام نے کہا۔

”میں مادام آپ بے فکر رہیں اب سپر پلان ہر صورت میں کامیاب ہوگا اور.....“ پال نے کہا۔

”او۔ کے۔ تم تھرڈے تک یہی کام کرو۔ تھارڈ ڈیگر ز اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فی الحال نکلریں مارنے دو۔ اور اینڈ آئل.....“ مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر دراز کھول کر اس نے اسے اندر رکھا اور دراز بند کر دی۔

”اچھا ہوا پال نے مجھے کال کر لیا اور نہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو ان کی وہاں موجودگی کی اگر بھٹکن بھی پہنچاتی تو سارا معاملہ ہی خراب ہو جاتا۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور فون کار سیور اٹھا کر اس نے ایک بار پھر ٹاسک کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

اندرا رائے عامہ بھوک اٹھی تو ہماری ساری پلاننگ ہی دھری کی دھری رہ جائے گی۔ اس لئے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اب اجلاس دو ہفتے بعد کی بجائے اسی تھرڈے کو طلب کر لیا جائے اور اس کا نوٹیفیکیشن تو آج جاری ہو جائے گا۔ لیکن اسے نشر تھرڈے سے ایک روز پہلے کیا جائے گا۔ اسک سے بات ہو گئی ہے۔ ممبرز کی جگہ لینے والے پوری طرح تیار ہیں اور ٹاسک کے پاس پوری تفصیلات موجود ہیں اس لئے وہ آسانی سے ایک رات پہلے ہونے والی دعوت میں اصل ممبرز کو اغوا کر کے کرگن پہنچا دے گا اور ان کی جگہ اس کے آدمی لے لیں گے۔ اس طرح تھرڈے کو تاتارستان کی آزادی کی قرارداد یقینی طور پر مسترد ہو جائے گی۔ لیکن جہاں وہاں موجودگی کی وجہ سے تاتار ڈیگرز اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً فرار ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ وہ کرگن پہنچ جائیں اور اس طرح ہماری ساری پلاننگ ہی ختم ہو جائے گی تم ایسا کرو کہ تھرڈے تک ساری سرگرمیاں ختم کر دو۔ قرارداد مسترد ہونے کے بعد اطمینان سے سارا کام ہو جائے گا۔ اور.....“ مادام نے کہا۔

”واقعی آپ کی تشویش بجا ہے مادام۔ لیکن پھر ایسا ہے کہ میں ٹاسک کی امداد کروں اور اسے کور دوں تاکہ پلان حتی طور پر کامیاب ہو جائے اور.....“ پال نے کہا۔

”ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ ٹاسک گاسکو سے آیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے تنظیمی طور پر اس سے کوئی غلطی ہو جائے۔ ٹھیک ہے تم ایکشن

آسانی سے ہاتھ ڈالا جاسکے گا۔

”مادام ٹاں کا ہیڈ کوارٹر کیسے ٹریس ہوگا؟“..... عافیہ نے پوچھا۔
اس کے چہرے سے پیشیاں ہٹادی گئی تھیں اور صرف زخموں پر مرہم لگا دیا گیا تھا۔

”فون تو وہاں کیا نہیں جاسکتا۔ کیونکہ وہاں چیکننگ کمیونٹر نصب ہے وہ فوراً چیک ہو جائے گا۔ البتہ ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سے مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔“..... عمران نے کہا اور عافیہ نے اسے اس کی مرضی کا ٹرانسمیٹر منگوادیا تو عمران نے سب کو ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے ٹرانسمیٹر پر پال کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبایا۔

”پال کالنگ اودور۔“..... عمران نے پال کے لہجے اور آواز میں کال دینا شروع کی تو عافیہ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
”یس۔ مادام انٹرننگ یو۔ مگر ٹرانسمیٹر کال کیوں کی ہے۔ فون کیوں نہیں کیا اودور۔“..... ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
لہجے میں حیرت تھی۔

”مادام میں اس وقت تمہارا بھائیوں سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور پھر جیسے جیسے ان کی گفتگو آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران کے ساتھ ساتھ سارے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت اور مسرت کے طے طے تاثرات نمودار ہوتے چلے گئے۔
قدرت خود بخود ان کے لئے آسانیاں پیدا کرتی چلی جا رہی تھی۔ گفتگو

عمران نے پال اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں انہی کی گاڑیوں میں ڈلو کر راسکوائے ہاؤس بمجادی تھیں اور خود بھی وہ عافیہ اور باقی ساتھیوں سمیت راسکوائے ہاؤس پہنچ گیا تھا۔ یہاں پال اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تو برقی بھیٹی کی نذر کر دی گئیں۔ جب کہ عمران نے خود پال کا میک اپ کیا اور صفدر۔ تنویر اور کیپٹن شکیل پر اس نے پال کے ساتھیوں کا میک اپ کر دیا۔ ان لوگوں کے لباسوں نے انہیں ان کے سرکاری کارڈر مل گئے تھے اس طرح ان کے ناموں کا علم بھی انہیں ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اب وہ آسانی سے پال کے میک اپ میں تانار سیکشن کے سپیشل آفس جا کر کارروائی کر سکتے ہیں اور اس طرح تانار سیکشن کے ہیڈ کوارٹر اور مادام ٹاں سب پر

عافیہ نے جواب دیا۔

”ایک منٹ مس عافیہ کیا آپ یہ چاہتی ہیں کہ تاتار سیکشن ممبرز کو تبدیل نہ کر سکے“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ظاہر ہے ہم تو یہی چاہیں گے۔ ورنہ دوسری صورت میں تو واقعی تاتارستان کی آزادی کی قرارداد مسترد ہو جائے گی اور تاتار ڈیکلریشن کا سارا مشن ہی ختم ہو کر رہ جائے گا“..... عافیہ نے کہا۔

”لیکن جناب ولیدوف نے مجھے بتایا تھا کہ وہ خود ایسے لوگ تیار کر رہے ہیں جو ان ممبرز کی جگہ لے سکیں“..... عمران نے کہا۔

”ہاں وہ کہہ تو رہے تھے۔ لیکن یہ اب ان کو علم ہو گا کہ کیا واقعی ایسا ہے بھی یہی یا نہیں“..... عافیہ نے جواب دیا۔

”آپ جناب ولیدوف سے میری بات کرائیں“..... عمران نے کہا اور عافیہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

”عافیہ کانگ اور“..... عافیہ نے ٹین دبا کر کال دینا شروع کر دی۔

”یس ولیدوف انڈنگ یو اور“..... دوسری طرف سے ولیدوف کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

”عمران صاحب سے بات کریں اور“..... عافیہ نے کہا۔

”یس اور“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”عمران بول رہا ہوں کیا آپ کے لوگ پوری طرح تیار ہیں جنہوں

خاصی طول پکڑ گئی۔ لیکن جب یہ گفتگو ختم ہوئی تو عمران کا چہرہ مسرت سے جگمگا رہا تھا۔

”اے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد۔ میں نے تو کال صرف اس لئے کی تھی تاکہ معلوم کر سکوں کہ پال نے فریکوئنسی درست بتائی ہے یا نہیں اور یہاں سارا معاملہ لپٹے ہاتھ میں آگیا“..... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ اچانک تمہیں تھرام پہاڑیاں کہاں سے یاد آگئی تھیں“..... جو لیانہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نقشے میں صرف دو پہاڑی سلسلوں کا ذکر تھا۔ ایک تو زارات پہاڑیاں جہاں پال کا ہمارا انکراؤ تھا اور دوسری تھرام پہاڑیاں ہیں۔ میں چونکہ زارات پہاڑیوں کا نام نہ لینا چاہتا تھا اس لئے میں نے تھرام کا نام لے لیا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تھرام کا نام لینے سے صورت حال خود بخود ہمارے حق میں ہو جائے گی“..... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

”میں چیف کو کال کر کے ساری صورت حال بتا دیتی ہوں تاکہ وہ اسے روکنے کے لئے ضروری بندوبست کریں“..... عافیہ نے مزید رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھٹکاتے ہوئے کہا۔

”کیسا بندوبست“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”مہی ممبرز کی تبدیلی والا۔ اب ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ تاتار سیکٹر کیا کرنے والا ہے۔ اب ہم آسانی سے اسے روک سکتے ہیں“.....

نے آپ کے پلان کے مطابق پارلیمنٹ کے ممبرز کی جگہ لینی ہے۔ اور..... عمران نے پوچھا۔

”ان پر کام ہو رہا ہے۔ کیوں۔ اور..... دوسری طرف سے ولیدوف کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو جواب میں عمران نے پال سے ہونے والی جنگ اور پھر بادام سے ٹرانسمیر پر ہونے والی گفتگو کا خلاصہ اسے بتا دیا۔

”اوہ۔ اوہ یہ تو انتہائی کامیابی ہے عمران صاحب۔ آپ پال کے میک اپ میں جا کر سیکشن کی اس پلاننگ کو یقینی طور پر فیل کر سکتے ہیں۔ اور..... دوسری طرف سے ولیدوف کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

آپ کا مطلب ہے میں جا کر ان لوگوں کا خاتمہ کر دوں جو ممبرز کی جگہ لینا چاہتے ہیں اور..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں اس طرح ان کی پلاننگ حتمی طور پر فیل ہو جائے گی اور یہ تاتار ڈیگرز کی بہت بڑی کامیابی ہو گی اور..... ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن آپ کیا کریں گے اور..... عمران نے پوچھا۔

”ممبر کی جگہ ہمارے آدمی لے لیں گے اور قرارداد منظور ہو جائے گی اور..... ولیدوف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات پر حیرت ہو رہی ہو کہ آخر عمران کو اتنی سیدی بات کیوں سمجھ میں نہیں آ رہی۔

”آپ کا کیا خیال ہے۔ پارلیمنٹ کے اس اجلاس سے پہلے جب سارے ممبرز لاؤنج میں اکٹھے ہوں گے تو کیا روسیایہ ایجنٹ ان کی نگرانی اور چیکنگ نہ کریں گے اور کسی بھی شک کی صورت میں کیا فوری طور پر اجلاس پر خواست نہ کر دیا جائے گا۔ ظاہر ہے اگر ایک ممبر بھی نقلی ثابت ہو گیا تو اجلاس کے فوری معطل کئے جانے کا جو ز پیدا ہو جاتا ہے..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں ایسا ممکن تو ہے لیکن اب اس کے سوا اور کوئی صورت بھی تو نہیں اور..... ولیدوف نے اٹھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آپ جو کچھ سوچ رہے ہیں اس طرح آپ کی نہ صرف پلاننگ فیل ہو جائے گی بلکہ رائے عامہ آپ کے خلاف ہو جائے گی اور روسیایہ فیڈریشن کو بھی عالمی پریس کا سہارا مل جائے گا اور تاتارستان کی آزادی کی منزل سالوں دور چلی جائے گی۔ کیونکہ روسیایہ فیڈریشن کے انتہائی تیز اور ہوشیار ایجنٹ یہاں مستقل موجود رہیں گے اور یہ لوگ آپ کے کسی بھی آدمی کی معمولی سے معمولی غلط حرکت سے ساری صورت حال کو بھانپ لیں گے اور..... عمران نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے لیکن اب دوسرا راستہ بھی تو نہیں ہے۔ ان لوگوں نے فوری طور پر اجلاس منعقد کر کے ہمارے سارے منصوبے پر پانی پھیر دیا ہے۔ اتنے کم وقت میں ہم مزید کچھ بھی نہیں کر سکتے اور..... ولیدوف نے جواب دیا۔

”اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔

اگر آپ مجھ پر اعتماد کریں تو میں اس سلسلے میں اپنی مرضی سے کارروائی کروں اور..... عمران نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ آپ ہمارے محسن ہیں آپ کے جہاں آنے سے ہی تاتار ڈیگز کو نئی زندگی ملی ہے اور اب تک ملنے والی ساری کامیابیوں کا کریڈٹ بھی آپ کو ہی جاتا ہے اس لئے ہم سب کو آپ پر مکمل اعتماد ہے۔ لیکن آپ کی پلاننگ کیا ہے اور..... ولیدوف نے پوچھا۔

"میں یہی بات نہ پوچھیں آپ۔ تاتار ڈیگز ابھی چاہتی ہے ناں کہ تاتارستان کی روسیہ فیڈریشن سے آزادی کی قرار داد منظور ہو جائے اور..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہی ہمارا مقصد ہے اور مشن بھی یہی ہے اور اسی کے لئے تاتاری نجانے کس قدر طویل عرصے سے جدوجہد کر رہے ہیں اور قربانیاں دے رہے ہیں اور..... ولیدوف نے جواب دیا۔

"تو آپ بے فکر ہو جائیں۔ تاتاریوں کی جدوجہد انشاء اللہ کامیاب ہوگی۔ تاتارستان کی آزادی کی قرار داد متفقہ طور پر منظور ہو جائے گی اور..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے، ہمیں آپ پر اعتماد ہے۔ اور..... دوسری طرف سے ولیدوف نے جواب دیا۔

"آپ کے اس اعتماد کا بے حد شکریہ۔ اب آپ نے اجلاس منعقد ہونے دینا ہے اور اپنی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کرنی اور نہ ہی

تاتار ڈیگز کی طرف سے اس قسم کا کوئی پوسٹر لگنا چاہیے کہ جس سے کسی کو شک نہ گزرے کہ جعلی ممبرز اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔ خدا حافظ۔ اور اینڈ آل۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا منصوبہ کیا ہے عمران صاحب..... عافیہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"منصوبہ کیا ہونا ہے مس عافیہ۔ تاتار سیکشن کو اس کا کام کرنے دوں گا بلکہ ان کی اس پلاننگ کی حفاظت کروں گا..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ تاتار ڈیگز سے غداری کر رہے ہیں..... عافیہ نے یقیناً چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی سختی بھی عود کر آئی تھی۔

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔ عمران پر غداری کا الزام لگا رہی ہیں..... یقیناً جویا نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو یہ اور کیا ہے۔ اگر مادام ژاں کا منصوبہ کامیاب ہو گیا تو کیا یہ تاتار ڈیگز سے غداری نہ ہوگی بلکہ تاتارستان سے غداری ہوگی۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ایسا ہو سکتا ہے..... عافیہ نے جھپٹے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کے چہرے ولیدوف تو مجھ پر اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں اور آپ نے چھوٹے ہی تجھے غدار کہہ ڈالا ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تاتارستان کے لئے آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں مس عافیہ۔ آپ جیسی بیٹی کسی بھی ملک کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہوتی ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ تاتارستان کی آزادی کی قرار داد ضرور منظور ہوگی۔“..... عمران نے اس کے چہرے پر انتہائی فحالت کے آثار ابھرتے دیکھ کر کہا۔

”مم۔ مم مگر آپ تو..... عافیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”مس عافیہ عمران صاحب کو مذاق کرنے کی عادت ہے اور ابھی تو انتہائی سنجیدہ جدوجہد کی وجہ سے یہ سنجیدہ ہیں ورنہ نجائے آپ کو کیا کیا سنتا پڑتا۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں ہم لوگ یہاں اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر کھیلنے نہیں آئے۔ عمران صاحب کے ذہن میں ضرور کوئی ایسی پلاننگ ہوگی جس کا اظہار ابھی ان کے نزدیک بہتر نہ ہوگا۔ اس لئے یہ اسے چھپا رہے ہیں۔“..... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عافیہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

میں شرمندہ ہوں عمران صاحب۔ انتہائی شرمندہ ہوں۔ واقعی آپ لوگ یہاں آکر جس طرح اپنی جان پر کھیل کر تاتارستان کی آزادی کے لئے کام کر رہے ہیں مجھے ایسی بات سوچنا بھی نہ چاہیے تھی۔ آئی۔ ایم سوری۔ ریلی وری سوری..... عافیہ نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”میں حریف سے بات کرتی ہوں۔ یہ غلط ہے میں تاتارستان کے خلاف غداری برداشت نہیں کر سکتی..... عافیہ نے ہڈیانی انداز میں جھنجھٹے ہوئے کہا اور جو لیا کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپ گیا۔ اس نے بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے اشارے سے اسے روک دیا۔

”عافیہ نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بیٹن دبایا اور کال دینی شروع کر دی۔ کیونکہ ولیدوف کی مخصوص فریکوئنسی پہلے سے ہی ایڈجسٹ تھی۔

”یس ولیدوف اینڈنگ اور..... دوسری طرف سے ولیدوف کی آواز سنائی دی۔

”باس۔ عمران صاحب غداری پر قتل گئے ہیں۔ وہ تاتار سیکشن کا منصوبہ مکمل کرانے کے چکر میں ہیں اور..... عافیہ نے فحشیلے لہجے میں کہا۔

”یوشٹ اپ۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو عافیہ۔ عمران اور غداری۔ خبردار اگر آئندہ یہ لفظ ہماری زبان سے نکلا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا۔ وہ اسلام کا عظیم فرزند ہے۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ عمران کیا ہے اور کون ہے۔ عمران پر غداری کا الزام لگانا ایسے ہی ہے جیسے چاند پر تھوکتا۔ اور اینڈ آل..... دوسری طرف سے ولیدوف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عافیہ کے چہرے پر انتہائی فحالت کے تاثرات ابھر آئے۔

دستے پورے شہر میں گشت کر رہے تھے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کا پورا کنٹرول انہی مسلح دستوں اور چیف کرنل تھاف کے مخصوص ہیجنوں نے سنبھال رکھا تھا اور اسے مسلسل یہ رپورٹیں مل رہی تھیں کہ حالات بالکل نارمل انداز میں چل رہے ہیں اور کسی کو بھی معمولی سا بھی شک نہیں گزرا کہ اصل ممبرز کی جگہ جعلی ممبرز نے لے رکھی ہے اصل ممبرز ناسک کی قید میں تھے اور اجلاس کے بعد انہیں رہا کیا جانا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”تیسے مادام کا رتیار ہے“..... نوجوان نے اہتائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”چلو“..... مادام نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اس کے جسم پر بہترین لباس تھا اور اس نے آج کے اجلاس میں جانے کے لئے باقاعدہ تیاری کر رکھی تھی۔ اس کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس میں باقاعدہ ایک کین بک تھا اور اس کین میں بیٹھ کر اس نے ساری کارروائی چیک کرنی تھی اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی شہر میں ہر طرف اہتائی جوش و خروش موجود تھا۔ جگہ جگہ ایسے ایسے بیسنگے ہوئے تھے جن میں تاتارستان کی آزادی کے حق میں نعروں کے ساتھ ساتھ تاتارستان کی روسیہ فیڈریشن کے ساتھ رہنے کے متعلق الفاظ درج تھے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے مخصوص کین میں پہنچ گئی..... اس کے سامنے نیچے پارلیمنٹ کا ہال تھا۔ جو یہاں سے صاف اور واضح طور پر

مادام کا چہرہ مسرت سے پھٹا پڑ رہا تھا۔ اسے ناسک اور پال کی طرف سے مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں کہ ان کا مشن مکمل طور پر کامیابی سے مکمل ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آج دس بجے پارلیمنٹ کا وہ تاریخی اجلاس ہو رہا تھا جس میں تاتارستان کی روسیہ فیڈریشن سے آزادی کی قرارداد نے مسترد ہو جانا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس قرارداد کے مسترد ہوتے ہی نہ صرف تاتار ڈیگرز اپنی موت آپ مر جائے گی بلکہ تاتارستان کے قوم پرست تاتاریوں کی تاریخی جدوجہد بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ تاتار ڈیگرز اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے اجلاس میں کسی متوقع ہنگامے کے پیش نظر ہال کے کینے پر مادام ٹراں نے روسیہ فیڈریشن سے باقاعدہ مسلح دستے منگولے تھے اور یہ

نظر آ رہا تھا۔ اس کین میں ایسے انتظامات کئے گئے تھے کہ ہال میں بولے جانے والا ہر لفظ اس کے کانوں تک پہنچ سکتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ ٹیلی فون بھی تھا جس کی مدد سے اسے مسلسل رپورٹیں ملتی تھیں۔ ہال میں تو خاموشی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ باہر لاونچ میں اس وقت گہما گہمی تھی۔ پریس گیلری مکمل طور پر بھری ہوئی تھی اور پوری دنیا سے پریس فوٹو گرافر اور رپورٹرز وہاں موجود تھے۔ ہال میں ٹی وی کے کمرے نصب کر دیئے گئے تھے تاکہ اجلاس کی کارروائی براہ راست پوری دنیا میں ساتھ ساتھ دکھائی جاسکے۔ ہال میں ہر طرف نیلے رنگ کی یونیفارمز میں ملبوس مسلح افراد موجود تھے۔ یہ پارلیمنٹ ہاؤس کی اپنی سیکورٹی فورس تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ہال میں ممبرز کی آمد شروع ہو گئی اور مادام آگے کی طرف جھک کر ان ممبرز کو دیکھنے لگی وہ سب بڑے باوقار انداز میں چلتے ہوئے اپنے لئے مخصوص کرسیوں پر بیٹھنے چلے جا رہے تھے۔

"گڈ۔ ٹاسک بہترین ٹریڈ ہے"..... مادام نے ان لوگوں کے اعتماد اور انداز کو دیکھتے ہوئے بڑبا کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھرتی تھی۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیس"..... مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹاسک بول رہا ہوں مادام"..... دوسری طرف سے ٹاسک کی آواز سنائی دی۔

"ہیس۔ کیا بات ہے کوئی ٹکڑ تو نہیں"..... مادام نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"اوہ۔ نہیں مادام ٹکڑ بڑ کیسی سب کچھ او۔ کے ہے۔ تھوڑی دیر بعد قرارداد مسترد ہو جائے گی اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ آپ مطمئن رہیں"..... ٹاسک کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے"..... مادام نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیس"..... مادام نے کہا۔

"چیف بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی اور مادام چونک پڑی۔

"میں چیف آپ اپنے دفتر میں منظر تو دیکھ ہی رہے ہوں گے۔ ہمارا مشن مکمل طور پر کامیاب ہو رہا ہے"..... مادام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس وقت روسیاء فیڈریشن کے اعلیٰ ترین حکام بھی میرے ساتھ موجود ہیں اور وہ سب تمہاری ذہانت اور بہترین منصوبہ بندی کی داد دے رہے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ٹاسک کے تربیت یافتہ ممبرز میں بالکل وہی اعتماد ہے جو کہ پارلیمنٹ کے ممبرز کا خاصہ ہے۔"

دوسری طرف سے چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ چیف..... مادام نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ وکٹری فارتا تار سیکشن..... دوسری طرف سے چیف

نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور

مادام نے رسیور رکھ دیا۔ اب ہال ممبرز سے تقریباً پھر کا تھا۔ جب تمام

ممبرز اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے تو ہال کے دروازے بند کر دیئے گئے

اور پھر اس تاریخی اجلاس کی کارروائی باقاعدہ شروع کر دی گئی اور مادام

مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھی پوری دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھتی رہی

آزادی کی قرار داد پر سپیکر نے مختصر سی تقریر کی اور اس کے بعد تاریخی

قرار داد کو منظور یا مسترد کئے جانے کا لمحہ آ ہی گیا اور مادام نے بے

اختیار سانس روک لیا۔

"واجب الاحترام ممبرز یہ اہتائی تاریخی لمحہ ہے۔ اس لئے آپ سوچ

سمجھ کر رائے دیں۔ قرار داد قانون کے مطابق پیش کی جاتی ہے۔ اب

جو ممبر حضرات اسے منظور کرتے ہوں اور وہ تاتارستان کی روسیہ

فیڈریشن سے مکمل آزادی کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں اور جو

اسے مسترد کرتے ہوں وہ اپنے سیٹوں پر بیٹھے رہیں..... سپیکر نے

اہتائی گھمبیر لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سپیکر ٹری کی آواز ہال میں

گوںج اٹھی وہ قرار داد کا متن پڑھ رہا تھا۔ ہال پر ایسی خاموشی طاری تھی

جیسے لوگ سانس لینا ہی بھول گئے ہوں۔ مادام بڑے اطمینان سے

بٹھتی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ زلزل

کیا ہونا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ رائے شماری کا اعلان ہوتے ہی ایک

ممبر بھی قرار داد کے حق میں اٹھ کر کھڑا نہ ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے

مسلم ممبرز سمیت سب ممبرز تبدیل کر دیئے تھے اور پھر رائے شماری کا

اعلان کر دیا گیا اور دوسرے لمحے مادام اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر

ہال کو دیکھنے لگی جیسے اس کی اچانک بینائی چلی گئی ہو۔ اس نے بے

اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملیں۔ لیکن ظاہر ہے حقیقت

حقیقت ہی تھی۔ ہال میں موجود پارلیمنٹ کے سب ممبران قرار داد

کے حق میں اپنی اپنی سیٹوں سے اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے اور ان میں

سے ایک بھی ممبر ایسا نہ تھا جو اپنی سیٹ پر بیٹھا ہو۔

"قرار داد متفقہ طور پر منظور کی جاتی ہے اور آج سے تاتارستان

روسیہ فیڈریشن سے آزاد ہو کر ایک خود مختار ملک بن گیا ہے۔ اجلاس

برخواست کیا جاتا ہے..... سپیکر کے تیز آواز سنائی دی اور اس کے

ساتھ ہی مادام بے اختیار لہرائی اور دوسری لمحے اس کا سر سامنے موجود

میز سے ٹکرایا اور پھر وہ پلٹ کر کرسی سمیت نیچے جاگری اس اچانک

صدے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

مسرت سے گلاب کے پھولوں کی طرف کھلے پڑ رہے تھے اور وہ دونوں مسلسل عمران کی ذہانت اور بے داغ منصوبہ بندی کی تعریف کچھ اس قدر بڑھ چڑھ کر کر رہے تھے کہ عمران جو ان کے درمیان سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا اس طرح شرما رہا تھا جیسے مشرقی دو لہا شرما رہا ہے۔

”وہ ممبرز تو تاتار سیکشن کے آدمی تھے پھر انہوں نے آخر کیسے متفقہ طور پر قرارداد کے حق میں ووٹ دے دیا۔ یہی بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آ رہی“..... اچانک ولیدوف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں خود اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ ممبران کی اکثریت تو غیر مسلم تھی پھر انہوں نے کیسے قرارداد کے حق میں ووٹ دے دیا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نہ صرف ولیدوف۔ عافیہ بلکہ عمران کے سب ساتھی اس کا یہ جواب سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ تو کیا یہ سب کچھ آپ کی منصوبہ بندی نہ تھی“..... ولیدوف نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

”میری منصوبہ بندی۔ تو بہ کریں جناب۔ اس ناسک نے تو مجھے گھاس بھی نہ ڈالی۔ وہ آل ان آل بنا ہوا تھا اور میں نے یہی کیا کہ چلو بیٹے پھر آل ان آل۔ میرا کیا بگڑتا ہے“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمارا تو خیال ہے کہ یہ سب کچھ آپ کی

پورے تاتارستان میں جشن کا سماں تھا۔ تاتاری قرارداد کے منظور ہونے کی خبر ملتے ہی لوگ گھروں سے دیوانہ وار باہر آئے تھے اور پھر پورا تاتارستان آزادی کے نعروں سے گونج اٹھا۔ تاتارستان کے صدر نے قرارداد کے مطابق تاتارستان کی مکمل آزادی اور خود مختاری اعلان کر دیا تھا اس لئے ہر طرف جشن کا سماں تھا۔ پارلیمنٹ کے اجلاس کی کارروائی پوری دنیا میں دلچسپی سے دیکھی گئی تھی گو روسیا فیڈریشن کے صدر نے اس قرارداد کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن اس کے اس اعلان کی کسی کو پرواہ نہ تھی۔

اس الیکشن کے وقت راسکوائے ہاؤس میں عمران کے ساتھی عافیہ اور ولیدوف موجود تھے۔ ولیدوف اور عافیہ دونوں کے چہرے۔

ذہانت اور منصوبہ بندی سے ہوا ہے۔"..... ولیدوف نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے ساتھیوں سے پوچھ لیں۔ ہم نے تو یہاں ٹی وی پر بیٹھ کر یہ سب کچھ دیکھا ہے۔"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"مگر تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"..... اس بار جو لیانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے خلوص دل سے سب کچھ ٹھیک ہو جانے کی دعا مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حقیر اور عاجز آدمی کی دعا قبول کر لی۔"..... عمران نے اسی طرح معصوم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں آپ ہم سے چھپا رہے ہیں۔ اس سے بحث نہیں کہ یہ ووٹ دینے والے مسبران اصل تھے یا جعلی۔ یہ اصل تھے تو وہ بھی اس طرح متفقہ طور پر قرار داد کے حق میں ووٹ نہیں دے سکتے اور جعلی تھے تو وہ تو بالکل نہیں دے سکتے تھے۔ لیکن یہاں سب نے متفقہ طور پر قرار داد کے حق میں ووٹ دیے ہیں۔ یہ سب اپنے آپ کیسے ہو سکتا ہے۔ کبھی نہیں ہو سکتا آپ یقیناً ہم سے چھپا رہے ہیں۔"..... ولیدوف نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھالیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں جس کی بات پر کوئی یقین ہی نہیں کر رہا

..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"شکیل بول رہا ہوں عمران صاحب۔ اب میرے لئے مزید کیا حکم ہے۔"..... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"واپس آجاؤ۔ اب وہاں رہنے کا کیا فائدہ۔"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیپٹن شکیل کہاں گیا تھا۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں ہوگا۔"..... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"کیپٹن شکیل واپس آجائے پھر اس سے پوچھ لینا کہ وہ کہاں گیا تھا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کی حس مزاح اپنی جگہ۔ لیکن آپ کو کم از کم ہمارے جذبات کا تو خیال رکھنا چاہیے آپ کی باتوں نے ہمیں ذہنی طور پر اس قدر لٹھا دیا ہے کہ مجھے اپنا ذہن ہی ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا ہے۔ اس لئے پلیز آپ تفصیل سے بتا دیں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔"..... ولیدوف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی تنظیم تاتار ڈیگرڈ کا مشن کامیاب ہو گیا ہے یا نہیں یہ بتائیں۔"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بالکل ہو گیا ہے مگر۔"..... ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو پھل کھانے سے مطلب رکھنا چاہیے۔ بیڑ گننے کا کام آپ ہم پر چھوڑ دیں۔"..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور ولیدوف ہونٹ بھیج کر خاموش ہو گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر

شدید ترین بلھن کے تاثرات نمایاں تھے اور یہی صورت حال عافیہ کی بھی تھی۔

خاموشی اس وقت ٹوٹی جب میرزہ موجود فن کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس راسکوائے ہاؤس“..... عمران نے اپنا نام لینے کی بجائے جگہ کا نام لیتے ہوئے کہا۔

”یہاں پاکیشیا کے علی عمران صاحب ہوں گے۔ جناب صدر ان سے بات کرنا چاہتے ہیں“..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کرائیں بات میں علی عمران ہی بول رہا ہوں“۔ عمران نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے فون کے نیچے لگا ہوا لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو عمران صاحب۔ میں زاروف بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ آف تاتارستان“..... ایک باوقار آواز سنائی دی اور عافیہ اور ولیدوف دونوں یہ فقرہ سن کر بری طرح چونک پڑے ان دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھرا آئے تھے۔

”مبارک ہو۔ اب تو آپ آزاد اور خود مختار تاتارستان کے صدر ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”شکریہ۔ یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے۔ اس لئے میں نے سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ چونکہ آپ

نے منع کر دیا تھا کہ سرکاری طور پر تاتارستان کی طرف سے حکومت پاکیشیا کا شکریہ ادا نہ کیا جائے۔ اس لئے اب یہ شکریہ آپ کے توسط سے ان تک پہنچانا چاہتا ہوں آپ اگر تاتار ڈیگرز کی مدد نہ کرتے تو شاید یہ سب کچھ ممکن نہ ہو سکتا۔ ویسے عمران صاحب آخری لمحے تک مجھے اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ پارلیمنٹ کے ممبرز قرار داد کے حق میں ووٹ دیں گے کیونکہ میں جانتا تھا کہ تاتارستان پارلیمنٹ کے ممبرز کی اکثریت درپردہ روسیہ فیڈریشن سے ملی ہوئی ہے۔ لیکن مجھے واقعی اس وقت شدید حیرت ہوئی جب تمام کے تمام ممبرز نے متفقہ طور پر قرار داد کے حق میں ووٹ دے دیا۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا“..... صدر کے لہجے میں حیرت تھی۔

”جناب ولیدوف اور داماد عافیہ مجھ سے اس لئے ناراض ہوئے بیٹھے ہیں کہ اس بات کا جواب میں نہیں دے رہا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ولیدوف صاحب آپ کے پاس ہیں ان سے میری بات کرائیں میں تو انہیں تلاش کر رہا ہوں“..... دوسری طرف سے صدر نے چونک کر کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور ولیدوف کی طرف بڑھا دیا۔

”مم۔ میری تو“..... ولیدوف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے صدر کی آواز سن کر وہ خاموش ہو گئے تھے۔

”مسٹر ولیدوف۔ میں آپ کو تاتارستان کے لئے اس عظیم جدوجہد

پر آپ کا اور آپ کی قائم کردہ تنظیم تاتار ڈیگز کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے واقعی اس تنظیم کو قائم کر کے تاتارستان کی آزادی میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے اور اب جب کہ تاتارستان کی آزادی کی قرارداد منظور ہو چکی ہے۔ میں نے تاتار سیکشن کو سرکاری طور پر ختم کر دیا ہے۔ روسیہ سیکورٹی کی جہاں چیف مادام ژاں کو گرفتار کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور سیکشن کے تمام افراد کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور میں نے جناب وزیراعظم صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب تاتارستان کی سرکاری خفیہ ایجنسی تاتار ڈیگز ہوگی اور سابقہ تاتار سیکشن کا ہیڈ کوارٹر اب تاتار ڈیگز کا ہیڈ کوارٹر ہوگا اور آپ کو سرکاری طور پر تاتار ڈیگز کا چیف مقرر کر دیا گیا ہے۔ سرکاری نوٹیفیکیشن جاری بھی کر دیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ فوری طور پر اس عہدے کا حلف اٹھا کر کام شروع کر دیں گے۔ ویسے مجھے یہ بات کہنے میں کوئی جھجک نہیں کہ اس کا مشورہ بھی مجھے جناب علی عمران صاحب نے دیا تھا اور میں نے ان کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے یہ سب کچھ کیا ہے۔ مادام عافیہ کو آپ کا نائب مقرر کیا گیا ہے وہ اب تاتار ڈیگز کی نمبر ٹو چیف ہوں گی۔ آپ فوری طور پر مادام عافیہ کے ساتھ پریزیڈنٹ ہاؤس تشریف لے آئیں تاکہ سرکاری طور پر تقریب منعقد کر آپ کو یہ عہدے باقاعدہ طور پر سونپ دیئے جائیں۔..... صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور ولیدوف اور عافیہ دونوں کے چہرے صدر کی بات سن کر بے اختیار چمک اٹھے۔

”شکریہ جناب ہم تاتارستان کے عوام کے اعتماد پر پورا اتریں گے“..... ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ سب کچھ آپ کا حق ہے جناب ولیدوف۔ آپ نے نہ صرف تاتار ڈیگز قائم کی اور روسیہ فیڈریشن سے تاتارستان کی آزادی کے لئے دن رات کام کیا بلکہ آپ نے پاکیشیا کے علی عمران صاحب اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جہاں بلوا کر اس خواب کو حقیقت میں بدل دیا ہے میں آپ کا منتظر ہوں گا شکریہ“..... دوسری طرف سے صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ولیدوف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رک دیا۔

”صدر صاحب سے آپ کی ملاقات کیسے اور کب ہوئی۔ حالانکہ پہلے تو آپ نے اس کا ذکر کبھی نہیں کیا“..... ولیدوف نے حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”صدر اور وزیراعظم صاحبان کے متعلق چونکہ آپ نے پہلے بتا دیا تھا کہ وہ درپردہ تاتارستان کی آزادی کے حامی ہیں اور مسلمان بھی۔ اس لئے میں نے ان سے رابطہ قائم کیا تھا۔ کیونکہ ان کے علم میں لائے بغیر یہ سب کچھ ہونا ممکن ہی نہ تھا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا اس نے سب کو باقاعدہ سلام کیا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس ایک طرف رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تم خواہ مخواہ سیکرٹ سروس میں آگئے کیپٹن شکیل ورنہ سبیکر کے

رخنہ تو نہیں پڑ گیا۔ میں پال کے ممبر کے میک اپ میں اور کیپشن تشکیل کو اس کے ایکشن گروپ کے ممبر کے میک اپ میں ساتھ لے کر کرگن ٹاسک کے پاس پہنچے جہاں جعلی ممبرز کو تربیت دی جا رہی تھی اس وقت میرے ذہن میں صرف اتنی پلاننگ تھی کہ میں وہاں جا کر حالات کو چیک کروں گا اور پھر پال کے میک اپ میں اجلاس کے آخری لمحے میں سارے جعلی ممبرز کو یہ پیغام مادام ٹاں کی طرف سے پہنچا دوں گا کہ روسیاء فیڈریشن کے اعلیٰ حکام نے فیصلہ بدل دیا ہے اور اب قرارداد کے حق میں ووٹ دینا ہے اس طرح ووٹ قرارداد کے حق میں پڑ جائیں گے اور فوری طور پر مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن وہاں جا کر جب میں نے حالات دیکھے اور مجھے معلوم ہوا کہ وہاں مادام کی طرف سے سیٹ اپ ایسا کیا گیا ہے کہ مادام کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک خفیہ کیمین بنایا گیا ہے جہاں وہ اجلاس کے دوران موجود رہے گی اور اس کا رابطہ ٹاسک کے ساتھ رہے گا جسے پارلیمنٹ کا سیکورٹی انچارج بنا دیا گیا ہے اور پال یا کوئی بھی دوسرا آدمی پارلیمنٹ ہاؤس میں داخل نہ ہو سکے گا تو میں پریشان ہو گیا مسئلہ یہ بھی تھا کہ عین آخری لمحے تک تاتار سیکشن روسیاء سیکورٹی اور روسیاء فیڈریشن کے اعلیٰ حکام کو اس معاملے میں رکھنا چاہتا تھا کہ سب کچھ ان کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے تاکہ وہ آخری لمحے میں کسی بھی وجہ کا بہانہ بنا کر اجلاس ملتوی نہ کر دیں اس طرح ہمارا سب کیا کرایا ختم ہو سکتا ہے۔ جتنا چاہے میں نے ایک اور پلاننگ بنائی اس عمارت میں جہاں جعلی ممبرز

روپ میں تو تم بڑے بچ رہے تھے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عافیہ اور ولیدوف کے ساتھ ساتھ عمران کے سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

”سپیکر۔ کیا مطلب“۔ جو یانے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”جس تاریخی اجلاس میں تاتارستان کی آزادی کی قرارداد منظور کی گئی ہے اس کے سپیکر جناب کیپٹن تشکیل صاحب ہی تھے۔ اس بریف کس میں یقیناً وہ مخصوص گاؤں اور لباس ہوگا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب حیرت سے کیپٹن تشکیل کو دیکھنے لگے۔
”نہ صرف گاؤں اور لباس بلکہ اس میں ایسی کنٹرولنگ مشین بھی ہے جس کی وجہ سے قرارداد منظور ہو گئی ہے..... کیپٹن تشکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کنٹرولنگ مشین۔ تو۔ تو کیا یہ سب کچھ کسی مشین کے ذریعے ہوا ہے۔ پلیز عمران صاحب خدا کے لئے ہم پر رحم کریں اور ہمیں سب تفصیل بتا دیں..... ولیدوف نے انتہائی بے بسی سے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ارے۔ ارے اب تو آپ سرکاری تنظیم کے چیف ہیں اور چیف ایک ایسی مخلوق ہوتا ہے جو صرف حکم دیتا ہے اس لئے آپ اب حکم بھی دے سکتے ہیں۔ بہر حال میرا مقصد آپ کو ناراض کرنا نہ تھا۔ میں دراصل صدر صاحب کی طرف سے کال کا انتظار کر رہا تھا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ساری پلاننگ حتیٰ طور پر کامیاب ہو گئی ہے یا اس میں کوئی

کوٹریننگ دی جا رہی تھی ایک تہہ خانے میں اصل ممبرز کو بھی طویل بے ہوشی کے انجکشن دے کر رکھا گیا تھا۔ یہ عمارت دراصل تاتار سیکشن کا ایک بڑا ڈھ تھا۔ جہاں جدید ترین روسیائی مشینری اور اسلحے کا ایک بڑا سنور بھی تھا۔ بحیثیت پال میں نے اس سنور کو اچھی طرح چیک کیا اور پھر مجھے وہاں ایک ایسی مشین نظر آ گئی۔ جس کے ذریعے صرف آواز سے ہی کسی آدمی کا لاشعور کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے پہلے مخصوص دوا کا انجکشن لگایا جاتا ہے اور پھر اس انجکشن کے بعد جب اس مشین کے ذریعے کوئی حکم دیا جاتا ہے تو مشین سے نکلنے والی مخصوص لہریں ایک محدود رینج میں موجود اس آدمی کے لاشعور کو کنٹرول میں کر کے اسے اس حکم کی تعمیل پر مجبور کر دیتی ہے اور دوسروں کو اس کا علم ہی نہیں ہوتا۔ لیکن یہ مشین ایک انجکشن کے بعد چوبیس گھنٹوں کے اندر صرف ایک بار ہی استعمال کی جاسکتی ہے اسے کوڈ میں ایس تحریری کنٹرولنگ مشین کہا جاتا ہے اس مشین کے ساتھ انجکشن بھی وافر تعداد میں موجود تھے۔ شاید روسیہ والے پہلے اسے استعمال کرنا چاہتے تھے۔ لیکن پھر کسی وجہ سے انہوں نے اس جو بڑ پر عمل نہ کیا۔ اس طرح یہ مشین اور انجکشن سنور میں بڑے زہ لگے۔ بہر حال اسے دیکھ کر میں نے ایک نئی پلاننگ بنائی اور پھر سنور سے ہی حاصل کردہ مخصوص گیسوں کی مدد سے میں نے رات پڑتے ہی جعلی ممبرز اور ناسک سب کو سوئے ہوئے بے ہوش کر دیا۔ پھر کیپٹن شکیل کی مدد سے میں نے اصل ممبرز کو پہلے دوا کے مخصوص

انجکشن لگائے اور پھر انہیں ہوش میں لے آیا گیا ان کے سامنے ساری صورت حال رکھی تو انہوں نے روسیہ کی سازش کا بے حد برا منایا اور انہوں نے متفقہ طور پر اس بات کا وعدہ کیا کہ روسیہ کی اس سازش کو وہ کسی صورت کامیاب نہ ہونے دیں گے اور قرار داد کے حق میں ووٹ دیں گے۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ آخری لمحے تک ایسی اداکاری کرتے رہیں جیسے وہ جعلی اور تربیت یافتہ ممبرز ہوں۔ تاکہ روسیہ کے اعلیٰ حکام اور تاتار سیکشن کو کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے اور وہ اجلاس ملتوی نہ کر دیں۔ انہوں نے اس کا بھی وعدہ کیا تو پھر ہم نے جعلی ممبرز کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر اس بڑے تہہ خانے میں پہنچا دیا جہاں اصل ممبرز پہلے موجود تھے اور اصل ممبرز کو ان جعلی ممبرز والی جگہ پر پہنچا دیا۔ اس کے بعد میں نے صدر صاحب سے فون پر بات کی اور خود میں پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ گیا وہاں وزیراعظم صاحب کو بھی بلوایا گیا۔ میں نے انہیں ساری تفصیل بتائی تو وہ اس سازش پر بے حد حیران ہوئے۔ لیکن انہیں میری اس پلاننگ میں اس بات پر اختلاف تھا کہ اصل ممبرز اجلاس میں قرار داد کے حق میں ووٹ دیں گے۔ میں نے انہیں ایس تحریری والی تو کوئی بات نہ بتائی البتہ انہیں یقین دلایا کہ سب کچھ او۔ کے ہو جائے گا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر آخری لمحے میں انہوں نے وہ کچھ نہ کیا جس کا انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ تب بھی ایس تحریری کنٹرولنگ مشین کے ذریعے انہیں ایسا کرنے پر مجبور کر دیا جائے گا۔ سچانچہ ان سے تمام بات چیت طے کرنے کے بعد میں نے

وہاں سے یہاں راسکوائے ہاؤس آگیا اور پھر میں نے یہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ کر پارلیمنٹ کے اس تاریخی اجلاس کی کارروائی دیکھی۔ کیپٹن شکیل سپیکر کے روپ میں بہترین انداز میں کام کر رہا تھا اور پھر قرارداد کی منظوری یا مسترد کئے جانے کا لمحہ آگیا اور کیپٹن شکیل نے میری ہدایت کے مطابق اپنے ڈیسک میں رکھی ہوئی کنٹرولنگ مشین آن کر دی اور اپنے ڈیسک کا سپیکر آف کر دیا۔ مشین کا مائیک اس کے گریبان میں بٹن سے لگا ہوا تھا جسے اوپر موجود گاؤن نے چھپا دیا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی رائے شماری کا لمحہ آیا کیپٹن شکیل نے کنٹرولنگ مشین کے ذریعے تمام ممبرز کو قرارداد کے حق میں اٹھ کر کھڑے ہونے کا حکم دے دیا اور کنٹرولنگ مشین آن ہونے کی وجہ سے تمام ممبرز کے لاشعور کیپٹن شکیل کے کنٹرول میں تھے۔ اس لئے انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور نتیجہ یہ کہ یہ تاریخی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ اس کے بعد میری ہدایت کے مطابق صدر اور وزیر اعظم حرکت میں آ گئے۔ مادام اور ٹاسک کو وہیں گرفتار کر لیا گیا۔ مادام سے اس کے ہیڈ کو اٹرا اور دوسرے اڈوں کا بھی تپ چلا لیا گیا اور پریزیڈنٹ کی سپیشل سیکورٹی نے ساری کارروائی مکمل کر ڈالی۔ کیپٹن شکیل صاحب بطور سپیکر واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے اور کنٹرولنگ مشین کو میری ہدایت کے مطابق جابہ کر دیا گیا تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس کی مدد حاصل کی گئی تھی پھر اس نے اپنا میک اپ ختم کیا اور مجھے یہاں فون کیا اور میں

صدر صاحب کی معرفت سپیکر صاحب کو ان کی رہائش گاہ سے پریزیڈنٹ ہاؤس میں بلوایا۔ کیونکہ ایس تھری کنٹرولنگ مشین کی رینج بے حد کم ہوتی ہے اس لئے وہ صرف اسی صورت میں کام کر سکتی تھی جب وہ بھی اس وقت ہال میں موجود رہے اور اس کی بہترین صورت یہی تھی کہ کیپٹن شکیل کو سپیکر کی جگہ دے دی جائے۔ کیونکہ سپیکر کا فوٹو پروٹوکول کے مطابق پریزیڈنٹ ہاؤس کے سرکاری میٹنگ ہال میں لگا ہوا تھا اور میں نے دیکھ لیا تھا کہ اس کا قد و قامت بالکل کیپٹن شکیل جیسا تھا۔ سپیکر کو وہاں بلوا کر میں نے اسے تو ایک تہہ خانے میں قید کر دیا اور پھر فون پر کیپٹن شکیل کو کرگن سے گراز پریزیڈنٹ ہاؤس میں بلوایا۔ اسے ہدایت کر دی کہ وہ اپنے ساتھ میک اپ باکس اور ایس تھری کنٹرولنگ مشین بھی لے آئے چنانچہ وہ آگیا۔ میں نے اس پر سپیکر کا میک اپ کیا۔ کنٹرولنگ مشین اس کے حوالے کی اور اس کو تمام ہدایات دینے کے بعد میں اسے سپیکر کی رہائش گاہ پر چھوڑ کر وہاں سے واپس کرگن پہنچ گیا اب ساری پلاننگ مکمل تھی۔ صبح جب ٹاسک بیدار ہوا تو وہ یہی سمجھا کہ وہ اطمینان سے سویا رہا ہے۔ کیونکہ بے ہوشی کی گیس کا اثر صرف چند گھنٹے رہتا تھا اور پھر اصل ممبرز نے بھی واقعی اداکاری کی جسے وہ جعلی ممبرز ہوں۔ ٹاسک کو آخر تک تپ ہی نہ چل سکا کہ رات کو کیا کیا پلٹ چکی ہے اور جب طے شدہ پروگرام کے مطابق وہ اصل ممبرز کو جعلی سمجھتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر پارلیمنٹ چلا گیا تو میں ان جعلی ممبرز کا خاتمہ کر کے

مان لیتی ہے اور اگر اس نے چیف کی درخواست منظور کر لی تو میں تو صرف آپس بھرتا رہ جاؤں گا۔ تنویر کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا کرے۔ جذباتی آدمی ہے۔ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ کیوں تنویر اگر جہارا نقاب پوش چیف سوئٹریٹ لے تو تم کیا کرو گے؟..... عمران نے بات کرتے کرتے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پوش آپ۔ یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے؟..... جو یا نے غصیلے لچے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر تیزی سے دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

”اچھا تو آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی بات کر رہے تھے میں سمجھا آپ میری بات کر رہے ہیں۔ میں نے اپنے متعلق کہا تھا کہ میں درخواست کروں.....“ ولیدوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ بھی کر دیکھئے ہو سکتا ہے مادام عافیہ جو یا کی طرح غصے ہو کر بھاگنے کی بجائے بیٹھی رہیں۔ آخر یہ بھی تو ڈپٹی چیف ہیں جس طرح مس جو یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”میں نہیں بھاگوں گی.....“ عافیہ نے بیٹھی نظروں سے ولیدوف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”چلو ایک درخواست تو منظور ہو گئی یہی غنیمت ہے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرہ چھوڑ کر گونج اٹھا۔

ختم شد

نے اسے واپس آنے کی ہدایت کر دی۔ اس کے بعد صدر صاحب کا فون آگیا۔ انہیں بھی میں نے یہی نمبر دے دیا تھا اور مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے میری تجویز کو قبول کرتے ہوئے تاتار ڈیگز کو باقاعدہ سرکاری تنظیم قرار دے دیا ہے اور ولیدوف صاحب اس سرکاری تنظیم کے چیف اور مادام عافیہ سینئر چیف بن گئی ہیں..... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے عمران صاحب آپ کی ذہانت کا واقعی جواب نہیں ہے اس قدر جامع۔ مکمل۔ گہری اور کامیابی پلاننگ بنانا اور اس پر عمل کرنا آپ کا ہی کام تھا۔ آپ واقعی تاتارستان کے عظیم محسن ہیں۔ عظیم محسن..... ولیدوف نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

”جواب کیوں نہیں ہے۔ جواب تو موجود ہے۔“ عمران نے کہا تو ولیدوف چونک پڑا۔

”کس کا جواب؟..... ولیدوف نے حیران ہو کر کہا۔

”میری ذہانت کا۔ اسی لئے تو آج تک میری وہ جھوٹے بیوانے وائی پلاننگ کامیاب نہیں ہوئی.....“ عمران نے کن انکھیں سے ساتھ بیٹھی ہوئی جو یا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ ولیدوف جیسے سنجیدہ انسان کے قہقہے سے گونج اٹھا۔

”اوہ۔ اوہ اگر آپ اجازت دیں تو میں مس جو یا کو درخواست کروں کہ.....“ ولیدوف نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارے یہ غنیمت نہ کیجئے گا۔ جو یا چیف کی درخواست فوراً

اسرائیل میں مکمل ہونے والا ایک تہلکہ خیز ایڈاپٹر

سنیک سرکل خاص نمبر

مصنف: منظرِ حکیم ایم اے

سنیک سرکل — اسرائیل کا وہ خوفناک منصوبہ، جس کے تحت وہ پوری دنیا کو یہودی سلطنت کا روپ دینا چاہتا تھا۔
سنیک سرکل — ایک ایسا منصوبہ، جس پر اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں نے اپنے تمام وسائل جھونک دیئے تھے۔
پیشیل سیل — اسرائیل میں قائم کردہ ایک ایسا شعبہ جس کے تحت پاکیزہ میں دہشت گردی کا نہ ختم ہونے والے سلسلے کا آغاز کیا جا رہا تھا۔؟

پیشیل سیل — جس کے بارے میں اطلاع ملتے ہی عمران اور پوری پاکیزہ سیکرٹ سروس دیوانہ وار اسرائیل کی طرف دوڑ پڑی۔

پیشیل سیل — جس کے خاتمے کے لئے عمران اور پاکیزہ سیکرٹ سروس نے جب اسرائیل میں داخل ہونا چاہا تو ہر طرف یقینی اور خوفناک موز کے جال بچھا دیئے گئے اور پھر عمران اور پاکیزہ سیکرٹ سروس اسرائیل میں داخلے کے لئے ایک ایسے راستے کا انتخاب کر لیا جس کا تصور ہی لرزادینے والا تھا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اس

میں داخل ہونے میں کامیاب ہو سکے۔ یا۔؟

جہ مارکر — اسرائیلی سیکرٹ سروس کا چیف جو اپنی پوری قوت سے عمران اور پاکیزہ سیکرٹ سروس کے مقابل آگیا۔

جہ مارکر — جس نے ایک ایسی حرکت کی کہ اللہ تعالیٰ کا قہر اس پر نازل ہوا اور جہ مارکر چیخ چیخ کر موت کو پکارنے لگا، مگر موت نے اس کے قریب آنے سے بھی انکار کر دیا۔ جہ مارکر — کا انتہائی عبرت ناک انجام۔؟

کرنل ٹیلوڈ — جی۔ بی۔ فائیو کا سربراہ — جس نے اس بار عمران اور پاکیزہ سیکرٹ سروس کے خاتمے کا حتمی فیصلہ کر دکھا تھا۔ کیا وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو سکا یا نہیں۔؟

پیشیل سیل — حکومت اسرائیل کا انتہائی خفیہ پروجیکٹ — جس کے خاتمے کا اعلان خود حکومت کو کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ کیوں۔؟
کیا وہ پاکیزہ دشمنی سے باز آگئے تھے یا۔؟

سنیک سرکل — اسرائیل کا وہ منصوبہ جسے عمران اور پاکیزہ سیکرٹ سروس سے بچانے کیلئے اسرائیل نے عمران اور پاکیزہ سروس کے مقابل اپنے تمام وسائل جھونک دیئے۔

• انتہائی خوفناک اور تیز ترین جان لیوا ایکشن۔ سانس روک دینے والا بے پناہ سپنس۔ انتہائی تیز رفتار ٹیپو۔ مسلسل اور جان لیوا جدوجہد۔ یقینی موت کے تیزی سے پھیلنے والے پھیلاؤ۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں دیگر منفرد انداز کا انتہائی دلچسپ اینڈونچر

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

پیش نمبر

ویلاگو

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

شوشو پجاری افریقہ کے قدیم ترین قبیلے کا وچ ڈاکٹر جو جادو اور سحر کا ماہر تھا۔
شوشو پجاری جو روجوں کا مہل تھا اور اس نے پاکیشیا کے سردار کی روح پر قبضہ کر لیا۔ کیا واقعی —؟

وہ لمحہ جب سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کو شوشو پجاری کے مقابلے پر جانے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا؟
قدیم افریقی وچ ڈاکٹروں اور شیطان کے پجاریوں کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل مشن کیا تھا؟

ویلاگو ایک ایسا خوفناک اور دل ہلا دینے والا مقابلہ جس کے تحت خوفناک آگ کے لاؤ میں سے عمران کو گزرنے پڑا تھا۔ ایسا لاؤ جس میں سے کسی انسان کے زندہ سلامت گزر جانے کا تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا۔

وہ لمحہ جب آگ کے اس خوفناک لاؤ میں سے شوشو پجاری زندہ سلامت گزر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ کیسے؟

انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات پر مبنی

خصوصی پیشکش

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

فیبین سوسائٹی

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

فیبین سوسائٹی گریٹ لینڈ کی ایک خفیہ سوسائٹی جس نے پاکیشیا میں بھی خصوصی نیٹ ورک قائم کر رکھا تھا۔

فیبین سوسائٹی جسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہو گئی اور پھر اس کا رخ پاکیشیا کی طرف موڑ دیا گیا۔

فیبین سوسائٹی جس کے ناقابل تخییر ہیڈ کوارٹر کو تیسیر کرنے کے لئے عمران نے صالحہ کی قربانی دینے کا فیصلہ کر لیا۔

گلیا واقعی صالحہ کو وائٹ یقینی موت کے جہنوں میں پھینک دیا گیا۔ یا —؟
گلیا عمران فیبین سوسائٹی کو ختم کرنے میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا —؟

انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات پر مبنی

خصوصی پیشکش

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ریڈ ڈاٹ	مکمل	زاراک	مکمل
لوگسا مشن	مکمل	زیرو لاسٹری	مکمل
لاسٹ فائٹ	اول	ٹیکسٹ	مکمل
لاسٹ فائٹ	دوم	جم ہائٹ	مکمل
فلاشر پرو جیکٹ	اول	لائگ فائٹ	اول
فلاشر پرو جیکٹ	دوم	لائگ فائٹ	دوم
کروشو	مکمل	بگ باس	مکمل
ہارڈ مشن	اول	بوگانو	مکمل
ہارڈ مشن	دوم	لاسٹ رائونڈ	مکمل
ہالو وال	مکمل	منشائی دنیا	مکمل
ٹاپ پرائز	مکمل	تھرڈ فورس	اول
سارٹو مشن	اول	تھرڈ فورس	دوم
سارٹو مشن	دوم	فائی لینڈ	اول
سپر مائینڈ ایجنٹ	اول	فائی لینڈ	دوم
سپر مائینڈ ایجنٹ	دوم	بلڈی گیم	مکمل
برائٹ سٹون	مکمل	زیرو بلاسٹ	مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان